رسائلِ باہو رحمۃ اللہ علیہ

DATA ENTERED

- مجالستہ النبیؐ
- تصوّرات
- اِنکشافات
- ملفوظات
- رسالہ رُوحی
- فالنامہ سلطانیہ
- رشحات
- مکاشفات

حضرت سلطان العارفین سلطان باہُو رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تہذیب

ابو الطیب محمد شریف عارف نوری نقشبندی (میڈوالی)

نذیر سنز پبلشرز

۴۰۔ اے اردو بازار ۰ لاہور

عنوانات

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
	مجالسۃ النّبی	۴۱
		۴۲
۱	حمد باری تعالیٰ جلّ مجدہ الکریم	۴۴
۲	نعت حضور پر نور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم	۴۴
۳	کتاب رقم کرنے کا سبب اور فائدہ۔	۴۵
۴	قادری کے لیے منفعت کا حصول	۴۶
۵	منازل عارف کی ترجمانی	۴۸
۶	عارف کون ؟	۵۰
۷	نفس پر قدرت حاصل ہونا	۵۱
۸	باطن کا معمور ہو جانا	۵۱
۹	نفس کی مختلف حالتیں	۵۱
۱۰	بیان تزکیۂ نفس و مقام قلب و روح	۵۲
۱۱	نفس پر قابو پانے کا واحد حل	۵۴

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۲	نفس کی مخالفت کی پہچان	۵۴
۱۳	علم و معرفت	۵۶
۱۴	مراقبہ	۵۷
۱۵	مراقبہ کیا ہے؟	۵۷
۱۶	طالبِ حق کی حق تک رسائی ہونا	۵۸
۱۷	معرفت مقام فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول، فنا فی اللہ	۶۰
۱۸	سِرّ الٰہی کی تخلیق	۶۱
۱۹	وجودِ انسانی کی تشریح	۶۳
۲۰	اقسامِ عدل	۶۴
۲۱	حقیقتِ شیطان	۶۵
۲۲	علم کے بغیر فقیری قبیح ہے	۶۷
۲۳	جادۂ حق کیا ہے؟	۶۷
۲۴	مذموم راستہ	۶۸
۲۵	فقیر کیا ہے؟	۶۹
۲۶	اسم اللہ کی تاثیر	۷۱
۲۷	باطن کی آنکھ کا منور ہو جانا	۷۱
۲۸	قلب کا ذاکر ہونا	۷۳

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۲۹	اللہ کا اپنے بندے کو یاد کرنا	۷۴
۳۰	معرفتِ ذکرِ قلبی	۷۵
۳۱	وجودِ انسانی میں عناصرِ اربعہ کی تمثیل	۷۶
۳۲	درجۂ عین الیقین کیا ہے؟	۷۸
۳۳	نافرمانی کا ثمرہ	۷۹
۳۴	اقسامِ تجلّی	۸۱
۳۵	حقیقتِ نور	۸۳
۳۶	کامل مرشد کا فرضِ منصبی	۸۴
۳۷	شیطان کی شیطنت	۸۵
۳۸	تخلیقِ نفس	۸۷
۳۹	روشن ضمیری کا حصول	۹۰
۴۰	نفوس کی تخصیص	۹۱
۴۱	رُوحِ مطہّر اور غیر مطہّر	۹۳
۴۲	اقسامِ رُوح	۹۳
۴۳	پیر و مرشد کی تشریح	۹۴
۴۴	مرشد کامل اور ناقص میں امتیاز	۹۴

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
	رسالہ روحی	٩٧
١	انکشاف ہائے ہویّت	٩٨
٢	اجسامِ خاکی کی حقیقت کا انکشاف	٩٩
٣	عارفِ واصل کی حقیقت	٩٩
٤	ایک بے مثال تحقیق	١٠٠
٥	نُورِ مطلق کے فقیر کی اہمیت و افادیّت	١٠٢
٦	درجات سے گرے ہوئے کے لیے عمدہ وسیلہ	١٠٢
٧	عاشق و معشوق کی ندا آنا	١٠٤
	تصوّرات	
١	تصوّرِ اسمِ ذات کی کیفیّت	١٠٦
٢	اذکار	١١٠
٣	ذکرِ زوال کی اہمیّت	١١٠
٤	ذکرِ کمال کی اہمیّت	١١١
٥	ذکرِ حال کی اہمیّت	١١١
٦	موت کیا ہے ؟	١١٣

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۷	موت کا پیالہ کیا ہے؟	۱۱۳
۸	فرشتہ کا غیب سے ندا کرنا	۱۱۴
۹	چشمۂ نُور	۱۱۵
۱۰	انوارِ توحید کیا ہے؟	۱۱۶
۱۱	چشمہ سے ندائے غیبی آنا	۱۱۷
۱۲	چشمۂ خون کی کیفیت	۱۱۹
۱۳	پہلا قدم	۱۲۰
۱۴	مراقبہ کیا ہے؟	۱۲۲
۱۵	فقیر کامل کی شناخت	۱۲۲
۱۶	حضرت غوثِ پاک کے نام کی برکت	۱۲۴
۱۷	مشکل کا بہتر حل	۱۲۴
	فالنامہ سلطانیہ	
۱	فالنامہ حضرت آدم علیہ السلام	۱۲۷
۲	فالنامہ حضرت شیث علیہ السلام	۱۲۸
۳	فالنامہ حضرت صالح علیہ السلام	۱۲۸
۴	فالنامہ حضرت اسماعیل علیہ السلام	۱۲۹

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۵	فالنامہ حضرت اسحاق علیہ السّلام	۱۲۹
۶	فالنامہ حضرت ایوب علیہ السّلام	۱۲۹
۷	فالنامہ حضرت شعیب علیہ السّلام	۱۳۰
۸	فالنامہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام	۱۳۰
۹	فالنامہ حضرت محمّد علیہ الصّلوٰۃ والسّلام	۱۳۰
۱۰	فالنامہ حضرت خضر علیہ السّلام	۱۳۱
۱۱	فالنامہ حضرت داؤد علیہ السّلام	۱۳۱
۱۲	فالنامہ حضرت سلیمان علیہ السّلام	۱۳۱
۱۳	فالنامہ حضرت زکریا علیہ السلام	۱۳۱
۱۴	فالنامہ حضرت یحییٰ علیہ السّلام	۱۳۲
۱۵	فالنامہ حضرت یعقوب علیہ السّلام	۱۳۲
۱۶	فالنامہ حضرت الیاس علیہ السلام	۱۳۲
۱۷	فالنامہ حضرت یوسف علیہ السّلام	۱۳۲
	انکشافات	
۱	تصورات نقش کی تخصیص	۱۳۵
۲	تصورات کا پہلا نقش	۱۳۵

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
٣	شرح اسم اللہ	١٣٩
٤	لفظ فقیر کے حروف کی تخصیص	١٤٠
٥	شرح اسم لِلّٰہ	١٤١
٦	اللہ کی پناہ چاہنا	١٤٣
٧	بدعتی کون ؟	١٤٣
٨	اقسامِ صاحبِ تصوّر	١٤٥
٩	علاماتِ حضور	١٤٦
١٠	شرح اسم لَہٗ	١٤٧
١١	شرح اسم ھُوْ	١٤٩
١٢	مرتبۂ وصال کیا ہے ؟	١٤٩
١٣	اسمِ محمّد کی تشریح	١٥٠
١٤	دائمی معراج کا حصول کیسے ؟	١٥٠
١٥	اسمِ ذاتِ محمّد صلّی اللہ علیہ وسلم کی تشریح	١٥٢
١٦	تیغ برہنہ	١٥٣
١٧	فقر کا معلوم کرنا	١٥٤
١٨	علاماتِ فقر	١٥٤
١٩	شرح فقر	١٥٦

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۲۰	شرح فنافی الشیخ	۱۶۰
۲۱	نقش وجودیہ کی تشریح	۱۶۰
۲۲	ناقص مرشد اور کامل مرشد میں فرق	۱۶۳
	رشحات	
۱	مرتبہ فنافی الشیخ فنافی الرسول فنافی اللہ	۱۶۸
۲	مرشد کیسا ہونا چاہیئے ؟	۱۶۹
۳	مردود خبیث کون ؟	۱۶۹
۴	شیطان سے بچاؤ کی صورت	۱۶۹
۵	تصور فنافی الشیخ کی حقیقت	۱۷۰
۶	کامل پیر کی نشانی	۱۷۱
۷	ناقص پیر کی نشانی	۱۷۲
۸	کامل پیر کے کارنامے	۱۷۲
۹	مقام فنافی الشیخ	۱۷۲
۱۰	مقام فنافی الرسول	۱۷۳
۱۱	مقام فنافی اللہ	۱۷۳

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۲	ابتداؤ انتہائے فقر	۱۷۵
۱۳	معراجِ دوام کا مشاہدہ	۱۷۵
۱۴	ایک انوکھا راز	۱۷۶
۱۵	مرشد کے لیے صفاتِ جمیلہ	۱۷۷
۱۶	جہان کا خزانہ ہونا	۱۷۷
۱۷	ذکر کے گواہان	۱۷۸
۱۸	عارف کا دونوں جہان کا مشاہدہ کرنا	۱۷۹
۱۹	صراطِ مستقیم کی اصل کیا ہے ؟	۱۷۹
۲۰	شوق مانند آگ	۱۷۹
۲۱	صاحبِ دعوت کون ؟	۱۷۹
۲۲	عارف کا بے حجاب ہونا	۱۸۰
۲۳	صاحب دل کا مقام	۱۸۱
۲۴	دل کی حقیقت	۱۸۱
۲۵	چراغ کون اور آفتاب کون ؟	۱۸۲
۲۶	مردود کون ؟	۱۸۲
۲۷	طریقۂ قادریہ کی اہمیت	۱۸۲
۲۸	قادری عارف کی حقیقت	۱۸۳

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۲۹	معرفتِ توحید کے مراتب	۱۸۳
۳۰	مرشد کی خدمت کا صلہ	۱۸۴
۳۱	کامل پیر کا کمال	۱۸۴
۳۲	عطا کا حصول	۱۸۵
۳۳	قادریت کی منزل	۱۸۵
۳۴	فیض کی انتہاء	۱۸۵
۳۵	وصیت	۱۸۶
۳۶	مرشد کامل کیا کرے؟	۱۸۷
۳۷	حاضرات کے سات قفل کی نقاب کشائی	۱۸۸
۳۸	بلا ریاضت معرفت کا حصول	۱۸۸
۳۹	عطائی قوت کے ثمرات	۱۸۸
۴۰	قربِ الٰہی کے حصول کے لیے مجرب نسخہ	۱۸۹
۴۱	زندہ دلی کا میسر آنا	۱۸۹
۴۲	تصور اسم ذات کی محبوبیت	۱۸۹
۴۳	مردہ سانس کونسا ہے؟	۱۹۰
۴۴	مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۱۹۱
۴۵	نو مقامات کا حصول	۱۹۲

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۴۶	کامل فقیر کی نشانی	۱۹۲
۴۷	مرشد کامل کے لیے مجلسِ نبوی کا حصول	۱۹۳
۴۸	پیروی کس کی، کی جائے	۱۹۳
۴۹	ہدایت کا راز	۱۹۴
۵۰	دروازۂ توحید کا کھل جانا	۱۹۴
۵۱	مرتبہ سے گر کر مردود ہو جانا	۱۹۴
۵۲	اَرواح کے لیے فرحت کا حصول	۱۹۵
۵۳	مجلسِ محمدی کی کسوٹی	۱۹۶
۵۴	ظاہری و باطنی مراتب سے آگاہی	۱۹۶
۵۵	عارف باللہ کے کمالات	۱۹۷
۵۶	اہلِ حضور کی پہچان	۱۹۷
۵۷	علماء اور اہل اللہ میں فرق	۱۹۷
۵۸	تخلیق اَرواح	۱۹۹
	ملفوظات	۲۰۳
		۲۰۴
۵۹	لقمہ میں غفلت کے اسباب	۲۰۴
۶۰	دنیاوی مسرت کی کیفیت	۲۰۴

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۶۱	لائقِ ارشاد مرشد کون ؟	۲۰۵
۶۲	احمق کون ؟	۲۰۵
۶۳	فقیر کا تصرّف	۲۰۵
۶۴	نادان کی فقیری	۲۰۵
۶۵	اسمِ ذات اللہ کی برکات	۲۰۵
۶۶	نفس کا انجام کار	۲۰۶
۶۷	درویش کا راز کیا ہے ؟	۲۰۷
۶۸	اہلِ عزت کون ؟	۲۰۷
۶۹	اصلی فقیر کون ؟	۲۰۷
۷۰	نظر کیمیا کیا ہے ؟	۲۰۸
۷۱	زندہ دل کسے کہتے ہیں ؟	۲۰۸
۷۲	پیر اور مرید کیا ہیں ؟	۲۰۸
۷۳	طالب کو کیا کرنا چاہیئے ؟	۲۰۹
۷۴	صفاتِ پیر	۲۰۹
۷۵	توکّل کسے کہتے ہیں ؟	۲۱۰
۷۶	اقسامِ حجاب کیا ہیں ؟	۲۱۰
۷۷	حجابِ اکبر کتنے ہیں ؟	۲۱۱

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۷۸	راہِ سلوک کیا ہے؟	۲۱۱
۷۹	تقویٰ کی اقسام	۲۱۱
۸۰	لفظ درویش کیا ہے؟	۲۱۱
۸۱	نفس پرستی اور خدا پرستی میں فرق	۲۱۲
۸۲	پیر ہونے کے لیے لازمی امور	۲۱۳
۸۳	فقیر کون؟	۲۱۳
۸۴	مجاہدہ کسے کہتے ہیں؟	۲۱۳
۸۵	زمین نہ رہے گی	۲۱۴
۸۶	غالب آنا محال ہے	۲۱۴
۸۷	طریقہ قادری کی اہمیت	۲۱۴
۸۸	پیر کامل کون؟	۲۱۴
۸۹	عارف کی علامت	۲۱۴
۹۰	زندگی کا حقیقی مقصد کیا ہے؟	۲۱۵
۹۱	مخلوق کی ناپسندیدگی	۲۱۵
۹۲	مرشد حقیقی کی پہچان	۲۱۵
۹۳	آستانۂ قادریت کا طالب بن جا	۲۱۵
۹۴	کامل پیر کی توجہ کے اثرات	۲۱۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۹۵	وبال سے نجات کا ذریعہ	۲۱۶
۹۶	اسمِ الٰہی کا کمال	۲۱۶
۹۷	نفسِ امّارہ کے قتل کی اہمیت	۲۱۶
۹۸	نورِ الٰہی کا مشاہدہ کرانا	۲۱۶
۹۹	اسمِ ذاتِ الٰہی کے اثرات	۲۱۶
۱۰۰	پیرِ کامل اور پیرِ ناقص کی پہچان	۲۱۶
۱۰۱	طالبِ رسول کے لیے ایک شرط	۲۱۶
۱۰۲	شکر کیا ہے ؟	۲۱۷
۱۰۳	فقیر کسے کہتے ہیں ؟	۲۱۷
۱۰۴	طالب حقیقی کسے کہتے ہیں ؟	۲۱۸
۱۰۵	حیاتِ جاودانی کا حصول	۲۱۸
۱۰۶	نامِ مولیٰ کی برکت	۲۱۸
۱۰۷	خدا سے دوری کیسے ؟	۲۱۸
۱۰۸	قربِ خداوندی کی علامت	۲۱۹
۱۰۹	طالبِ دنیا کی موت کی حقیقت	۲۱۹
۱۱۰	مراتبِ باطنی کا حصول کس میں ہے ؟	۲۱۹
۱۱۱	دنیا کی حقیقت + شیطان کی ملکیت + فقیر کی حقیقی منزل	۲۲۰

حالاتِ مصنّف

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلیل القدر اولیاء کرام
ں سے ہیں۔ آپ سلطان العارفین اور شمس السالکین ہیں، آپ بارگاہِ الٰہیہ اور بارگاہِ
ی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقرب اور صاحبِ حضوری تھے، زہد وتقویٰ میں یکتائے
ز گار تھے۔

خاندان

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قبیلہ اعوان سے تعلق
رکھتے تھے، آپ کے والد گرامی دہلی کے بادشاہ کے منصب دار تھے، نہایت
یک، تبع سنّت، حافظ قرآن، فقیہہ اور عالم باعمل بزرگ تھے، آپ کی شادی
بی راستی سے ہوئی اور آپ کو شورکوٹ ضلع جھنگ میں شاہجہان نے ایک سالم
اؤں قہر گان اور پچاس ہزار بیگھے زمین چند آباد کنوؤں کے ساتھ بطور انعام عطا کیا۔
آپ کے والد گرامی نے شورکوٹ قصبہ میں ہی سکونت اختیار کر لی۔

۲۔ پیدائش

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شورکوٹ شہر میں ۱۰۳۹ھ

میں پیدا ہوئے، آپ کا اسم گرامی سلطان محمد باہو رکھا گیا، اس وقت اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کا دور تھا۔

۳۔ شجرۂ نسب

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شجرۂ نسب مندرجہ ہے:-

حضرت سلطان باہو بن حضرت بازید محمد بن حضرت فتح محمد بن حضرت اللہ دتہ بن حضرت محمد تمیم بن حضرت محمد منان بن حضرت موغلا بن حضرت محمد پیدا بن حضرت محمد سگھرا بن حضرت محمد نون بن حضرت سلا بن حضرت محمد بہاری بن حضرت محمد جیون بن حضرت محمد ہرگن بن حضرت نور شاہ بن حضرت امیر شاہ بن حضرت قطب شاہ۔

۴۔ بچپن

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیشانی مبارک میں بچپن ہی سے انوارِ ولایت تاباں و نمایاں نظر آتے تھے، اور بعض ایسی باتیں پائی جاتی تھیں جن سے اندازہ ہوتا تھا کہ آپ آئندہ چل کر آسمانِ ولایت کے روشن آفتاب بنیں گے آپ نے شورکوٹ ہی میں تعلیم و تربیت حاصل کی، تعلیم ظاہری کے بعد آپ علوم باطنی کی طرف متوجہ ہوئے۔

۵۔ فیضِ مصطفوی

ولایت کسبی نہیں بلکہ وہبی چیز ہے، اللہ تعالیٰ نے جس پہ چاہا اپنی عنایت

Marfat.com

کردی، جسے چاہا منتخب کر لیا۔ اس انتخابِ خداوندی کے لیے کوئی انسان ضابطہ مقرر نہیں کر سکتا۔ حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مادر زاد ولی تھے۔

واقعہ عجوبہ

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب سنِ بلوغت کو پہنچے تو ایک روز کا واقعہ ہے کہ آپ قصبہ شورکوٹ کے قریب کھڑے تھے اچانک ایک صاحبِ حشمت، صاحبِ نور اور بارعب سوار نمودار ہوا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو پیچھے بٹھا لیا، پہلے تو آپ ڈرے لیکن کچھ دیر بعد دل کو ٹھہرایا، بڑی جرأت سے سوال کیا کہ حضرت آپ کی تعریف کیا ہے اور مجھے کہاں لے جانے کا ارادہ ہے، اس پاکیزہ دل سوار نے پہلے توجّہ کی اور اس کے بعد اپنی زبان درفشاں سے ارشاد فرمایا:۔

"میرا نام علی (رضی اللہ عنہ) ہے اور میں تجھے حسب الارشاد حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا مجلس نبوی میں لے جا رہا ہوں"

یہ سُن کر آپ مطمئن ہو گئے۔ کچھ دیر بعد آپ کو مجلسِ نبوی میں حاضر کیا گیا۔ اس وقت حضرت صدّیق اکبر، حضرت فاروق اعظم، حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہم بھی اہل بیت اطہار کی نورانی مجلس میں حاضر تھے۔ آپ کو دیکھتے ہی سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجلسِ پاک سے اُٹھے اور حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ سے ملے اور توجّہ فرما کر رخصت ہو گئے، پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، پھر حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ نے ملاقات کی اور رخصت ہو گئے اور مجلس میں صرف اہل بیت اطہار ہی رہ گئے تو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت مجھے حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کے چہرۂ انور سے اس قسم کے

Marfat.com

آثار نظر آتے تھے کہ میری بیعت کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی طرف سے انھیں ارشاد ہو گا مگر بظاہر خاموش تھے۔ کچھ دیر کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک میری طرف بڑھائے اور فرمایا:۔

"میرے ہاتھ پکڑ لو۔"

مجھے مبارک ہاتھوں سے بیعت اور تلقین فرمایا۔ آپ کے مبارک ہاتھوں کے پکڑنے کی دیر تھی کہ میرے لیے درجات و مقامات کا کوئی حجاب باقی نہ رہا۔ دور و نزدیک کی ہر چیز یکساں دکھائی دینے لگی، لوحِ محفوظ کے تمام پردے اُٹھ گئے، اوّل و آخر، ظاہر و باطن ایک جیسا ہو گیا۔

آپ نے اپنی تصنیف عین الفقر میں فرمایا ہے کہ:۔

"مرشد کامل ایسا ہی ہونا چاہیئے جو طالب کو ایک ہی نظر سے مراتبِ انتہا کو پہنچا دے اور تمام حجابات کو دُور کر کے اسے مشاہدات میں غرق کر دے۔"

پھر فرماتے ہیں کہ:۔

"جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام تلقین فرما چکے تو حضرت سیدہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے فرمایا کہ تو میرا فرزند ہے۔" میں نے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قدم مبارک کو چوما اور اپنے کانوں میں غلامی کا حلقہ پہنایا۔"

پھر فرماتے ہیں کہ:۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بعد از تلقین مجھ سے فرمایا کہ خلقِ خدا سے محبت کرنا کیونکہ تمھارا مرتبہ دن بہ دن، ساعت بہ ساعت ترقی پر ہو گا اور ہمیشہ ہمیشہ تک ایسا ہی ہوتا رہے گا کیونکہ یہ حکم سروری و سرمدی ہے۔

Marfat.com

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا۔ آپ نے مجھے سرفراز فرمانے کے بعد مخلوق کے لیے ارشاد و تلقین کا حکم دیا۔"

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:۔

"میں نے جو کچھ دیکھا ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا جو سر میں موجود ہیں اور جو کچھ سُنا ان ظاہری کانوں سے سُنا اور بمعہ جسم مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔"

اس روز کے بعد آپ پر ذات الٰہی کے انوار و جذبات اسی طرح متجلی ہونے لگے کہ سینکڑوں آدمیوں کو ایک ہی نگاہ سے ایک ہی قدم پر خدا رسیدہ واصل باللہ کر دیتے تھے چنانچہ لاکھوں طالبانِ حق کی مرادیں آپ کی نظر کرم سے بر آئیں۔ اس فیض یابی کے بعد آپ ہر وقت، ہر آن وحدانیت میں مستغرق حق تعالیٰ کی تجلیات کے مشاہدات سے مشرف اور ذاتِ مطلق کے جلال و جمال کے دیدار میں مست رہتے تھے۔

تلاشِ مرشد

آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا بیٹا! تمھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کے لیے پیدا کیا ہے اس لیے اب تمھیں کسی مرشدِ کامل کے ہاتھ پر بیعت کرنی چاہیئے۔ آپ نے عرض کیا مجھے خدا کی معرفت حاصل ہے اور میرے مرشد کامل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ والدہ ماجدہ نے فرمایا پھر بھی ظاہری مرشد پکڑنا لازمی ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے باوجود اللہ تعالیٰ کی ہم کلامی کا شرف حاصل ہونے کے حصول ارشاد و تلقین کے لیے حضرت خضر علیہ السّلام کے ساتھ

Marfat.com

چلنا پڑا جس کا مفصل ذکر سورہ کہف میں موجود ہے۔ یہ سن کر آپ نے عرض کیا آپ میرے لیے کافی مرشد ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا بیٹا! عورتوں کو بیعت اور تلقین کرنے کا حکم نہیں کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے کسی کو بیعت کی تلقین نہیں کی۔ پس مجھے بیعت کا حکم کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ نے عرض کی کہ میں مرشدِ کامل کہاں سے تلاش کروں؟ فرمایا کہ خدا کی زمین میں چل پھر کر تلاش کرو اور بابرکت ہاتھ سے اشارہ مشرق کی طرف کیا۔ آپ فوراً اٹھے والدہ ماجدہ کو سلام کہا اور دریائے راوی کی طرف چل پڑے۔ جب آپ دریا کے کنارے پہنچے تو وہاں آپ نے حضرت شاہ حبیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیض عام کا شہرہ سنا جو ایک گاؤں میں جس کا نام بغداد تھا سکونت رکھتے تھے۔ آپ وہیں ان کے پاس پہنچے تو آپ خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر اپنا مقصود عرض کیا۔ حضرت شاہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔

"اے درویش تم چند روز ٹھہرو، مجاہدہ کرو اور تمہاری ڈیوٹی مسجد کا پانی بھرنا ہے۔"

آپ نے پانی بھرنے کے لیے مشک مانگی، درویشوں نے مشک لا کر دی۔ آپ نے ایک ہی مشک بھر کر ڈالی تو مسجد کا حمام اور تمام صحن پانی سے بھرپور ہو گیا۔ درویشوں نے یہ واقعہ شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ شاہ صاحب نے آپ کو بلایا اور فرمایا اے درویش کیا تمہارے پاس دنیا کا مال ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں ہے؟ شاہ صاحب نے فرمایا تو پھر یاد رکھو دو کام نہیں ہو سکتے پہلے مال و متاع سے فارغ ہو لو پھر اس مقصد کے لیے یہاں آنا۔ یہ سن کر آپ فوراً گھر واپس آئے چونکہ آپ کی والدہ ماجدہ بھی ولی اللہ تھیں اس لیے انہوں نے پہلے ہی سے آپ کے اس غرض سے لوٹنے کا ذکر آپ کی پاکیزہ ازدواج سے کر دیا تھا۔ اور انہیں اپنا اپنا زیور اور نقدی

Marfat.com

محفوظ کر لینے کا حکم بھی دے دیا تھا، انہوں نے زیور وغیرہ زمین میں دفن کر دیا تاکہ ضرورت کے وقت کام آئے ۔ اس وقت آپ کے فرزند حضرت نور محمد ابھی بالکل ہی بچے تھے ۔ جب آپ تشریف لائے تو والدہ ماجدہ نے آنے کی وجہ پوچھی تو آپ نے کہا کہ شیخ نے دنیاوی مال و متاع کو دور کرنے کا حکم دیا ہے ۔ والدہ محترمہ نے فرمایا:

"اگر کوئی مال نظر آتا ہے تو لے کر دور کر دو"

آپ نے بچے کی انگلی میں انگوٹھی دیکھی جو نظر بد کے بچاؤ کے لیے ڈالی گئی تھی آپ نے اسے اتار کر باہر پھینک دیا ۔ پھر آپ نے فرمایا:

"اگر کوئی دنیاوی مال ہے تو دو تاکہ میں اسے باہر پھینک دوں"

والدہ ماجدہ نے فرمایا:

"بیٹا تمہارے گھر میں مال کہاں"

آپ نے فرمایا:

"ابھی مجھے مال کی بدبو آتی ہے"

والدہ ماجدہ نے فرمایا:

"اگر بدبو آتی ہے تو جہاں ملتا ہے لے کر باہر پھینک دو"

چنانچہ جس جگہ زیور وغیرہ دبایا ہوا تھا وہاں سے نکال کر آپ نے باہر پھینک دیا اور فارغ ہو کر شاہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

"تم دنیاوی مال سے تو فارغ ہو گئے اب اپنی عورتوں کا کیا کرو گے"

پھر آپ دیدار ذات کے مست الست اسی وقت واپس گھر لوٹے تاکہ اپنی ازواج کو آزاد کریں ۔ آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کی مستورات کو اطلاع دی کہ میرا بیٹا اب تم سے قطع تعلق کی غرض سے آرہا ہے تم ہوشیار ہو جاؤ اور میرے پیچھے بیٹھ جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ خدا کی طلب

Marfat.com

میں مست تمھارے حق میں کوئی شرعی کلمہ کہہ دے۔ چنانچہ اُنھوں نے ایسے ہی کیا۔ اتنے میں آپ بھی تشریف لے آئے۔ والدہ ماجدہ نے فرمایا:۔

"بیٹا تمھاری مستورات تمھیں اپنے حقوق بخش دیتی ہیں۔ اگر تم خدا کو حاصل کر کے آؤ گے تو بہتر ورنہ تمھیں ان کے حقوق ادا کرنے کے لیے آنے کی ضرورت نہیں۔"

آپ شریعت کے سخت پابند تھے اس لیے اپنی والدہ ماجدہ کی فرمانبرداری میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھتے تھے۔ والدہ صاحبہ کی یہ نصیحت بھی آپ پر اثر کر گئی۔ اپنی مستورات کی زبان سے ان کے حقوق کی معافی قبول کر کے پھر شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نظر کاملہ سے توجہ فرمائی۔ پھر آپ سے حصول مراد کے لیے پوچھا تو آپ نے عرض کیا:۔

"یا شیخ! جو مقامات آپ کی توجہ سے آج منکشف ہوئے اُن سے تو میں اپنے گہوارے میں ہی گزر چکا تھا۔"

حضرت شاہ صاحب نے فرمایا:۔

"اے درویش! جس نعمت کے تم مستحق ہو وہ ہمارے امکان سے باہر ہے البتہ ہم تمھاری اتنی رہنمائی کرتے ہیں کہ جس جگہ تمھارا نصیبہ ہے وہ جگہ بتا دیتے ہیں وہاں جا کر اپنا نصیبہ لے لو۔"

پھر شاہ صاحب نے فرمایا:۔

"تم میرے شیخ سید السادات حضرت پیر عبد الرحمٰن شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دہلوی قادری کی خدمت میں جاؤ جو ظاہر شاہی منصب دار ہیں۔"

پھر آپ وہاں سے دہلی رخصت ہوئے راستے میں بہت سے ابدال، اوتاد، مجذوب کشاں کشاں آپ کے حضور میں حاضر ہو کر ملاقات کا شرف حاصل کرتے۔

Marfat.com

۷۔ پیر عبدالرحمٰن کی بیعت و حصول خلافت

حضرت شاہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دہلی رخصت ہونے کے بعد اثنائے سفر میں آپ نے ایک ایسا مجذوب دیکھا جس نے آپ کے خلیفہ سلطان حمید بھکروالے کی پشت کی طرف سے ہو کر سلطان حمید پر لکڑی کا ایک ایسا وار کیا کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑا۔ اس مست نے دوسری طرف لکڑی مارنے کے لیے اٹھائی تو آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا:

"اے صاحب! بس کر ہم درویش اہل صحو اہل سنت و جماعت ہیں۔ ہمیں ایسا کرنا روا نہیں۔"

وہ مست باز آیا اور چلا گیا۔ پھر آپ نے سلطان حمید کو حالت سکر سے صحو میں لاکر روانہ ہونے سے پہلے فرمایا:

"اے بیٹا ہمیں اگر ہمیں خبر نہ ہو جاتی اور وہ مجذوب دوسری دفعہ تمھیں لکڑی مار بیٹھتا تو ہم کبھی تمھیں مستی سے ہوش میں نہ لا سکتے۔"

پھر آپ وہاں سے آگے رخصت ہو کر تلاش حق میں سفر طے کرتے ہوئے دہلی کے قریب آپہنچے۔ اُدھر حضرت شیخ سید عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اپنے ایک درویش کو فرمایا کہ فلاں راستے اس شکل وصورت اور حلیہ کا ایک فقیر آرہا ہے جاؤ اور اسے ہمارے پاس لے آؤ۔ وہ درویش حکم سنتے ہی آپ کے بتائے ہوئے راستے کی طرف چل پڑا۔ آپ بھی اُسی راستے چلے آرہے تھے۔ جب وہ درویش آپ کے پاس پہنچا تو آپ کو حضرت پیر صاحب کے بتائے ہوئے حلیہ اور شکل وصورت کو پاکر اپنے ہمراہ کر لیا اور حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں لاکر حاضر کیا۔ سید السادات حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور خلوت میں لے گئے اور ایک دم میں ایک ہی نگاہ سے

نعمتِ عظمیٰ سے مالامال کر دیا، فیضِ ازلی سے مستفیض فرمایا، آپ کی امانت آپ کے سپرد کی اور ساتھ ہی گھر جانے کی اجازت بھی فرمادی۔

آپ نعمت سے پُر اور فیض رسانی کے جذبات سے لبریز تھے باہر تشریف لائے اور ہر خاص و عام پر توجہ کرنے لگے۔ لوگوں نے بھی جب دیکھا کہ ایک فقیر کامل قیمتی گوہر مفت تقسیم کر رہا ہے تو موقعہ کو غنیمت جانا اور دھڑادھڑ فیض حاصل کرنا شروع کر دیا۔ پھر کیا تھا ملٹوں کے اندر اندر بے شمار مخلوق خدا جمع ہو گئی بازار اور گلیاں لوگوں سے بھر گئیں، راستے بند ہو گئے اور تمام شہر میں غل سا مچ گیا۔ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے درویش بھی اُدھر آنکلے۔ جب مخلوقِ خدا کو اس طرح سے جمع دیکھا تو وجہ دریافت کر کے حضرت پیر عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:۔

"حضرت! آج شہر میں ایک ولی اللہ داخل ہوا ہے جو اپنی توجہ سے عام مخلوقِ خدا کو جذباتِ الٰہی میں لاتا ہے۔"

حضرت پیر عبدالرحمٰن قادری نے درویش سے فرمایا:۔

"جاؤ اور اچھی طرح معلوم کر کے آؤ کہ وہ درویش کون ہے، کہاں کا رہنے والا ہے، کس خاندان اور کس سلسلہ سے تعلق رکھتا ہے۔"

درویش وہاں پہنچے تو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ دوڑتے ہوئے حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:۔

"حضرت یہ تو وہی درویش ہے جسے آپ نے تلقین فرمائی ہے اور فیض بخش کر رخصت کیا ہے۔"

یہ سن کر آپ کو بہت رنج ہوا اور فرمایا:۔

"جاؤ اور اسے میرے پاس لے آؤ۔"

Marfat.com

درویش واپس گیا اور آپ کو حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جھڑک کر فرمایا،

"اے درویش ہم نے تجھے یہ خاص نعمت عنایت کی اور تو نے عام کر دی۔"

آپ نے عرض کیا:

"اے میرے سردار جب بڑھیا عورت روٹی پکانے کا توا بازار سے خریدتی ہے تو اسے بجا کر دیکھتی ہے کہ آیا یہ مجھے کام دیتا رہے گا، اس میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ اور جب ایک لڑکا لکڑی کی کمان خریدتا ہے تو اسے کھینچ کر دیکھتا ہے کہ اس میں لچک کافی ہے یا نہیں، سو میں نے جو آپ سے نعمتِ عظمیٰ حاصل کی ہے میں بھی اس کی آزمائش کرتا تھا کہ مجھے اس سے کس قدر نعمت عطا ہوئی اور اس کی ماہیت کیا ہے، پس جس طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے مجھے حکم ہوا تھا کہ خلقِ خدا سے ہمت کر، اسی طرح آپ نے بھی حکم دیا تھا کہ اسے آزماؤ اور فیض کو عام کر دو، انشاء اللہ العزیز قیامت تک یہ نعمت ترقی پر ہوگی۔"

۸۔ اتباعِ شریعت

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام عمر کوئی کام خلافِ شرع نہیں کیا۔ فرض تو فرض ایک مستحب تک نہیں چھوڑا۔ استغراق مراقبہ میں جب کئی کئی ہفتے گزر جاتے تو فارغ ہوتے ہی آپ قضا نماز ادا کرتے۔ آپ فرماتے ہیں جو لوگ پانچ وقت اللہ کے نام کی پکار پر اس کے دربار میں حاضر ہونے کی

Marfat.com

تکلیف برداشت نہیں کرتے ۔ ان کے زبانی دعوی محبّت کی کیا حقیقت ہے۔ آپ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا:۔

ہر مراتب از شریعت یافتم
پیشوائے خود شریعت ساختم

ولی را ولی می شناسد کے مصداق آپ کے مقام کا تعین تو کوئی واقفِ حال ہی کرسکتا ہے ۔ آپ سرّ اسم ذات ہو کے مظہر عین ہیں ۔ رسالہ روحی شریف میں لکھتے ہیں:۔

"دبمنزل فقر از بارگاہ کبریا حکم شد کہ تو عاشق مائی ۔ ایں فقیر عرض نمود کہ عاجز را توفیق عشق حضرت کبریا نیست باز فرمود کہ تو معشوق مائی ۔ باز ایں عاجز ساکت ماند ۔ پرتو شعاع حضرت کبریا بندہ را ذرہ اور دریا بحار استغراق مستغرق ساخت و فرمود تو عین ماہتی و ما عین توہستم ۔ درحقیقت مائی ودر معرفت بارمائی دور ہو صیبروت سرپا ہو ہستی"

۹۔ تصنیفات

آپ نے علم تصوّف پر ڈیڑھ صد کے قریب کتابیں بزبان فارسی چھوڑی ہیں ۔ مجموعہ ابیات پنجابی بھی آپ کی یادگار ہیں ۔ آپ کے تصوّف کا اندازہ اچھوتا ، جداگانہ اور انمول ہے ۔ آپ نے تصوّف کی قدیم اصطلاحوں کو بہت کم استعمال کیا ہے ۔ جو کچھ لکھا باطنی توفیق اور تائید ایزدی سے لکھا ہے ۔ صاف اور دوٹوک الفاظ کہتے ہیں ۔ بلا شک و شبہ اس قحط الرجال میں یہ کتابیں مرشد کامل کا کام دیتی ہیں ۔ ان کتابوں کی ایک خوبی جو آپ کو شاید ہی تصوف کی کسی اور کتاب میں ملے یہ ہے کہ صاحبِ تعلق جو کچھ مطالعہ کرتا ہے وہ سب کچھ خواب میں اس پر منکشف اور وارد ہو جاتا ہے ۔

Marfat.com

۱۰۔ اولاد امجاد

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آٹھ صاحبزادے تھے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱۔ حضرت شیخ سلطان نور محمد رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ حضرت سلطان ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ حضرت سلطان لطیف محمد رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ حضرت سلطان صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ حضرت سلطان اسحاق محمد رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ حضرت سلطان فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ حضرت سلطان شریف محمد رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ حضرت سلطان حیات محمد رحمۃ اللہ علیہ جو بچپن میں ہی رحلت فرما گئے۔

۱۱۔ وصال مبارک اور مزار مبارک

آپ نے یکم جمادی الثانی ۱۱۰۲ھ میں شورکوٹ میں وصال فرمایا۔ پھر آپ کو شورکوٹ کے قریب دریائے چناب کے کنارے موضع قہرگان کے قلعہ میں دفن کیا گیا لیکن دریا کے بڑھ آنے کی وجہ سے اور مزار مبارک کو طغیانی کا خطرہ لاحق ہونے کی وجہ سے آپ کے جسد مبارک کو وہاں سے منتقل کر کے دوسری جگہ دفن کیا گیا۔ آپ کا عرس مبارک ماہِ محرم میں بڑے جوش و خروش سے منایا جاتا ہے۔ (از تحریک اولیائے پاکستان)

Marfat.com

عارف نوری
اور
خدمتِ لوح و قلم

اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہٗ و عم نوالہٗ کی تخلیقی قدرتوں میں ایسی کثیر الزاویہ دلچسپیاں اور اتنے عجیب و غریب دلچسپ و خوشگوار پہلو ہیں کہ عقلِ انسانی کے لیے بیک وقت ان سب کا احاطہ ناممکن ہے۔ مخلوقات و موجودات کو ان کے جُدا جُدا ناموں سے پہچانا جاتا ہے لیکن یہ ناطق حیوان جسے انسان قرار دیا گیا ہے۔ اجتماعی طور پر تو انسان، آدمی یا ابن آدم اور آدم زاد کا اسمی تعارف رکھتا ہے؛ لیکن فرد فرد حیثیت میں ہر شخص کو اس کے جُدا جُدا ناموں سے پہچانا جاتا ہے۔ انسان کتنی ہی عقل دوڑائے اور تلاش و جستجو کے مراحل طے کرے بالآخر گھوم گھام کر پیدائش کے بعد اس کے بزرگ وہی نام تجویز کر دیتے ہیں جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کے لیے اپنی لوحِ محفوظ میں تحریر فرما دیا ہے۔ بظاہر نومولود کے اعزہ و اقارب یہ سمجھتے ہیں کہ مجوزہ نام ان کی تلاش و تحقیق، پسند یا معیار کے مطابق ہے حالانکہ مشیتِ الٰہی کے اپنے مخصوص تقاضے اس نومولود کے لیے اسی نام کو مختص کر چکے ہوتے ہیں جو نومولود کے لیے نام کے تجویز کنندگان کی جانب سے حتمی طور پر مخصوص کر دیا جاتا ہے۔

اس تناظر میں عموماً دلچسپ صورت حال اس وقت پیدا ہوتی ہے جب تلاشِ بسیار کے بعد منتخب کردہ نام کی خصوصیات نومولود کی آئندہ زندگی میں اُبھر کر سامنے آنے والی شخصیت

Marfat.com

سے کوئی مطابقت نہ رکھتے یا اس کے عین برعکس محسوس ہوں۔ اس رُخ سے ایسی ناقابلِ شمار مثالیں ہمارے سامنے آتی رہتی ہیں جن پر ذیل کے مصرع کا اطلاق مکمل طور پر معکوسِ معنویّت کی نشان دہی کر گزرتا ہے۔ ع

برعکس نہند نام زنگی کافور

ایسے لوگ دنیا کے ہر گوشے میں خاصی کثرت سے نظر آئیں گے۔ لیکن لطف اس وقت آتا ہے اور طبیعت اُس وقت انشراح محسوس کرتی ہے۔ جب کسی شخصیت اسمی نسبت سے اپنے حلقۂ تعارف میں دیکھنے والوں کو "بامسمّٰی" نظر آئے۔ میرے آج کے ممدوح جناب ابوالطیّب محمّد شریف عارف نوری نقشبندی (میروالی) جو ابوالطیّب کنیّت رکھتے ہیں، عارف سے ملقّب اور نُوری نسبت سے متصف ہیں۔ اگر ان کا نام تجویز کرنے والوں کا بس چلتا تو لُغت کھول کر جملہ مستحسن صفات شامل نام کر دیتے لیکن اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ وقت کے ساتھ ساتھ صفات کا ظہور تو ہوتا ہی رہے گا۔ بس سب سے عظیم انسان خوبیوں والے کا اسمِ گرامی ان کے نامِ نامی کا آغاز بنا دیا جائے۔ اسی لیے ان کے نام کی ابتدا ہی "محمّد" سے ہوتی ہے۔ عالمِ انسانی کا یہ نامِ نامی شریف صاحب کے نام کا مکبّرِ ایمان بھی ہے کہ وہ کلمہ اس نام کا پڑھتے ہیں۔ شریف ایسے اور اتنے کہ انہیں شریف ثابت کرنے کے لیے شریف کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ بالطبع شریف ہیں اور سراپا شریف نظر آتے ہیں۔ ان کے اسمی تسلسل میں شریف ہی کلیدی نام اور کلیدی لفظ ہے جیسے کسی اشتہار میں ہم کسی نام کو پڑھ کر فوری طور پر اس کے بنانے والے ادارے کا نام اور شے کی خصوصیات کا ادراک حاصل کر لیں ہم ان کے نام سے بھی فوراً ہی ان کی دروں وجودی اور تمام خارجی خصوصیات سے آشنا ہو جاتے ہیں اور ان کی شرافت میں شک و شبہ کے امکانات باقی نہیں رہتے

Marfat.com

اس لیے انہیں ہمیشہ ہمہ صفت موصوف ہی سمجھتا ہوں۔

عارف نوری کی نسبت اسمی ہے جو ان کے مرشد خدا آگاہ جناب سید غلام رسول شاہ صاحب خاکی دام فیوضہم جیسی شخصیت کے نُورِ نظر خلیفہ مجاز صوفی نور محمد صاحب سے منسوب ہے۔ اس لیے موصوف صرف نوری ہی نہیں بلکہ نورٌ علیٰ نور بھی نظر آتے ہیں۔ ممدوح شریف کی شرافت کا وہ عالم کہ صرف نام ہی اپنے لقب اور کنیت کا بھی لحاظ رکھنا ضروری جانا ہے یہی سبب ہے کہ "عارف" صرف لقب ہی نہیں یہ عارفین کے فیضِ صحبت سے مشرف بھی ہیں۔ عارفین کے وابستگانِ عقیدت وارادت میں شامل ہیں۔ اور جہاں کہیں کوئی عارف دکھائی دے اپنی معرفت کے سبب فوراً عاشق ہو جانے کے عادی بھی ہیں۔ **ابوالطیّب** صرف کنیت ہی نہیں۔ طیّب ہونا خود کتنی بڑی بات ہے جبکہ باعتبار کنیت ابوالطیّب ہیں۔ لیکن مَیں فی نفسہٖ انہیں طیّب کہنے میں کوئی عار نہیں گردانتا۔ گویا ان کے اسمی تسلسل نے انھیں کسی نسبت سے دیکھا جائے ہمیشہ بامسمّیٰ ہی نظر آئیں گے۔ یہی ان کی شخصیت کا حوالہ ہے۔ اور یہی ان کی ذات وصفات کی پہچان ہے۔

کسی دل جلے شاعر نے کہا تھا۔

اگر قحط الرجال اُفتد ز سہ کس اُنس کم گیری
اوّل افغان، دوئم کمبوہ، سوئم بدذات کشمیری

اب شاعر جانے یا اس کا خدا جانے کہ اسے ان تینوں سے کن تلخ تجربات کا سامنا رہا۔ اس پر کیا بیتی کہ متذکرہ الصدر شعراء میں تلملا کر اور تڑپ کر چیخ اُٹھا۔ لیکن میں آج ابوالطیّب محمّد شریف عارف نوری نقشبندی (میروالی) کے حوالے

سے برملا یہ اظہار و اعلان کروں کہ اپنی زندگی میں کبھی متذکرہ بالا شعری ہدایت پر عمل نہیں کیا۔ جہاں تک افغانستان اور کشمیر کا تعلق ہے شاید اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کا مجھ سے بڑا کوئی مدّاح پیدا نہیں کیا۔ میری نظمیں شائع ہوتی رہی ہیں بصورت استثناء ان کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ کمبوہ افغان اور کشمیر کے درمیان آتا ہے۔ ممدوحین کی صحبت و مجلس میں بیٹھنے والا یوں بھی غیر ممدوح کہاں رہ سکتا ہے۔ اس لیے کمبوہ اصحاب کے سلسلے میں راقم الحروف جیسے عاصی و خاطی سے جو ناروا تاخیر سرزد ہو گئی تھی۔ اس کا ازالہ اپنے ممدوح کے قصیدے سے کیے دے رہا ہوں۔ شاعر اپنی ہدایت پر مجھ ایسے بے عمل کی بے عملی پر چیختا رہے۔ اقبال نے کہا تھا ؎

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ بھی ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

اگر شعر کی مخفی معنویت پر غور کیا جائے تو کسی وقت کے بغیر یہ بات سمجھ میں آجائے گی کہ اقبال نے "تم سبھی تو ہو۔ ۔ ۔ ۔" کہہ کر توصیف و ممدوح کا حق ادا کر دیا صرف اصل اجتماعی شناخت کے متعلق سوال اُٹھایا ہے کہ آیا مسلمان بھی ہو ـــــ! یعنی اگر اقبال کو اپنے سوال کا جواب حاصل ہو گیا اور معلوم ہو گیا کہ واقعی وہ مسلمان بھی ہیں تو گویا سونے پر سہاگہ۔ اگر خدانخواستہ ایسا نہ ہو تو کریلا نیم چڑھا اور تمام توصیف و مدح واپس۔ میرا نقطہ نظر کسی قدر مختلف ہے۔ میں کسی مسلمان کی شناخت میں ذات پات کا ہر اضافی حوالہ غیر ضروری سمجھتا ہوں۔ بس پہلے مسلمان اور پھر پاکستانی کا قائل ہوں۔ مسلمان کی تعریف میں صرف مسلمان آتے ہیں۔ پاکستانی تعریف میں ان کے علاوہ سارے غیر مسلم اربابِ وطن بھی شامل ہیں۔ مثلاً میں عالم اسلام

Marfat.com

کے حوالے سے عرب نیشنل ازم کے غلط مؤقف کی وجہ سے موجودہ صدی میں عربوں نے گھٹنے ٹیک رکھے ہیں۔ جس دن واقعی وہ مسلمان ہو جائیں گے اور پھر انہیں دنیا میں کوئی زیر نہ کر سکے گا۔ میرے ممدوح الحمدللہ نہ صرف شریف ہیں بلکہ مسلمان بھی ہیں۔ ان کی یہی اسلام دوستی میری اور ان کی چاہتوں میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے کہ موصوف اتنے سچے، اتنے پکے اور اتنے زیادہ مسلمان ہیں کہ ہر نامسلمانی ان کے لیے ناقابلِ برداشت ہے۔ شاید ان کا یہی وصف بتوفیقِ الٰہی مدّاح و ممدوح میں قدر مشترک ہے۔ خدا کرے کہ یہ خوش گمانی ہمیشہ ناقابلِ تردید سچائی بن کر چمکتی دمکتی رہے۔

عارف نوری قادریہ نقشبندیہ سلاسلِ طریقت سے منسلک ہیں۔ عارف نوری دونوں سلاسلِ طریقت میں پیر پیراں جناب سید غلام رسول شاہ صاحب خاکی سے بیعت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں اور حنفی مسلک سے متعلق ہیں۔ اپنی رسم و راہ سے اس مستحسن رویّے کے قائل ہیں جس کا میں سطورِ بالا میں حوالہ دے چکا ہوں۔ ۱۹۴۶ء ان کے شرفِ ولادت کا امین ہے۔ اپنے والد چوہدری محمد بوٹا کو اپنی دلادت سے خانہ آباد کیا۔ مڈل تک آبائی گاؤں میرووال میں تعلیم حاصل کی۔ گورنمنٹ ہائی سکول نارووال (ضلع سیالکوٹ) سے میٹریکولیشن کے بعد الحاج مفتی علامہ محمد نواب الدین علی پوری نقشبندی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ سے درسِ نظامی کی تحصیل کے لیے حاضری دی اور ان سے فیوضِ علم کی برکات سمیٹیں۔ میرووال ضلع شیخوپورہ ان کا مولد و منشاء ہے۔ رہائش و قیام کے لیے کبھی اپنے مرزبوم سے رشتہ ناتہ منقطع نہیں کیا۔ یہی وصف ان کے مراسمِ حیات میں احباب کے لیے موجبِ نمانیت ہے کہ موصوف اپنی دوستی چاہت اور استقرار دوام کو چھپاتے آئینے دکھانے کے عادی ہیں۔

Marfat.com

اس لیے ان سے دوستی کی راہ پر خطر کا سفر نہیں۔

پیر طریقت رہبر شریعت الحاج علامہ محمد اوّل شاہ صاحب قادری رضوی، صوفی نور محمد صاحب قادری نقشبندی، علامہ عالم فقری، علامہ حکیم فقیر حسین قادری صاحب، علامہ پروفیسر محمد شریف صاحب قادری سروری، چوہدری ضمیر احمد صاحب، محمد جاوید قادری صاحب، صاحبان صحبت کا نورِ شید کیسے بیٹھے ہیں۔ ان کا اصرار ہے کہ میرا نام ایسی شخصیات کی فہرست میں ضرور شامل ہو۔ میں اس قابل کہاں مجھے کے حسنِ قلم نے اپنا والد و شیدا بنا رکھا ہے۔ ان کی رفاقتوں کا عادی ہو چکا ہوں اس لیے ملاقاتوں میں تاخیر لطف قرب کے خوشگوار احساس کو بعد وہم کی اذیتوں سے دوچار کر دیتی ہے۔ علامہ محمد اوّل شاہ صاحب سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتب کے تراجم میں خاص استعانت فرمائی ہے۔ انھیں کی وجہ سے کتب کے تراجم منظر عام پر آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبلہ شاہ صاحب کے علم میں اور اضافہ فرمائے اور دین و دنیا میں کامیاب و کامران بنائے۔ اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تا دمِ زیست باقی رہے۔

میری ہی طرح نواب سعید اللہ خاں صاحب اور دیگر احباب و رفقاء بھی نہایت بے چینی سے ان کی تشریف آوری کا انتظار کیا کرتے ہیں کہ ان کی روانیٔ قلم جاذبِ نظر ثابت ہو جسے ان کے استاذِ فن جناب جمیل احمد قریشی صاحب (تنویرِ رقم) جناب محمد ریاض خان صاحب نے اپنی توجہ اور شفقت سے آراستہ کیا اور سونے پر سہاگہ بنا دیا۔

میرے اور ان کے مذاقِ مطالعہ میں ایک اور قدرِ مشترک بحوالۂ قلم

Marfat.com

ذہنی شغف بھی ہے۔ موصوف جس اخبار یا جریدے سے متعلق ہوتے نام کماتے اور وافر مال بھی ان کے ہاتھ آتا۔ درویشوں کی صحبتوں اور مجلسوں میں بیٹھنے کا ایسا چسکا پڑا کہ پھر کسی اور کام کے نہ رہے اور اپنی اپنی صلاحیتِ لوح و قلم کی تمام عمر کے لیے تصنیف و تالیف، ترتیب و تہذیب، اخذ و انتخاب اور کتبِ دین کی دشوار تر کتابت کے لیے وقف کرنا پڑا۔ یہ کام صرف غیر معمولی وسعتِ مطالعہ ہی نہیں چاہتا بلکہ شب و روز محنت اور دقتِ نظر بھی چاہتا ہے۔ خیالی ناول، افسانے، ڈرامے، حکایات کہانیاں تحریر کرنا اور ان کی تخلیق میں فہم و آگہی کو عبارت کا ایندھن بنانا اور شہرت کے پنکھے جھل کر الفاظ کے خودساختہ شعلوں کو ہوا دینا اور بات ہے —— اور توحید و رسالت کی صداقتوں، حیاتِ انسانی اور کائنات کی حقیقتوں یا دین و مذہب کی بے داغ و ابد نما حکمتوں کو الفاظ و معانی کی ہمہ گیر جامعیت کے نور سے معرفتوں کے چراغ روشن کرنا کچھ اور معنی رکھتا ہے۔ عنفوانِ شباب سے موصوف اسی کارِ خیر کے لیے برسرِ عمل ہیں۔ ان کی غذا بھی یہی ہے۔ اوڑھنا بچھونا اور عبادت و ریاضت بھی یہی ہے۔ شاید یہی ان کا مقصدِ پیدائش بھی ہے۔

عارف نوری نے عالمِ اسلام کے علمی جغرافیہ کی الوند و ہمالہ شخصیتوں کی مشہور و معروف اور نادر و نایاب کتب کے تراجم اور ان کی اشاعتوں کے حیرت انگیز کارنامے بھی انجام دیئے۔ عام طور پر بعض نامور جغادری شخصیتیں بھی ان بھاری پتھروں کو محض چھو کر ہی گزر جاتی ہیں۔ اوّل تو ان سے اٹھائے نہیں جاتے یا اٹھانے کی ہمت نہیں کرتے۔ جو یہ بھاری پتھر اٹھا لیتے ہیں وہ پھر اپنے تمتعاتِ حیات

اور اپنے زمانے سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ کچھ ایسی ہی بے نیازی ان میں بھی ہے اب دیکھیں موصوف کب تک یہ بھاری پتھر اپنے شانوں پر اٹھائے پھرتے ہیں۔

ہر دور میں اہلِ زمانہ کا عموماً ایک ہی رویہ رہا ہے۔ وہ ایسے کام کرتے یا ایسی خدمتیں انجام دیتے نظر آتے ہیں جو فوری منفعت کا یقین مہیا کر سکیں۔ ایسے تمام کام یا تو اپنی ضروریات کے لیے ہوتے ہیں یا زیادہ سے زیادہ عوام کی دلچسپی اور خوش نظری کے لیے وقتی نوعیت کے حامل ہوتے ہیں یعنی تماشا دکھایا پیسے بٹورے جیب کی گرسنگی دور کی اور چل پڑے۔ ہر شخص مردوں والا کام نہیں کر سکتا۔ اس فرض کی تکمیل کے لیے تو اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں ایسی منتخب روزگار شخصیتیں مقرر فرما دیتا ہے جو تمام دنیا کو ٹھکرا کر خدمتِ لوح و قلم کی روایت آگے بڑھاتی ہیں۔ ایسی شخصیتوں کے انہماکِ لوح و قلم کا عالم دیکھنے والوں میں افرادِ خاندان ہوں یا اہلِ محلہ بطورِ خاص بیوی بچے عزیز و اقارب، دوست احباب ان کے استغراقِ علم و فن کی "حماقتوں" کو اپنے طعن وطنز، استہزاء اور تمسخر کا مستقل نشانہ بنا لیتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ یہ آج کے تماشائی، اس منظر کی عالمتابی دیکھنے سے قاصر ہوں گے۔ جب ان شخصیتوں کی خدمتِ لوح و قلم کو مستقبل کی نسلیں اپنے ماتھے کا جھومر بنائے وجد و حال کی عکاسی ہوں گی اور کبھی انہیں مخلصینِ قلم کے ناموں کے طغرے اپنے رواں دواں عہد کے مجلوں اور ایوانوں میں سجا کر نورِ آگہی کی ضمانت بنا لیں گے۔

ایک عباسی خلیفہ کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا کہ دورانِ سفر ایک نخلستان سے گزرتے ہوئے اس کی نظر ایک ضعیف العمر شخص پر جا پڑی جو بڑی لگن سے کھجور کی تخم ریزی کا فریضہ انجام دے رہا تھا۔ خلیفہ سخت حیران ہوا اور اس کی طرف اپنے

Marfat.com

گھوڑے کی بھاگیں موڑ دیں۔ قریب جا کر سوال کیا کہ "بابا تم اس عمر میں کھجور کی پنیری لگا رہے ہو کب یہ درخت بڑا ہوگا اور پھل دے گا۔ اور کب تک اس کا پھل کھا سکو گے" بوڑھے نے جواب دیا آپ نے یہ عجیب سوال کیا ہے ہمارے بڑھوں نے پہلے یہ کام کیا تو ہم نے عمر بھر ان کا پھل کھایا۔ اب ہم یہ کام کریں گے تو آنے والی نسلیں پھل کھا سکیں گی۔ اگر میں نے یہ کام چھوڑ دیا تو انھیں پھل کیسے میسر آئے گا۔" خلیفہ اس جواب سے خود بہت متاثر ہُوا اور خوش ہو کر اسے پانچ ہزار اشرفیاں بطور انعام عطا کیں۔ بابا نے کہا آپ نے تو کہا تھا کہ تمھیں کب اس کا پھل ملے گا مجھے تو بیٹھے بیٹھے اب اور اس وقت اپنی محنت کا پھل مل گیا۔

اہل علم کی خدمات کا وہی اس تناظر میں جائزہ لیا جا سکتا ہے کہ اگلے وقتوں کے اربابِ فکر و نظر نے جو علمی خدمات انجام دیں ان سے حال کے اہلِ علم استفادہ کرتے رہے اور آنے والی نسلوں کے لیے اپنی خدمات کا تسلسل قائم رکھا۔ اسی قبیل کے اپنے دورِ تسلط کی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے یکسر مخفی رہنے میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ ان وجوہ کو نگاہ میں رکھتے ہوئے عارف نوری صاحب نے بطور خاص ان موضوعات کا انتخاب ضروری سمجھا جن کا معنوی ربط اسلامی نظریات و عقاید سے قائم ہے۔ وہ اپنے حال و استقبال دونوں کو مسلمان بناتا اور مسلمان دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی یہی سب سے بڑی خوبی میری دلچسپی کا موجب ثابت ہوتی اور لادینی عناصر کے مزاج و طبع پر ان کے نقطۂ نظر سے یہی سب سے بڑی خامی وبال دوش بنی ہوتی ہے۔ فہرست ذیل میں عارف نوری نے جن کتب کی ترتیب و تہذیب، تالیف و تراجم کی خدمات کی ہیں اور ان کی اشاعت کا بیڑہ اُٹھایا ہے اس کا ایک سرسری جائزہ یہ حقیقت منکشف کر دے گا کہ وہ کن منازل کے پاپیادہ مسافر ہیں اور مشیتِ الٰہیہ نے اس دنیا میں بھیجنے

Marfat.com

وقت کیا مقصدِ پیدائش متعین کیا ہے۔

انوار العارفین ۔ اخبار الغیوب ۔ جمالِ اولیاء ۔ جمال رسول ۔ کمال رسول ۔ جمالِ نبی ۔ بارہ امام ۔ توبہ کی حقیقت ۔ علم کی حقیقت ۔ مراقبہ کی حقیقت ؛ زہد کی حقیقت ۔ منہاج العابدین ۔ شرح الصدور ۔ انوارِ محمدیہ ۔ تذکرۃ الموت ۔ تذکرۃ القبر ۔ تذکرۃ الروح ۔ اعجاز انبیاء ۔ معجزات مصطفیٰ ۔ اعجاز مصطفیٰ ۔ کراماتِ اولیاء ۔ کمالاتِ انبیاء ۔ داستانِ انبیاء ۔ کمالاتِ اولیاء ۔ نیک بیبیاں ۔ عاشورہ ۔ میلادالنبی ۔ شیر ربانی ۔ کراماتِ مجدد الف ثانی ۔ برکاتِ نور ۔ کراماتِ غوث الاعظم ۔ اقوالِ اولیاء ۔ اخلاص کی حقیقت ۔ اعجازِ اولیاء ۔ اعجازِ مصطفیٰ ۔ سوانح سلطان باہو ۔ غزوات النبی ۔ قصص الاولیاء ۔ داستانِ اولیاء ۔ صدیق اکبر ۔ فاروق اعظم ۔ ذوالنورین ۔ حیدر کرار ۔ بزمِ غوث الاعظم منظوم و منثور لغاتِ عارف اردو/فارسی ۔ قربِ دیدار ۔ عقلِ بیدار ۔ شمس العارفین ۔ توفیق الہدایت ۔ محک الفقراء ۔ اعجاز غوثیہ ۔ سرالاسرار ۔ تفریح الخاطر ۔ کشف الاسرار ۔ کیمیائے سعادت ۔ غنیۃ الطالبین ۔ کلید التوحید ۔ اسرار قادری ۔ مفتاح العارفین ۔ فضل اللقاء ۔ عین الفقر ۔ امیر الکونین ۔ محبت الاسرار ۔ نورالہدیٰ ۔ رسائل باہو وغیرہ۔

مندرجہ بالا فہرست ان کی خدمت لوح کا حرفِ آخر نہیں۔ ان کی خدمات کا سلسلہ جاری ہے۔ اب وہ بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ شعور و بلوغ کے معیار کو اپناتے ہوئے زیادہ پرجوش انداز میں ہر ممکن پیش رفت کیلئے کوشاں وجویاں ہیں تسلسل کارکی یہ کرشمہ نمائی توفیقِ الٰہی کے بغیر ناممکن ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اپنی اس اختیار کردہ جادۂ حق سے پیچھے ہٹیں گے نہ ادھر ادھر ہوں گے بلکہ زیادہ جوش وہمت سے اپنی منتخبہ صراط مستقیم کی نو بہ نو منزلیں مارتے چلے جائیں گے۔

سید انوار الحق ظہوری
۱۳-۵-۹۳

Marfat.com

انتساب

میں اپنی اس کتاب کو جو میری حقیر سی کاوش

بارگاہِ ولایت

میں نذرانۂ عقیدت اُن کی نگاہِ التفات سے اس عاجز کی خامہ فرسائی کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اس کی نسبت اپنے مرشدِ طریقت، کاشفِ اسرارِ حقیقت۔ سیّدی وسندی ومولائی وملجائی وماوائی شمس المشائخ

سیّد غلام رسول شاہ خاکی

صاحب دامت برکاتہم العالی منسوب کرتا ہوں تاکہ میری آخرت کی فلاح وبہبود اور دین ودنیا کی کامیابی وکامرانی کا سبب بنے۔

(عارف نوذی)

Marfat.com

مجالستہ النبیؐ

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا
مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا
کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا
شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُہَا یُضِیْٓءُ وَلَوْلَمْ
تَمْسَسْہُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ یَہْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ
مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ
وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ؕ

"اللہ تعالیٰ نور ہے زمین و آسمان کا۔ اس نور کی مثال جیسے ایک طاق میں چراغ ہو اور چراغ قندیل میں اور قندیل بھی گو روشن تارا ہو اور چراغ ہو برکت والے درخت زیتون کے تیل سے جو نہ مشرق میں ہوتا ہے اور نہ مغرب میں اور جس کا تیل اپنی صفائی کے سبب سے گویا روشن ہوا جاتا ہو۔ بتی دینے سے پہلے ہی

Marfat.com

اور روشن ہونے کے بعد گویا نور پر نور ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس نور کو لاتا ہے جسے چاہتا ہے اور لوگوں کی مثالیں دے کر سمجھاتا ہے کیونکہ یہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔"

اسی کے نور سے تمام مخلوقات کا ظہور ہے وہی ہمارا رب تعالیٰ اور سب کا پیدا کرنے والا ہے اور رزق دینے والا ہے جیسا کہ اُس نے ارشاد فرمایا

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا

"کوئی جاندار زمین پر ایسا نہیں جس کی روزی کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ نہ ہو۔"

○

فقر رحمت راز وحدت نورِ حق
در حکم فقرش بود جملہ خلق

فقر اللہ تعالیٰ رحمتِ وحدت کا راز اور حق کا نور ہے۔ تمام مخلوق ایسے فقیر کی محکوم ہوتی ہے۔

نعتِ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہزاروں بلکہ لاتعداد درود و سلام حضور سید خیرالانام تمام عالم کے پروردگار کے رسول ختم المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی نسبت ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ط

"اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین دے کر بھیجا تاکہ سچے دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے گو مشرک لوگ اُسے پسند نہ کریں۔"

اور آپ کے آل اور صحابہ کرام پر جو دین کے ناصر اور اُس کی سچی امداد کرنے والے تھے۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

Marfat.com

کتاب رقم کرنے کا سبب اور فائدہ

حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول مقبول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد فقیر باہو ولد بایزید عرف اعوان ساکن قلعہ شورکوٹ جمیع اربابِ قوت کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ بندہ نے یہ چند کلمات تصوّر برزخ اسم اللہ ذات و مشاہدہ انوارِ الٰہی اور حضور مجلس محمدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق قرآن و حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ایک رسالہ کی صورت میں مرقوم کرے جس کا نام بندہ نے "مجالستہ النبی" رکھا اور "فقراء کی زبان اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے" اسے خطاب دیا۔

فقیر کی زبان کو یہ مرتبہ اُس وقت حاصل ہوتا ہے جبکہ وہ دائمی طور تلاوت قرآن حکیم کرتا رہے اور حدیث و تفسیر و فقہ کا مطالعہ کرتا رہے۔

Marfat.com

قادری کے لیے منفعت کا حصول

روشن ضمیری کا حصول

جو شخص اس رسالہ کو پڑھے گا مشاہدۂ انوارِ الٰہی اور معرفتِ اسرارِ لامتناہی اس کی طرف رُخ کرے گا۔

جو شخص ہمیشہ ہمیشہ اس رسالہ کو دن رات اپنے مطالعہ میں رکھ کر اسے پڑھے گا اسے ظاہری مرشد کی حاجت نہ رہے گی، کیونکہ جو شخص صاحبِ تاثیر کی لکھی ہوئی کتاب کو پڑھتا اور اسے اپنے مطالعہ میں رکھتا ہے وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور باطن میں حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی توجہ سے منظورِ نظر ہو جاتا ہے اور مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پہنچ کر آپ سے تعلیم و تلقین اور فخرِ بیعت حاصل کرتا ہے۔ پھر جب وہ آپ سے تعلیم و تلقین حاصل کر لیتا ہے تو صاحبِ کشف اسرار ہو جاتا ہے۔ تمام منازل اور مقامات و طبقات کے احوال اس پہ بے حجاب ہو جاتے ہیں اور

Marfat.com

مابین اب کوئی حجاب باقی نہیں رہتا۔

اس رسالہ میں جو کچھ مرقوم ہے وہ اللہ تعالیٰ کا کلام، حدیث نبوی اور علم لدنی والہام سے بیان کیا گیا ہے۔

اس رسالہ کی قرأت سے علم باطنی اور اللہ تعالیٰ کا فیض حاصل ہوگا۔

یہ وہ رسالہ ہے جس کی قرأت اور اسے اپنے مطالعہ میں رکھنے سے فتویٰ فنائے نفس اور اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور رُوح کو فرحت اور زندہ دلی حاصل ہوگی اور وہ اس کی قرأت سے دائمی طور پر فکر وافکار و تسبیح میں رہا کرے گا اور اَب نہ اس کی ہوس باقی رہے گی اور سچے طالبین کی استعانت کرنے اور انھیں جادۂ حق پر چلانے اور قرآن وحدیث کے مطابق انھیں تعلیم و تلقین کرنے کے لیے اس کے مطالعہ سے مقام کشف القلوب حاصل ہوگا اور ظاہری و باطنی دلجمعی، حال و احوال، برزخ کا حال، اسم اَللّٰہ ذات و حضوری مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحال و احوال معرفت ابتداء و انتہاء معلوم ہو کہ معبود حقیقی کہ مقصودِ جاودانی ہے حاصل ہوگا۔ ؎

معرفت سریست ز اسرارِ خدا
عارفاں را شد نصیب از مصطفےٰ

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کی پہچان رازوں میں سے ایک راز ہے جو عارفین کو بارگاہ

Marfat.com

مصطفوی سے حاصل ہوتا ہے۔

منازل عارف کی ترجمانی

عارف دو حال سے خالی نہیں ہوتا۔ اگر وہ بیدار ہوتا ہے تو عبادت وبندگی میں ہوشیار رہتا ہے اور اگر نیند میں ہوتا ہے تو مشاہدہ میں غرق ہو کر مؤدب رہتا ہے۔ یہ مرتبہ ظاہر و باطن میں شریعت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت سے حاصل ہوتا ہے جو انسان کو منصف مزاج حق شناس و عادل بنا دیتی ہے اور ادائے حق تعالیٰ اور ادائے حق خلق اللہ کی طرف مائل کر دیتی ہے اور اب فقیر اپنی جان اور مال کو اللہ کے راستے میں صرف کرنے لگتا ہے۔

روز و شب در طلب نبوی با حضور
مرد مرشد می رساند خاص نور

ترجمہ:۔ مرشد شب و روز حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طلب میں نور پہنچاتا ہے۔

ہر کہ منکر می شود زیں خاص راہ
عاقبت کافر شود با رو سیاہ

ترجمہ:۔ وہ چہرہ سیاہ بالآخر کافر ہو جاتا ہے جو اس خاص راہ سے منکر ہو جائے۔

Marfat.com

کامل مرشد کند از دل خروش
مرشدِ ناقص بود از خود فروش

ترجمہ: مرشد کامل تہ دل سے ہمدردی کرتا ہے مگر ناقص مرشد خود کو بیچنے والا ہوتا ہے۔

مرشد کامل بود صاحب قلب
مرشد ناقص بود ہمچوں کلب

ترجمہ: کامل مرشد صاحبِ دل ہوتا ہے مگر ناقص مرشد کتے کی مانند ہوتا ہے۔

در فنائے نفس باہو ہر زماں
ذکر و فکر و غرق فی اللہ در اماں

ترجمہ: نفس کو مارنے کے لیے باہو ہر دم ذکر و فکر فی اللہ میں غرق رہ کر ہر طرح سے امن حاصل کرو۔

فقر را عاجز مبیں نے بین حقیر
نور فقرش کیمیا روشن ضمیر

فقر کو عاجز مت جان نہ حقارت کی نظر سے دیکھ۔ اس کے فقر کا نور روشن دل والوں کے لیے کیمیا ہے۔

Marfat.com

عارف کون؟

نفس پر قدرت حاصل ہونا

اہلِ تقویٰ اور عارف باللہ اُسے کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے نفس بُت پرست کی گردن میں طاعت و عبادت کی زنجیر ڈالے اور دائمی طور پر اُسے فنافی اللہ کے قید خانہ میں رکھے بلکہ تصوّر برزخ اسم اللّٰہ ذات کی سوزش سے اسے ہلاک کر دے اس کے بعد فقیر مشعلِ نور ایمان و یقین سے روشن ہو کر نفس پر قادر ہو جاتا ہے اور اس پانچ مقام بے حجاب ہو جاتے ہیں :-

اوّل :- مقامِ نفی۔

دوم :- مقامِ اثبات۔

سوم :- مقام تصورِ اسم اللّٰہ ذات۔

چہارم :- مقام تلاوتِ قرآن۔

پنجم :۔ مقام وردِ دعائے سیفی بلا رجعت۔

(ب)اطن کا معمور ہو جانا

مقامِ حضور یہ ہے کہ اس مقام پر طالب منظور نظر مجلس محمدی صلی (ا)للہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو جاتا ہے اور اس کا باطن معمور ہو جاتا ہے۔ عالم، فاضل، (ع)اقل اور اہل دانش کے لیے ضروری ہے کہ نفس کو درست کرے اور (ہ)ر ایک مصیبت میں اس کا امتحان کرے۔

ارشادِ نبوی ہے :۔

اِنَّ اللّٰهَ يُجَرِّبُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا يُجَرِّبُ الذَّهَبُ الْفِضَّةَ بِالنَّارِ

" اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ مصائب سے اس طرح آزماتا ہے جس طرح سونا اور چاندی آگ پر رکھ کر شناخت کیا جاتا ہے "

(ن)فس کی مختلف حالتیں

فقیر کے لیے نفس سے بڑھ کر کوئی بڑی مصیبت نہیں۔ نفس کو تابع (ک)رنے کے لیے بڑی جواں مردی کی ضرورت ہے نفس شکم سیری کے وقت فرعون، بھوک کے وقت دیوانہ کتا بن جاتا ہے اور نفسانی خواہشات

Marfat.com

کے وقت بے عقل و بے شعور ہو جاتا ہے جس طرح کہ جانور بوقت خواہش کچھ نہیں دیکھتے اور سخاوت کے وقت قارون بن جاتا ہے۔

ہ

ترا با نفس کافر چیست کارے
بدام آور کہ ایں طرفہ شکارے

ترجمہ:۔ تم نے کافر نفس سے کیا لینا ہے اسے جال میں مبتلا کرو کیونکہ یہ بہترین شکار ہے۔

اگر مارے سیاہ در آستین است
بہ از نفسے کہ باتو ہم نشین است

ترجمہ:۔ تیری آستین میں سیاہ سانپ کا ہونا نفس کی ہمنشینی سے اچھا ہے۔

○

مرا ز پیرِ طریقت نصیحتے یاد است
کہ غیر یادِ خدا ہر چہ ہست برباد است

مجھے اپنے مرشد کامل کی نصیحت یاد ہے کہ اللہ کی یاد اور ذکر کے سوا سب کچھ تباہ و برباد ہے۔

Marfat.com

بیان تزکیۂ نفس و مقامِ قلب و رُوح

نفس پر قابو پانے کا واحد حل

تاثیر تصوّر اسم اللہ سے نفس کا تزکیہ ہوتا ہے اور نفس کے تزکیہ سے تصفیہ قلب حاصل ہوتا ہے۔ اور تصفیہ قلب سے تجلیہ رُوح اور تجلیہ سِر سے ہوتا ہے۔ جب یہ چاروں متفق ہو جاتے ہیں۔ اس وقت صاحب نفس، نفس پر قادر ہو جاتا ہے اور اس کا نفس اطاعت گزار بن جاتا ہے مگر نفس بجز توجہ مرشد کامل کے ممکن نہیں ہے۔ نفس پر قابو پانا، اسے قید کرنا نہایت مشکل کام ہے۔ اگر کوئی تمام عمر ریاضت کرتا رہے، محنت و مشقت اُٹھاتا رہے کچھ نفع نہیں ہوتا کیونکہ نفس بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور شیطان اس کا وزیر اعظم ہے۔ جب وجود میں نفس بادشاہ ہو جاتا ہے تو پھر وہ صاحب نفس کا معبود بن جاتا ہے۔

Marfat.com

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰاهُ

"اے نبی! تم نے اُس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اللہ بنا رکھا ہے"

نفس کی مخالفت کی پہچان

مرشد کامل ان دونوں دیو کو پہچانتا ہے اور طالب کے وجود سے ان دونوں کو جدا کرتا ہے بلکہ ان دونوں کافروں کو مار ڈالنا توفیق الٰہی کے بغیر ممکن نہیں۔

جس وقت طالب ظاہری و باطنی طاعت و عبادت بجا لانے لگے تو اُس وقت جاننا چاہیئے کہ نفس و شیطان اس کے وجود سے جدا ہو گئے مگر اس پر کہیں فخر نہ کر بیٹھے بلکہ ضروری ہے کہ دن رات حسب ذیل کلمات کا ورد کرتا رہا:

وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

"میں اللہ کی عطا کردہ توفیق کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا"

نفس کی مخالفت کی پہچان یہ ہے کہ طالب کی نظر موت اور قبر کے عذاب اور میدان حشر اور حساب و کتاب پر ہو۔

کوئی نفس پر قادر ہے اور اس کی حقیقت سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو ہوا و ہوس کی قید سے نکال لیتا ہے اور جسے معرفتِ الٰہی حاصل ہو جاتی ہے وہ اُسی میں غرق ہو جاتا ہے۔

۵

ہیچ علمے بہتر از تفسیر نیست
ہیچ تفسیرے بہ از تاثیر نیست

ترجمہ: "تفسیر سے اچھا کوئی علم نہیں ہے اور تاثیر سے اچھی کوئی تفسیر نہیں ہے۔"

باہو فقر نفس را رسوا کند بہر از گدا
مالک الملکی فقر بہرِ خدا

اے باہو فقر نفس کو ذلیل کرتا ہے۔ بھیک منگوا کر اور فقر خدا کے لیے تمام جہانوں کا مالک بناتا ہے۔

Marfat.com

علم و معرفت

علم اور معرفت میں امتیاز

علم بمنزلہ دودھ کے ہے اور معرفت بمنزلہ مسکہ ہے یعنی جیسا کہ مسکہ دودھ سے نکالا جاتا ہے اسی طرح علم سے اللہ تعالیٰ کی شناخت ہو جاتی ہے۔

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

ترجمہ: "علم باطن مکھن کی مانند ہے اور علم ظاہر دودھ کی مانند ہے۔ مکھن دودھ کے بغیر نہیں ہوتا اور رہنما کے بغیر کوئی رہبر نہیں بن سکتا۔"

Marfat.com

مراقبہ

مراقبہ کیا ہے؟

مراقبہ کی شرح اور اس کی تحقیقات کہ اس میں خطراتِ نفسانی اور توہمات شیطانی اور خیالات دنیا پیدا نہ ہوں بلکہ ہمیشہ صاحب مراقبہ ذکر و فکر اور تسبیح میں رہا کرے اس طرح سے ہے کہ جب طالب اللہ باطن کی طرف توجہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ شغل و اشغال باطنی شروع کرنے سے پہلے تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور تین مرتبہ درود پاک اور تین مرتبہ آیت الکرسی اور تین مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ اور تین مرتبہ چاروں قل اور تین مرتبہ سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ کلمہ تمجید اور تین مرتبہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھے اور کلمہ طیبہ پڑھتے وقت اسم اللہ اور اسم محمد پر نظر رکھے اور آنکھیں بند کر کے ملاقات انبیاء اور اولیاء اور معرفت

Marfat.com

اِلاَّ اللّٰہ کی نیّت کرے۔

طالبِ حق کی حق تک رسائی ہونا

بے شک مرشدِ کامل حضور میں پہنچادے گا اور حضور مجلس انبیاء اور مجلسِ اولیاء اور تلاوتِ قرآن مجید اور ذکر الٰہی اور مطالعہ حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس کی باطنی قوت کے موافق ہوگا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد جب توفیق الٰہی سے وہ انبیاء و اولیاء کی روحوں سے اُنس حاصل کرلے گا تو ظاہری اور باطنی حصار کی حاجت نہ رہے گی کیونکہ طالبِ حق حق کو حاصل کرلے گا یا یہ کہ طالب اللہ کے دل پر اسم اللّٰہ اور اسم لَہٗ و اسم ھُوْ و اسم مُحَمَّد کا تصور جم جائے گا اور کلمہ طیبہ کے حروف اس کے دل پر نقش ہوجائیں گے۔ جب وہ اپنے دل کی طرف متوجہ ہوگا تو اسماء و حروف کو نہایت خوش خط اپنے دل میں لکھا دیکھے گا اور جب کوئی تصور و تصرف میں مشغول ہوتا ہے اس پر تجلیات الٰہی کا ظہور ہوتا ہے اور جو کچھ لوحِ ضمیر سے اسے حاصل ہوتا ہے اور علم ظاہری و باطنی الہام اور علم لدنی بھی لوحِ ضمیر سے کشادہ ہوتا ہے۔ یہ مراتب عارف مبتدی کے ہیں۔

اُن لوگوں پر نہایت تعجب ہے جو مقام فنا فی الشیخ کا دعویٰ

Marfat.com

کرتے ہیں مگر درحقیقت مقام فنا فی الشیطان میں ہوتے ہیں۔ یا مقام فنا فی الرسول کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن درحقیقت وہ مُردہ ہوتے ہیں۔ مقام فنا فی الرسول زندہ دل کا مقام ہے مردہ دل اس مقام کو نہیں پہنچ سکتا اس طرح ان لوگوں پر حیرانی ہے جو مقام فنا فی اللہ کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن درحقیقت مقام فتنہ و فساد میں پڑے رہتے ہیں۔

دولت بسگاں دادند و نعمت بخراں
من امن امانیم تماشا نگراں

دولت دنیا کے کتوں کو دے دی اور نعمت گدھوں کو دے دی۔ میں مطمئن ہو کر ان کا تماشا دیکھ رہا ہوں۔

Marfat.com

معرفت فنا فی الشیخ فنا فی اللہ فنا فی الرسول

واضح رہے کہ مقام فنا فی الشیخ اور مقام فنا فی الرسول اور مقام فنا فی اللہ کی کیا پہچان ہے؟ اور ان کے مقامات کو کیسے شناخت کرنا چاہیئے؟ اس کی تفصیل یہ ہے کہ مقام فی الشیخ یہ ہے کہ جب طالبِ مولیٰ تعالیٰ اجل مجدہ الکریم صورت شیخ کا تصوّر کرے تو صورتِ شیخ حاضر ہو کر طالب کو جس مقام پر چاہے پہنچادے۔ حقیقت میں اسے ہی فنا فی الشیخ کہا جاتا ہے ورنہ صورتِ شیخ کا تصوّر کرنا بُت پرستی ہے۔

مقام فنا فی الرّسول اسے کہتے ہیں کہ جب طالب اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تصوّر کرے تو فوراً مجلس محمدی میں حاضر ہو جائے اور حضور پُرنُور شافع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والسلیمات کی ملازمت کا شرف حاصل کرے اور اس کے اخلاق و عادات میں خُلقِ محمدی کی جو بو پیدا ہو جائے اور اُس کا نفس باطل سے بالکل جدا ہو جائے۔

مقام فنا فی اللہ یہ ہے کہ طالب اللہ جب اسم اللّٰہ کا تصوّر کرے

Marfat.com

تو اسم اللہ اس کے وجود میں ایسا اثر کرے گا کہ اس کا وجود سر سے پاؤں تک معرفت الٰہی سے پُر ہو جائے اور اس میں وحدتِ مطلق جلوہ گر ہو۔ اور اگر معرفت کے دریا میں غوطہ لگائے تو ازل سے ابد تک مدہوش رہے یہ عطا بھی مرشدِ کامل سے ہے جو شخص اس راہ باطن میں شک کرے بارگاہ سے نکالا جائے نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ جو شخص کہ اس طریقہ سے راہ باطن نہ جانے وہ ناحق باطل پر ہے اور یاد رکھو کہ علم پڑھنے اور عبادت و ریاضت ظاہری اُٹھانے میں نفس بہت محفوظ ہوتا ہے اور حلاوت پاتا ہے۔ ناموری اور رجوعاتِ خلق سے خوش ہو کر موٹا ہو جاتا ہے اور تصوّر اسم اللہ اور ذکر و فکر غرق استغراق اور مراقبہ سے بھاگتا ہے اور حضور مجلس محمدی اور راہِ باطنی اس کے حق میں سم قاتل کا حکم رکھتی ہے

سرّ الٰہی کی تخلیق

تصوّر اسم اللہ اور معرفت اِلَّا اللہ اور حضور مجلس محمدی سے فقر کے وجود میں نور توحید اور سرّ الٰہی پیدا ہوتا ہے جس سے معرفت الٰہی اور مرتبۂ الہام اور حضور مطلق مقامِ ربوبیت حاصل ہوتا ہے۔ حضور مقام فنا فی اللہ اور قربِ الٰہی سے نفس مقہور ہوتا ہے۔ ادب اور حیا اور علم او صفائی باطن اور خلوص و اخلاص مجلس محمدی نفس کو قید اور محاسبہ

میں ڈالتی ہے۔ عدل وانصاف حقیقی وہی ہے جو تقویٰ اور پرہیز گاری سے حاصل ہو۔

عارفین کا نفس سیرشکمی کے وقت اللہ تعالیٰ ثناء اور شکر میں رہتا ہے اور بھوک کے وقت صبر اور ذکروفکر سے غنی اور لاپرواہ رہتا ہے اور حضور مجلس محمدی میں مشاہدۂ انوار الٰہی سے غرق معرفت الٰہی ہو کر جمعیتِ کلی حاصل کرتا ہے۔ غرق واستغراق کے بغیر اسے سکون نہیں ہوتا جیسا کہ مچھلی دریا میں سکون پاتی ہے اور خشکی میں ہلاک ہو جاتی ہے اور سخاوت میں ان کا نفس اولوالعزمی اور ہمت وکرامت سے کام لیتا ہے۔ اللہ کی مخلوق پر ماں باپ سے بڑھ کر مہربان رہتا ہے۔ شہوت اور خواہشِ نفسانی کے وقت اہلِ شعور رہتا ہے، مقام فنا فی اللہ اور مقام حضور کو مدِّنظر رکھتا ہے۔ اسی لیے منظورِ نظر اور صاحبِ حیا ہونے کی وجہ سے شہوت اور خواہشاتِ نفسانی سے دُور رہتا ہے اور محض لوجہ اللہ اور خوفِ خداوندی کے سبب سے ہَوا وَ ہَوس کے قریب نہیں جاتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوىٰ فان الجنة هى الماوىٰ۔

Marfat.com

وجودِ انسانی کی تشریح

وجودِ انسانی میں چار چیزیں ہیں :۔

۱۔ نفس ۲۔ قلب ۳۔ رُوح ۴۔ سِرّ الٰہی نفس اور اہلِ نفس ۔ دنیا اور ذکرِ دنیا سے شناخت کیے جاتے ہیں اور قلب و اہلِ قلب ۔ ذکرِ الٰہی اور صفائی باطنی اور غرق و استغراق سے پہچانے جاتے ہیں اور روح و صاحبِ رُوح تلاوت قرآن و ذکر احادیث و مسائل فقہ سے اور راز و صاحب راز مشاہدۂ معرفت الٰہی سے ۔

نفس پر وہی غالب آسکتا ہے جو کہ عدل و انصاف سے موصوف ہو اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے ۔

اقسامِ عدل

عدل دو اقسام میں منقسم ہے :۔

۱۔ عدل ظاہری ۲۔ عدل باطنی

عدل ظاہری جیسا کہ عدل قاضی و حاکم شرع۔ چنانچہ عادل و منصف بادشاہ کے لیے ارشادِ نبوی ہے:۔

اَلسُّلْطَانُ الْعَادِلُ ظِلُّ اللّٰہِ

"عادل سلطان ظلِّ الٰہی ہوتا ہے۔"

عدل باطنی سے محاسبۂ نفس مراد یہ ہے اسی کو نسبت فرمایا گیا ہے:۔

تَفَکُّرُ سَاعَةٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَیْنِ

"ایک ساعت کی فکر جن و انسان کی عبادت سے بہتر ہے۔"

صاحب مبارک ہے وہ شخص کہ جس نے دن کو مخلوق خدا کے ساتھ عدل و انصاف کر کے سایہ الٰہی اور رات کو اپنے نفس کا محاسبہ کر کے اللہ کا دوست بنتا ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَجَعَلْنَا اللَّیْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا

"ہم نے رات کو تمہارے لیے پردہ اور دن کو روزی حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔"

معیشت جنگ و حرب سے تعلق رکھتی ہے اور جنگ و حرب سے ہماری یہ مراد ہے:۔

وَجَعَلْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِهَادِ الْاَکْبَرِ ط

"ہم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹے۔"

حقیقتِ شیطان

شیطان ایک کُتّا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان پر اسے مسلّط کیا ہے۔ پس اگر کوئی نفس و شیطان کو چھوڑ کر کسی اور سے جنگ و محاربہ کرے تو اپنا وقت ضائع کرتا ہے اُسے چاہیئے کہ سب سے منہ پھیر کر نفس و شیطان سے جنگ و محاربہ کرے۔ انسان سے انسان کیا جنگ کرے خصوصًا اپنے مسلمان بھائیوں سے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

کُلُّ مُؤْمِنٌ اِخْوَۃٌ

"تمام مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔"

بنی آدم اعضائے یک دگر اند
کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

ترجمہ: "بنی آدم کا واسطہ آپس میں ایسا ہے جیسا کہ ایک جسم کے تمام اعضاء کا باہم۔"

بلکہ انھیں فائدہ پہنچا کر اس حدیث شریف کا مصداق بننا چاہیئے۔

خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ ط

"انسانوں میں بہتر وہی ہے جو انھیں فائدہ پہنچائے۔"

اس سے دین کا ایک حصّہ حاصل ہوتا ہے اور دین کا دوسرا حصّہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام پر عمل کرنا ہے جس سے انسان اللہ کا ساجد بھی اور اللہ کا دوست بھی بنتا ہے مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت پر کاربند ہونا ہر ایک کا کام نہیں بلکہ صرف جوانمردوں کا کام ہے

نہ ہر سر بود لائق بادشاہی
نہ ہر دل تواں گفت گنج الٰہی

ترجمہ: "ہر ایک سر شہنشائی کے قابل نہیں ہوتا اور ہر ایک دل اللہ تعالیٰ کا خزانہ نہیں کہلا سکتا۔"

Marfat.com

فقیری میں قباحت

جادۂ حق کیا ہے؟

مخزن قلب علم کا نتیجہ ہے۔ سب سے پہلے طالب کے لیے ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کرے ازاں بعد قصدِ فقر کرے ورنہ جہالت سے وہ اس راستہ میں گمراہ ہو جائے گا۔

ارشاد نبوی ہے:۔

طَلَبَ الْعِلْمَ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ

"علم کا حاصل کرنا ہر ایک مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

علم را آموز اوّل بعد ازاں اینجا بیا

جاہلاں را پیش حضرت حق تعالیٰ نیست جا

ترجمہ:۔ اوّل علم حاصل کرو پھر اس جانب آؤ۔ جاہلین کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی جا نہیں۔"

مذموم راستہ

جس راستہ کو شریعت نے رد کر دیا وہ کفار کا راستہ ہے۔
شریعت کی اصل قرآن وحدیث ہے اور قرآن وحدیث کی اصل اسم اللہ و ذکر اللہ سے ہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

اَفْضَلُ ذِكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔

"لا الٰہ الا اللہ تمام اذکار سے فضیلت والا ہے"

جس کے وجود میں کلمہ طیبہ کا ذکر اپنا اثر کرتا ہے وہ اپنی خودی سے گم ہو جاتا ہے۔ کلمہ طیبہ وسیلہ اور پیشوا اور رہبر اور راستہ کا ساتھی ہے۔ بیشک وہ طالب کو مقامِ حضور اور مجلس محمدی میں لے جاکر مشاہداتِ انوار سے شرف حاصل کراتا ہے۔

ذاکر اور شاغل ہونا کوئی آسان کام نہیں گو اسمِ اعظم میں سراسر مشاہدہ انوار ربانی ہے اور یاد رہے کہ ہر ایک مقام ذات وصفات سے اتباعِ شریعت سے کھل جاتا ہے۔ کوئی مرتبہ اور مقام بغیر قرآن وحدیث اور تصور بہ زخ اسم اللہ کے حاصل نہیں ہو سکتا جو شخص کہ شریعت غرّا اور کلام اللہ اور حدیثِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

سے منکر ہوتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی شناخت اور فیض رحمانی سے محروم رہتا ہے۔ بے اعتقادی کے ساتھ اگر تمام عمر پڑھتا رہے تو کچھ بھی فائدہ نہ حاصل کر سکے۔ علم ہمیشہ عمل کے ساتھ ہی فائدہ مند ہوا کرتا ہے۔

فقیر کیا کرے؟

فقیر کے لیے نہایت ضروری ہے کہ جو کچھ طلب کرے اللہ تعالیٰ سے طلب کرے۔ کلام اللہ اور حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی برکت سے اسے سب کچھ حاصل ہو گا۔ تمام خزانوں اور مقاصد کی چابیاں اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ط

"غیب کی چابیاں اللہ ہی کے نزدیک ہیں جسے اس کے بغیر اور کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ کہ خشکی اور تری میں ہے اسے علم ہے کوئی پتہ ایسا نہیں کہ درخت سے گرے اور

Marfat.com

اس کا علم نہ ہو اور نہیں ہے کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں اور نہ کوئی رطب دیا، بس بات، مگر یہ کہ وہ سب لوحِ محفوظ میں مرقوم ہے۔"

یاد رہے کہ مخزن اسرار و مشاہدۂ انوارِ الٰہی ہے کہ ذکر و فکر و معرفت سے وہ زندہ ہو جاتا ہے اور تجلیات الٰہی اُس پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور حواسِ خمسہ باطنی کشادہ اور حواس خمسہ ظاہری بند ہو جاتے ہیں۔

نظر مشاہد معنی چشم دل کردم
حجاب عینک چشم است مرد بینا را

مشاہدہ کرنے والے کی آنکھ سے میری مراد دل کی آنکھ ہے۔ دیدار کرنے والے کے لیے آنکھ چشمہ کی طرح آنکھ کا پردہ ہے۔

(اسرار قادری)

Marfat.com

اسم اللہ کی تاثیر

باطن کی آنکھ کا منور ہو جانا

تصور اسم اللہ کی تاثیر سے باطن کی آنکھ روشن ہو جاتی ہے، اس کی نسبت ارشاد نبوی ہے:۔

اِنَّ عَیْنَایَ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ

"میری آنکھیں سوتی ہیں مگر میرا قلب نہیں سوتا۔"

دل کے سونے سے اس کی غفلت اور اس کے جاگنے سے اس کی بیداری اور یاد الٰہی کرنا مراد ہے۔ اسی طرح فقیر کا حال ہے کہ جب اسے ذکر قلبی حاصل ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ خواہ سوتا ہو یا جاگتا ہو ہر وقت اللہ کی یاد میں رہتا ہے۔

چرا در زندگی اے دل! نکوشی
چرا زیں شربتِ شیریں ننوشی

ترجمہ:۔ اے دل تو زندہ ہونے کی سعی کیوں نہیں کرتا اور یہ میٹھا شربت

Marfat.com

کیوں نہیں پیتا۔"

ؔ

چوں دل زندہ شود ہرگز نمیرد
چوں دل بیدار شد خوابش نگیرد

ترجمہ:۔"دل زندہ ہو جائے تو پھر اسے نیند غفلت طاری نہیں ہوا کرتی۔"

پردہ بود کہ مرا شعلۂ اخگر کشتہ
خود نشینم سرا پردہ خاکستر خویش

یہ بات پوشیدہ ہے کہ مجھ کو چنگاری کے شعلہ نے جلا کر مارا ہے۔ میں تو اپنی جلی ہوئی راکھ کے پس پردہ خود بیٹھا ہوں۔

Marfat.com

قلب کا ذاکر ہونا

اللہ کا اپنے بندے کو یاد کرنا

جب دل اس طرح خواب میں بیدار رہتا ہے اُسے جنبش ہو، ذکر اللہ سے اس کی زبان کھُل جاتی ہے اور اور صاف کہنے لگتا ہے؛

یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ

اے اللہ اے اللہ اے اللہ

اسی طرح صاحب قلب کی نسبت اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے فرماتا ہے:۔

"اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو دیکھو کہ خلقت کے ساتھ تو سویا ہوا ہے اور ہمارے ساتھ ذکر و مشاہدہ میں ہے۔ وہ ہمیں کسی حال میں بھی نہیں بھولتا اور ہر وقت ہماری یاد میں مشغول رہتا ہے"

اسی لیے جب بندے کا دل اَللّٰہ کہتا ہے تو اللہ رب العزت

Marfat.com

تبارک و تعالیٰ اُسے جواب میں فرماتا ہے:-

لَبَّيْكَ عَبْدِىْ

"ہاں، میرے بندے کیا ہے"

مجھ سے مانگ! کیا مانگتا ہے؛ میں تجھے عطا کروں گا۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

فَاذْكُرُوْنِىْ اَذْكُرْكُمْ

"تم مجھے یاد کرو۔ میں تمھیں یاد کروں گا۔"

ترا گر ہوائے بہشت آرزو است

مرو درپئے آرزوئے ہوا

اگر تجھ کو جنت کی خواہش ہے تو اس خواہش کے پیچھے مت جا کہ یہ نفسانی خواہش ہے۔ (مفتاح العارفین)

معرفت ذکرِ قلبی

ذکرِ قلبی کی پہچان یہ ہے کہ جب صاحبِ ذکرِ قلبی سوتا ہے تو اس کا قلب غرقِ وحدانیت ہو کر مجلسِ محمدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پہنچتا اور منظور رہتا ہے۔ جو شخص کہ یہ مراتب نہ رکھے تو اسے ذکرِ قلبی حاصل نہیں ہے۔ زندہ دل کا نفس مرجاتا ہے:

یُحْیِ الْقَلْبُ وَ تَمُوْتَ النَّفْسُ۔

"دل زندہ ہو جاتا ہے اور نفس مر جاتا ہے۔"

اس کا نفس مر کر اربعہ عناصر میں مل جاتا ہے اور اس کا وجود ذکر اللہ سے پُرنور رہتا ہے۔ ؎

چار بودم سہ شدم اکنوں دوام
وز دوئی چوں بگذرم یکتا شُدم

ترجمہ: پہلے میں اُن چار چیزوں کا مجموعہ تھا پھر تین چیزوں کا مجموعہ رہ گیا

Marfat.com

پھر آب دو سے مرکب ہوں۔ جب دوئی سے نکل جاؤں گا
یعنی یکتا رہ جائے گا۔"

وجودِ انسانی میں عناصرِ اربعہ کی تمثیل

وجودِ انسانی میں اربعہ عناصر کی تمثیل اس طرح سے سمجھو کہ وہ گویا چار پرندے ہیں کہ ذکرِ قلبی سے مر جاتے ہیں اور وہ چار پرندے یہ ہیں :۔

۱۔ مرغ شہوت ۲۔ کبوتر ہوا ۳۔ طاؤس زینت ۴۔ زاغ حرص

ذکر اللہ سے یہ چاروں ذبح ہو کر فناہ ہو جاتے ہیں اور اربعہ عناصر کا اس کے وجود میں کوئی اثر باقی نہیں رہتا اور اس کا وجود سراسر نور ہو جاتا ہے۔ یہی چاروں پرندے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبضے میں ذکر کیے گئے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى
قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ

قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ط وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ط

"جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا اے میرے رب! تو مردے کو کیونکر زندہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم! ابھی تم ایمان نہیں لائے۔ کہنے لگے اے میرے رب! کیوں نہیں۔ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ مجھے اطمینان کا درجہ حاصل ہو۔ فرمایا اچھا تم چار پرندے پکڑ کر انہیں اپنے ساتھ ہلا لو اور پھر انھیں ریزہ ریزہ کرکے چار پہاڑوں پر رکھ دو اور پھر انہیں بلاؤ تو وہ تمھارے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے اور جان لو کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔"

راہِ حق اور شریعت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ہے کہ جو شخص ان مراتب کو پہنچتا ہے راہِ حق میں سر تسلیم خم ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ

عَيْنٰهُكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ وَاتَّبَعَ هَوٰاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا

"اے نبی! اپنے نفس کو اُن لوگوں کے ساتھ رو کے رہو۔ جو اپنے رب کو صبح اور شام یاد کرتے ہیں تاکہ اس کی رضا مندی حاصل کریں تم دنیا کی زینت کے پیچھے جا کر ان کی پیروی نہ کرو جن کے قلوب کو ہم نے غافل بنایا ہے اور جنہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی اور حد سے تجاوز کر گئے"

درجۂ عین الیقین کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ مقام علم الیقین مقام دانش وشعور ہے۔ علماء کا یقین علم پر ہوتا ہے اور فقراء کا یقین مشاہدہ پر ہوتا ہے اسی لیے عین الیقین کا درجہ اس کے آگے ہے جیسا کہ مجذوب وحدتِ الٰہی میں غرق ہوتا ہے اور تجلیات انوارالٰہی کے مشاہدے میں ہمیشہ مسرور رہتا ہے بظاہر خانہ ویران اور حقیقت معمور آباد ہوتا ہے۔

تیسرا درجہ حق الیقین کا ہے جو شخص حق کو پا لیتا ہے وہ باطل کو خود بخود چھوڑ دیتا ہے اور یہ شخص صاحب مقام محبوبیت ہوتا ہے۔

ظاہر باخلق و باطن باخالق۔

اِذَا تَمَّ الفَقْرُ فَھُوَ اللہ

"جب فقر تمام ہوتا ہے تو وصال حق ہوتا ہے"

حلال کھاتا اور حرام سے بچتا ہے۔ دن رات نفس کے محاسبہ میں رہتا ہے کفر سے بیزار، اسلام سے خلوص و اخلاص رکھتا ہے۔

چہارم مقام نور العین ہے جو مقام فنا فی اللہ بقا باللہ ہے۔ اگر طالب کو اس مقام میں ہجر ہو تو غرق ہونے تک آتش ہجر سے سوختہ ہو جائے پھر اگر وصال ہو تو حوصلہ وسیع نہ ہو بلکہ پریشان اور غمگین ہو اور وصال میں غم کھانا کفر اور شرک ہے۔

حضور غوث الاعظم علیہ الرحمتہ نے فرمایا:

مَنْ اَرَادَ الْعِبَادَۃَ بَعْدَ الْوُصُوْلِ فَقَدْ کَفَرَ اَشْرَکَ

بِاللہِ تَعَالٰی۔

"بعد از وصال جس نے عبادت کا قصد کیا اُس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا"

نافرمانی کا ثمرہ

جو شخص اللہ تعالیٰ سے نافرمانی کرے وہ لعین شیطان کے مرتبے کو

Marfat.com

پہنچتا ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شرک سے بیزاری ظاہر کی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ

"میں نے صرف اُسی ذات کی طرف رجوع کیا جس نے ارض و سماوات کی تخلیق فرمائی اور میں مشرک نہیں"

بلکہ طلب وصال بھی شرک ہے۔

طالب وصال شدن غایت کہ تہ نظر تست
دوست در دل مقیم است چہ ہجران چہ وصال

ترجمہ:۔ وصل کی طلب بھی بڑی تنگ نظری ہے۔ جب دوست دل میں رہتا ہے تو پھر ہجر اور وصال کا کیا مطلب ہے ؟

کیونکہ اس دعویٰ میں خود پرستی ہوتی ہے جو شخص ان مراتب کو پہنچتا ہے صاحب مقامات ہے جس شخص پر کہ مقاماتِ باطنی منکشف ہوتے ہیں اور از راہ مجلس محمدی ذکر اسم اللہ ذات اور ذکر نفی لَآ اِلٰہَ اور ذکر اثبات اِلَّا اللّٰہُ کے سبب سے ایک ہی مرتبہ طالب اللہ پر مقامات کا غلبہ ہوتا ہے مگر اس کے وجود میں حوصلہ وسیع ہونا چاہیئے کیونکہ مقام تجلی رحمانی یعنی

Marfat.com

تجلیٰ صرف ذاتِ توحید و مقامِ تجلی مجلسِ محمدی روحانی و مقامِ تجلّیٰ ذکرِ قلبی و مقامِ تجلیٰ ذکرِ روحی و مقامِ ملائکہ و مقامِ تجلیٰ جن و مقام تجلّیٰ نفسانی و مقامِ تجلّیٰ شیطانی وغیرہ کل یکبارگی طالب اللہ پر صادر ہوتے ہیں۔

اقسامِ تجلّیٰ

تجلّیٰ دو اقسام میں منقسم ہے:۔

تجلّیٰ کی پہلی قسم: تجلّیٰ نوری

تجلیٰ نوری۔ جو کہ نورِ الٰہی سے یا نورِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا نورِ قلب یا نورِ رُوح۔ یا نورِ ملائکہ یا نورِ خاکی اہلِ اسلام سے ظاہر ہوتی ہے۔
جب طالب اللہ کے وجود میں یہ کل تجلیات ظاہر و باطن مجتمع ہوتی ہیں تو اب اسے دلجمعی، ترکِ دنیا، توکل، صبر و شکر، ذوق و شوق، قناعت، توفیقِ الٰہی، طاعت و عبادت، ذکر و فکر، عشق و محبت، فنا و بقا، غرق و استغراق، معرفتِ الٰہی و علمِ شریعت ظاہری و باطنی وغیرہ حاصل ہوتے ہیں۔

Marfat.com

تجلّی کی دوسری قسم: تجلّی ناری

تجلّی ناری کہ اس سے نار نفس یعنی غضب و غصّہ اور عداوت اور کینہ، نار شیطانی۔ حرص و طمع و طلب دُنیا و معصیت و گناہ و نار جنونیت۔ جس سے طلب جوعات خلق و حرص ترقیٔ درجاتِ دنیا اور پیروئ اہلِ دنیا اہلِ شرب پیدا ہوتی ہے۔ بالآخر اس مرتبہ والا اہل بدعت و استدراج و تارک الصلوٰۃ و مانع زکوٰۃ و حج ہو جاتا ہے۔ کفّار و فجار اور اہلِ بدعت استدراج سے خلوص رکھتا ہے کیونکہ مقام انا و فرعونیت اس کی طرف رُخ کرتا ہے تو اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ نیکی اور بدی میں تمیز نہیں کر سکتا۔ یہ سب تجلیاتِ ناری سے ہیں اس تجلّی میں جو کچھ معلوم ہو اُس پر بھروسہ نہ کرے کیونکہ ہر ایک خلاف شرع بات مردود ہے اور یاد رکھو کہ کل مقامات عرش سے فرش تک سب طالب کے امتحان کے لیے ہیں ان میں جو مقام بھی خالق سے روک دے وہی شیطان ہے۔ دیکھو مقام ملائکہ کمال انسانیت سے کم ہے اسی لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ط

Marfat.com

"ہم نے جن و اِنس کو پیدا نہیں کیا مگر اسی لیے کہ وہ ہماری
عبادت کریں۔"

یہ تجلیات ناری اور نوری سے دس لاکھ ستّر ہزار مقامات ہیں اور سب مقام طریقت میں ہوتے ہیں اور مقام حقیقت سے الگ ہیں جو شخص کہ ان مقامات کو طے کرتا ہے، والی ولایت کبریٰ ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کی شان میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوْرِ ط

"اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا دوست ہے جو کفر کے اندھیروں
سے نکال کر اپنے نور کی طرف لاتا ہے۔"

حقیقت نُور

وہ نور ایک سرد آگ ہے۔ سُرخ رنگ جو پانی کی کثرت اور رحمتِ الٰہی سے وجود انسانی میں پیدا ہوتا ہے جس طرح کہ عرق گلاب کے پھول میں ہوتا ہے اور دل کے قندیل میں رہتا ہے اور درخت زیتون اور ایمان و یقین کی بتّی سے روشن ہوتا ہے۔ اس نور کی روشنی مشاہدہ الٰہی میں لے جاتی ہے اور واضح رہے کہ طریقت میں ہزاروں طالب گمراہ

ہو گئے ہیں اور رجعت میں آکر پریشان اور خراب ہو گئے ہیں۔ یہ ہزارہا میں سے اکثر بے خود اور دیوانے ہو کر مر گئے ہیں اور وہ لوگ بہت کم ہیں جو سلامتی کے ساتھ حقیقت کو پہنچ کر اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

کامل مرشد کا فرضِ منصبی

کامل مرشد کے لیے نہایت ضروری ہے کہ سب سے پہلے طالب کو مقامات کی طرف نہ لائے، اگر وہ مقامات کی طرف لائے تو رات دن میں کل مقاماتِ طریقت سے نکال کر اسے مقامِ حقیقت میں پہنچا دے ورنہ طالب ۴۱ سال تک مقامِ طریقت میں سیر کرتے کرتے حیرت سے افسردہ ہو کر خراب اور پریشان ہو جائے گا۔ اگر طالب ۴۱ سال میں مقامِ طریقت سے نکل آیا تو مقامِ محبوبیت میں پہنچا ورنہ صرف پاگل پن اور جنون ہیں رہا کیونکہ یہ راہ نہایت کٹھن ہے اس راہ میں مرشد کامل ہر مشکل کا حل کرنے والا ہونا چاہیئے۔ صاحبِ مجاہدہ کو چاہیئے کہ آنکھوں سے خواب و غفلت نکال کر بیدار رہے تاکہ حق کا مشاہدہ کر سکے۔

۵

دو چشم خویش را بر بند چوں باز
درونت تا دہد گم گشتۂ آواز

ترجمہ: "اپنی دونوں آنکھیں باز کی طرح ڈھانپ رکھو تاکہ تیرا قلب گم گشتہ آواز دے۔"

شیطان کی شیطنت

شیطان جب دیکھتا ہے کہ طالب قرب میں پہنچنے کو ہے عنقریب مقامِ طریقت کو طے کر کے مقام حقیقت و معرفت میں پہنچ جائے گا تو وہ دونوں مقامات کے درمیان اپنی کل ذرّیت جمع کر کے عرش و کرسی لوح و قلم، زمین و آسمان، بہشت و دوزخ، حور و قصور وغیرہ دکھاتا ہے اور خود زریں تخت پر بیٹھ کر فرعونی دعویٰ کرتا ہے اور خدا بن کر طالب سے کہتا ہے کہ تو نے جو کچھ عبادت کی ہے ہماری درگاہ میں قبول ہوئی اور پیشاب کا پیالہ بھر کر اسے دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے پیو یہ شرابِ طہور کا پیالہ ہے، اگر اس نے پی لیا تو وہ پیشاب مقام نار میں آتا ہے اور شیطان اس سے کہتا ہے کہ تو نے جو کچھ میری عبادت کی سب میں نے تیری عبادت بخش دی۔ تجھے میرا دیدار ہی بس کافی ہے

Marfat.com

کیونکہ تو میرے نور سے ہے اور میں تیرے نور سے ہوں، جو کچھ تیری زبان پر آئے کہہ دے اور جو کچھ تیرے سامنے آئے کھالے قلندر اہل بدعت ہو جا۔ یہ راز شر سے ہے جو شخص کہ خواب سے بیدار ہوتا ہے ابلیس کے استدراج کو معلوم نہیں کر سکتا۔ نہ راہِ علم سے۔ نہ راہِ جہل سے۔ اسی لیے ناقص اور بے باطن لوگ طالبوں کو گمراہ کرتے ہیں اور خود بھی گمراہ ہوتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

يَا بَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ط

"اے بنی آدم! ابلیس کی پیروی نہ کرو یہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔"

تا گلو پُر مخور کہ دیگ نہ ئ
آب چنداں مخور کہ ریگ نہ ئ

حلق تک پیٹ کو مت بھر کہ تو دیگ نہیں ہے۔ پانی بھی زیادہ مت پی کہ تو ریت نہیں ہے۔ (مفتاح العارفین)

Marfat.com

تخلیق نفس

اے دوستو! تم جانتے نہیں کہ علم کیا چیز ہے اور وہ کس مقام سے پیدا ہوتا ہے۔ دیکھو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے علم کی تلقین کی اور انھیں سب اشیاء کے نام سکھا دیئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ

"اللہ تعالیٰ نے آدم کو سب اشیاء کے نام سکھا دیئے۔"

تو سب سے پہلے آپ کی نگاہ عرش پر پڑی دیکھا کہ عرش پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حضرت آدم علیہ السلام نے دیکھ کر کلمہ طیبہ پڑھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہ اللہ کے نام کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط کس کا نام ہے؟ اے آدم تمھارے فرزندوں میں سے ایک رسول آخر الزمان ہوگا جس پر

Marfat.com

نبوت ختم ہو جائے گی۔ محمد رسول اللہ اس کا نام ہے بروزِ محشر وہ تمہاری شفاعت فرمائیں گے۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں جذبہ غیر اُمنڈ آیا کہ بیٹا باپ کی شفاعت کیسے کر سکتا ہے اس غیرت سے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں نفس پیدا ہوا جس سے اُنہوں نے گندم کا دانہ کھا لیا۔ اور بہشت سے نکالے گئے اور حسد سے حرص پیدا ہوئی کہ ہابیل نے قابیل کو مار ڈالا اور کافر ہو گیا اور حسد سے کبر و انا غرور پیدا ہوا جو ابلیس لعین کا لباس ہے اور کبر و انا سے منی پیدا ہوئی اور آبِ منی سے دنیائے راہزن پیدا ہوئی اور دنیائے راہزن سے چار پسر پیدا ہوئے:۔

۱۔ پسر اوّل :۔ خنّاس۔

۲۔ پسر دوم :۔ خرطوم۔

۳۔ پسر سوم :۔ وسوسہ۔

۴۔ پسر چہارم :۔ خطرات۔

جو شخص قبائل شیطانی کو منقطع کرے گا وہ معرفتِ الٰہی تک نہیں پہنچ سکتا اور ہوا و ہوس اور نفسانیت سے بھی نہیں نکل۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔

لَيْسَ بِصَادِقٍ فِيْ دَعْوَاهُ مَنْ لَّمْ يَصْبِرْ عَلٰى ضَرْبِ مَوْلَاهُ

Marfat.com

"وہ شخص اپنے دعویٰ میں سچا ہے جو اپنے مولا کی تکلیف پر صبر نہ کر سکے۔"

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا:

لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ مَنْ لَّمْ یَتَلَذَّذْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ۔

"وہ شخص اپنے دعویٰ میں سچا نہیں جو مولا کی تکلیف میں لذت حاصل نہیں کرتا۔"

حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً فرمایا:

لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ مَنْ لَّمْ یَشْکُرْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ۔

"وہ شخص اپنے دعویٰ میں سچا نہیں ہے جو اپنے مولا کی تکلیف پر شکر گزاری نہ کرے۔"

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا نے جواباً فرمایا:

لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ مَنْ لَّمْ یَضْرِبْ فِیْ مُشَاھِدَۃِ مَوْلَاہُ۔

"وہ شخص اپنے دعویٰ میں سچا نہیں جو اپنے مولا کے مشاہدے میں اس کی تکلیف کو نہ بھول جائے۔"

روشن ضمیری کا حصول

جو شخص اس مقام پر پہنچتا ہے نور روشن ضمیر ہو جاتا ہے بمشاہدہ الٰہی اور مقام حقیقت میں پہنچ کر صاحبِ وصال ہو جاتا ہے۔ رات دن بارگاہِ خداوندی میں راز و نیاز میں مشغول رہتا ہے۔

خلق ما با خویش داند من بباطن با رسول
عارفاں را راہ اینست بشنوائے اہل الوصول

مخلوق مجھ کو اپنے ساتھ جانتی ہے مگر میں حقیقتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا ہوں۔ اے واصلانِ حق عارفوں کے لیے اس کے سوا کوئی راہ نہیں ہے۔ (مفتاح العارفین)

Marfat.com

نفوس کی تخصیص

نفوس کی تعداد

وجود انسانی میں چار نفس ہیں لیکن اولیاء کرام اور انبیاء علیہما السلام کا نفس مطمئنہ ہوتا ہے۔ اس کا یہ مقام ہے کہ معرفت حاصل کر کے اسرار ربانی کو تلاش کرے اور اس کا حق ادا کرے۔

نفس مطمئنہ دائمی طور پر رضائے الٰہی کا متلاشی اور ہر ایک مصیبت پر صابر رہتا ہے اور اہل ایمان کا نفس لوامہ ہوتا ہے، اس کا کام عبادت کرنا ہر ایک کو نیک کام بتانا اور بُرائی سے اجتناب کرانا ہے۔ ذکر الٰہی کرنا قرآن مجید پڑھنا، دائمی طور پر محبت الٰہی میں رہنا اور ہر وقت خشیت الٰہی میں رہنا ہے۔

صدیقین کا نفس ملہمہ ہوتا ہے۔ نفس ملہمہ کا کام صدق دلی اور راست بازی ہے، وہ لوگوں کی عیب پوشی کرتا ہے اور اپنے نفس امارہ کو ذلیل

Marfat.com

کرتا ہے اور کفار کا نفس امّارہ ہوتا ہے۔ حرص و حسد، غضب و کینہ و عداوت۔
اس کا خاصہ ہے۔ جھوٹ بولنا، کشت و خون کرنا۔ حلال و حرام میں امتیاز نہ کرنا۔
ہر صغیرہ و کبیرہ معصیت سے پرہیز نہ کرنا۔ دائمی طور پر کفر و شرک میں رہنا
اس کا کام ہے۔

نفس امّارہ مرنے کے بعد اپنے ہر گناہ سے انکار کر جاتا ہے حالانکہ جو
کچھ گناہ ہے وہ سب رُوح کے اُوپر ہے اور انسانی حیاتی اسی کے متعلق ہے

کعبہ را دل بہ بینم جاں کنم بر وے فدا
در مدینہ دائمی ہم صحبتے با مصطفیٰ

میں کعبہ کو اپنے دل میں دیکھتا ہوں اس پر اپنی جان قربان کرتا ہوں۔ مدینہ میں ہمیشہ مصطفیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہتا ہوں۔ (مفتاح العارفین)

Marfat.com

رُوحِ مطہّر اَور غیر مُطہّر

اقسامِ رُوح

رُوح دو اقسام میں منقسم ہے:۔

۱. روح پلید ۲. رُوحِ مطہر

کفار اور منافقین کی رُوح پلید ہوتی ہے اسی لیے وہ خود بھی نجس ہوتے ہیں اور صحبت کی تاثیر سے اُن کے رُوح و جسم کا ایک ہی حال ہوتا ہے چونکہ اُن کی رُوح مطہر نہیں ہوتی اس لیے محاسبہ سے خوف کرتی ہے اور اہلِ ایمان کی رُوح مطہر ہوتی ہے اسی لیے کثرت سے لوگ بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔

پیر و مُرشد کی تشریح

مرشد کامل اور ناقص میں امتیاز

جاننا چاہیئے کہ مرشدِ کامل اور مرشدِ ناقص، طالب صادق اور طالب کاذب میں کیا امتیاز ہے؟

مُرشد کامل اور طالب صادق کون ہے؟

مُرشدِ کامل وہ ہے کہ اس کی توجہ سے طالب کے وجود میں محبت الٰہی پیدا ہو۔ نورِ الٰہی اس کی توجہ سے طالب کے دل پر جلوہ گر ہو۔ اُس کی توجہ سے وہ یکبارگی ماسوی اللہ سے نکل آئے اور راہِ باطن اختیار کرے۔ مشاہدۂ حقیقی اور لذتِ حقیقی اسے حاصل ہو۔ درمیان میں کوئی حجاب نہ رہے۔ دائمی طور پر غرق و استغراق میں بسر کرے۔

جو مرشد کہ طالبِ دنیائے مردار ہو گا اُس کے طالب اہلِ دنیا اور اہلِ بدعت ہوں گے۔

Marfat.com

مرشد کامل مرید کو حرام اور مردار کھانے نہیں دیتا اور ہر ایک پہلو سے اسے بچاتا ہے۔

مرشدِ کامل کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی قوتِ مقراض سے مرید کے وجود سے سات بال تراش ڈالے تاکہ اس کے وجود سے ان کی تاثیرات زائل ہو جائیں۔

۱۔ حرص کے بال۔

۲۔ حسد کے بال۔

۳۔ کبر و انا کے بال۔

۴۔ نفس کے بال تاکہ نفس مردہ ہو جائے۔

۵۔ خواب و غفلت کے بال تاکہ اُسے روشن ضمیری حاصل ہو۔

۶۔ معصیت کے بال۔ تاکہ وہ شب زندہ دار ہو کر ہر وقت عبادتِ الٰہی میں مست رہے اور خوابِ غفلت کو اپنے وجود سے دور کرے۔

۷۔ جہالت کے بال، تاکہ ارض و سماوات کے چودہ طبق کی سیر کرے اور عرش و کرسی، لوحِ محفوظ کے مطالعہ میں رہے۔

جو شخص مرید کے یہ ساتوں بال تراش کر مقاماتِ بالا اور مناصب علیا میں پہنچا دے۔ وہ مرشد کامل ہے ورنہ حجام ہے کیونکہ وہ مرشد ناقص

Marfat.com

مقام ناسوت سے ہے۔ اسے مقام لاہوت کی کچھ خبر نہیں۔ مریدوں سے صرف نذر و نیاز لینا اس کا کام ہے۔

مرشد کامل پر یہ مطلق حرام ہے۔

مرشد کامل مقام لاہوت سے ہوتا ہے۔ مقام ناسوت سے اُسے کوئی واسطہ نہیں۔

مرشد ایسا ہونا چاہیئے جیسا کہ فقیر اور مرشد ہر خاص و عام حضرت خاص و عام حضور غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ ہیں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

Marfat.com

رسالہ رُوحی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ تجھے دونوں عالم میں سعادت نصیب فرمائے ۔ توجہ کیجئے :

کُنْتُ ہائے ہویت ہے۔
کَنْزاً یاہوت ہے۔
مَخْفِیًّا لاہوت ہے۔
فَاَرَدْتُ ملکوت ہے۔
اَنْ اُعْرَفَ جبروت ہے۔
فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ ناسوت ہے۔

انکشاف ہائے ہویت

ہائے ہویت کی حقیقت کے چشموں کے سرچشمہ کی ذات یعنی حضرت عشق دونوں عالم کے اُوپر بارگاہ الٰہ العالمین میں سلطنت کا تخت

سجائے ہوئے ہے۔ نہایت عبرت کی وجہ سے اس کی ذات پاک کی ماہیّت دریافت کرنے سے عقل کے بے شمار قافلے سنگسار ہیں۔

اجسامِ خاکی کی حقیقت کا انکشاف

سُبحان اللہ! خاکی عناصر کے اجسام ہزار ہا طرح پر اپنی قدرتِ کاملہ کے جلال و جمال کے آثار کے لیے آئینہ باصفا بنائے اور پھر خود اپنے روئے زیبا کا تماشائی بنا۔ گویا خود ہی اپنے ساتھ عشق بازی کرتا ہے۔ خود ہی نظر، خود ہی منظر، خود ہی ناظر، خود ہی منظور، خود ہی عشق اور خود ہی عاشق اور خود ہی معشوق ہے۔ اگر تو خود سے پردہ ہٹا دے تو سب ایک ہی ذات تجھے دکھائی دے۔ یہ دوئی صرف چشمی احوال کی وجہ سے ہے۔

عارف واصل کی حقیقت

مصنّف تصنیف ہویّت حق کی ہا کے جلال و جمال کی چاردیواری کا معتکف، ذاتِ مطلق کے شہود کا محو، مشہود و معبود علی الحق کے شہود سے گھوارے میں ہی عنایت یافتہ سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ کا ناز، صدرِ عزّت پر، معرفت و وحدت مطلق کا تاج سر پر رکھے ہوئے اَنْتَ اَنَا وَ اَنَا اَنْتَ کے تزکیہ اور تصفیہ کی چادر اوڑھے ہوئے، الملقب مِنَ الْحَقِّ بِالْحَقِّ، اور ذات ہو کا سرّ (بھید) فقیر باھو عرف اعوان ساکن قرب وجوار شورکوٹ وَسِعَتْ رَحْمَتِیْ کُلَّ شَیْءٍ کی ذات ہویّت کے مقام کے فقر کی تحقیقات کے اظہار سے معنی المعنیٰ

Marfat.com

اور خاص الخاص تفسیر سکھاتا ہے کہ جو عارف واصل ہے وہ جدھر نگاہ کرتا ہے اُسے ذاتِ حق کا دیدار کروا دیتا ہے اور اپنی خودی اور غیریت کا نقش مٹا دیتا ہے تب ذاتِ مطلق کے ساتھ وہ بھی مطلق ہو جاتا ہے۔

ایک بے مثال تحقیق

جاننا چاہیئے کہ جب نورِ احدی نے تنہائی وحدت کے چھپر کھٹ سے مظاہرِ کثرت پر اظہار کا ارادہ کیا تو اپنے حسن کا جلوہ دیا اور گرم بازاری کی جس سے دونوں جہان اُس کی شمعِ جمال پر پروانے کی کی طرح جل بجھے۔ پھر میم احمدی کا نقاب پہن کر احمدی صورت اختیار کی اور جذبات و ارادات کی کثرت کے باعث سات بار جنبش کی۔ جن جنبشوں سے فقرائے باصفا، فنا فی اللہ بقا باللہ، خیالات ذات میں محو، ہمہ مغز بے پوست کی سات آرواح آدم علیہ السلام کی تخلیق سے ستر ہزار سال پہلے بحرِ جمال میں غرق درختِ یقین پر پیدا ہوئیں جنہوں نے ازل سے ابد تک سوائے ذاتِ حق کے اور کچھ نہ دیکھا اور اُس کی ذات کے سوا کچھ نہ سُنا۔ بارگاہِ حق میں وصالِ لازوال کے سمندر میں کبھی نوری جسم میں ہو کر تقدیس و تنزیہ میں کوشش کرتے رہے اور کبھی سمندر میں قطرہ اور کبھی قطرے میں سمندر کی مثال ہو رہے اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللہُ جب فقر انتہا کو پہنچتا ہے تو وہی اللہ ہے؛ کے فیضِ عطا کی چادر انہیں کو زیبا ہے۔ پس وہی حیاتِ ابدی اور عزتِ سرمدی کے تاج اَلْفَقْرُ لَا

یَحتَاجُ اِلیٰ رَبِّہٖ وَلَا اِلیٰ غَیرِہٖ سے معزز و مکرم ہیں۔ انھیں آدم کی تخلیق اور قیامت کے قیام کی کچھ خبر نہیں۔ تمام اولیاء، غوث اور قطب پر مقدم ہیں اگر انھیں تو خدا سے جانے تو بھی جائز ہے۔ اگر بندہ خدا کہے تو بھی بجا ہے۔ عَلَّمَ مَنْ عَلَّمَ سکھایا جس نے سکھایا۔ ان کا مقام ذاتِ کبریا کی چار دیواری ہے اور اللہ تعالیٰ سے سوائے حق کے اور کچھ طلب نہیں کرتے اور رنگینی دنیا، آخری نعمتوں، بہشتی حور و قصور اور دوزخ کو آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتے اور ان پر انوار ذات کے ویسے لمعے ایک لحظہ میں ستر ہزار پڑتے ہیں۔ پھر بھی وہ دم نہیں مارتے اور اُف تک نہیں کرتے بلکہ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کچھ اور بھی ہے، ہی پکارتے ہیں۔ وہ سلطان الفقراء اور دو عالم کے سردار یہ ہیں:۔

۱۔ خاتونِ محشر کی رُوح مبارک۔

۲۔ خواجہ حسن بصری کی روح مبارک۔

۳۔ ہمارے شیخ حقیقت الحق نور مطلق مشہود علی الحق حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی رُوح مبارک۔

۴۔ سلطان انوار سر السرمد حضرت پیر عبد الرزاق فرزند حضور غوث الثقلین کی روح مبارک۔

۵۔ اس کی ہائے ہویت کے چشمان کا چشمہ فقیر باہو ذات باہو کے اسرار کا سر اور دو ارواح اور ہیں جن کی حرمت کے یُمن سے دنیا قائم ہے جب تک وہ دو ارواح آشیانہ وحدت سے مظاہر کثرت پر اڑ کر نہ آئیں گی، قیامت قائم نہ ہو گی۔ ان کی

Marfat.com

نظر سراسر نور وحدت اور کیمیائے عزت ہے جس پر ان کے عنقا کا پرتو پڑتا ہے اُسے نورِ مطلق بنا دیتا ہے۔ اُنہیں طالبوں کو ظاہری ورد وظائف میں مشغول کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

نُورِ مطلق کے فقیر کی اہمیّت و افادیّت

جاننا چاہیئے کہ نور مُطلق کا فقیر یعنی اس کتاب مستطاب کا مؤلف تمام حجابات کے پردے ہٹا کر عین العین وحدت ہو گیا ہے۔ سبحان اللہ! اس بندے کے جسم کو اپنے اور بندے کے درمیان ایک نازک سا پردہ بر لئے نام کھڑا کر کے ہزاروں عجیب اسرار اور عمدہ لطائف فرمائے۔ خود ہی ناطق اور خود ہی منطوق۔ خود ہی کاتب۔ خود ہی مکتوب۔ خود ہی دلالت کرنے والا اور خود ہی مدلول۔ خود ہی عاشق اور خود ہی معشوق۔ اگر انہیں قدرت ربانی کے آثار سمجھو تو بجا ہے۔ اگر نازل ہونے والی وحی سمجھیں تو بھی بجا ہے۔ معاذ اللہ یہ خیال نہ کرنا کہ یہ لطیف وثیقہ بندے کی زبانی ہے، بلکہ یہ حق کی طرف سے ہے۔

درجات سے گرے ہوئے کیلئے عمدہ وسیلہ

اگر کوئی شخص واصل ولی جو عالم روحانی یا عالم قدس شہود کی رجعت کے باعث اپنے درجے سے گر گیا ہو تو اس کتاب مستطاب کو وسیلہ بنائے تو یہ اس کے لیے مرشد کامل کا کام دے گی۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے بھی قسم ہے۔ اور اگر ہم اُسے اللہ کے قرب سے آشنا نہ کریں تو ہمیں بھی قسم ہے۔ اگر سالک سلوک کا طالب اسے وسیلہ نہ بنائے تو نہ

بنائے۔ زندہ دل اور روشن ضمیر عارف بنا دوں گا۔ ابیات

ہر کہ طالب حق بود من حاضرم
ز ابتدا تا انتہا یک دم برم

ترجمہ:۔ جو اللہ کا طالب ہے میں اس کے لیے حاضر ہوں ابتدا سے انتہا تک ایک گھڑی میں پہنچا دوں۔

طالب بیا طالب بیا طالب بیا
تا رسانم روز اوّل با خدا

ترجمہ۔ اے خدا کے چاہنے والے آ۔ اے خدا کے چاہنے والے آ۔ اے خدا کے چاہنے والے آ۔ تاکہ میں تجھے پہلے دن ہی واصل باللہ کر دوں۔

جاننا چاہیئے کہ کامل عارف ہر ایک قدرت پر قادر اور ہر مقام میں حاضر ہائے ہویت مطلق میں محو ہوتا ہے۔ صاحب تصنیف نے فرمایا کہ جب سے لطف ازلی سے عین سرفرازی اور حق الحق عنایت حاصل ہوئی اور حضور نبوی فائق النور سے ارشاد خلق کا حکم ہوا۔ کیا مسلمان کیا کافر۔ کیا بانصیب کیا بے نصیب کیا زندہ کیا مردہ سب نے اور مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی نے زبان گوہر فشاں سے یہ فرمایا ۔

شد اجازت باھو را از خدا
خلق را تلقین بکن بہر خدا

ترجمہ:۔ باہو کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ہے کہ اللہ کی مخلوق کو اللہ کی طرف بلانے کی دعوت دے۔

Marfat.com

دست بیعت کرد مارا مصطفٰے
فرزندِ خود خواند است مارا مجتبٰے

ترجمہ: مجھے مصطفٰے علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنے ہاتھ پہ بیعت کیا ہے اور مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا بیٹا کہا ہے۔

خاکپائم از حسین و از حسن
معرفت گشت است مارا انجمن

ترجمہ: میں حسین وحسن رضی اللہ عنہما کے پاؤں کی مٹی کے برابر ہوں۔ مجھے ان کی محفل سے معرفت حاصل ہوئی ہے۔

اور فقر کی منزل میں بارگاہ خداوندی سے حکم ہوا کہ تو ہمارا عاشق ہے تو میں نے عرض کیا کہ اس عاجز کو بارگاہ الٰہی کے عشق کی توفیق نہیں تو پھر حکم ہوا کہ تو ہمارا معشوق ہے۔ میں نے پھر خاموشی اختیار کی تو شعاعِ ربانی نے مجھے ذرے کی مانند استغراق کے سمندر میں مستغرق فرمایا کہ تو عین ہماری ذات ہے اور ہم عین تیری ذات۔ حقیقت میں تو ہماری حقیقت ہے اور معرفت میں ہمارا دوست اور جبروت میں یاھو کا شیر ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِ خَيْرِ خَلْقِهٖ
مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِبَيْتِهٖ
اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

تصوّرات

تصوّر اسم ذات کی کیفیّت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِیْنَ اَجْمَعِیْنَ

بلندی طالب کے لیے نہایت ضروری ہے کہ اسم کا تصوّر اس طرح کرے کہ زبان سے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محمد رسول اللہ نکلے اور باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہو اور اس حال پر قائم رہے اور جو شیطانی و نفسانی احوال ہیں وہ غائب اور دفع ہو جائیں ایسی راہ کون سی ہے جس میں مذکورہ بالا اوصاف ہوں وہ اسم ذاتی اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیر ہے۔ ان سے صاحب تصوّر کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ اُس کی جان اُن کے قبضے میں آجاتی ہے اگر دیکھ لے گویا مردہ ہے اور اگر نہ دیکھے تو پریشان حالت رہتا ہے۔ آخر مطلب یہ ہے کہ جو کہ جو شخص اس تصوّر کا شغل رکھے اس کے ساتوں اعضاء نورانی اور لائق حضوری

ہو جاتے ہیں مشق وجودیہ حسب ذیل ہے۔ اگر ہر طرف تین بار کلمہ طیبہ کہا جائے تو بہتر ہے دائرہ ہذا یہ ہے :۔

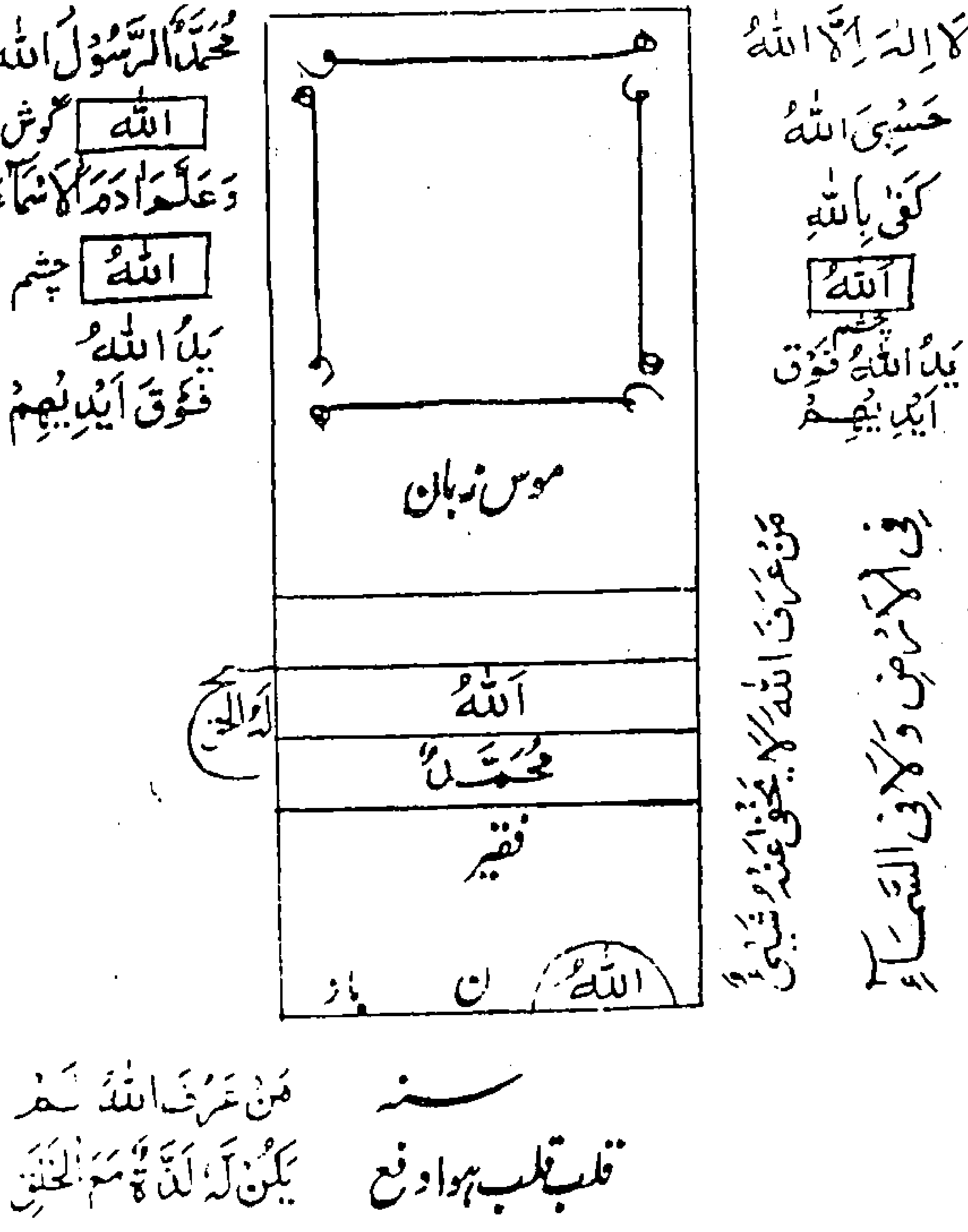

نقش وجودیہ مراتب غوث وقطب جو ذکر قربانی جانی اور فانی سے بند ہوتا ہے۔ جسم کا بند بند جدا ہوتا ہے۔ اسی کو مراتب قرب وحیاتی کہتے ہیں اور یہ طفل

Marfat.com

فقیر کا ابتدائی قاعدہ ہے کہ عرش سے اُوپر جانے کی طلب میں تیس ہزار
مقام طے کر کے اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے اور اُسے لوحِ محفوظ کا مطالعہ
ہمیشہ کے لیے حاصل ہوتا ہے۔

وہ نقش وجودیہ جس سے خدا کے ذکر سے بند بند جُدا ہوتا ہے۔ یہ
ہے اس میں بے حساب ثواب حاصل ہوتا ہے اور اس کی معظم و مکرم
شکل یہ ہے:۔

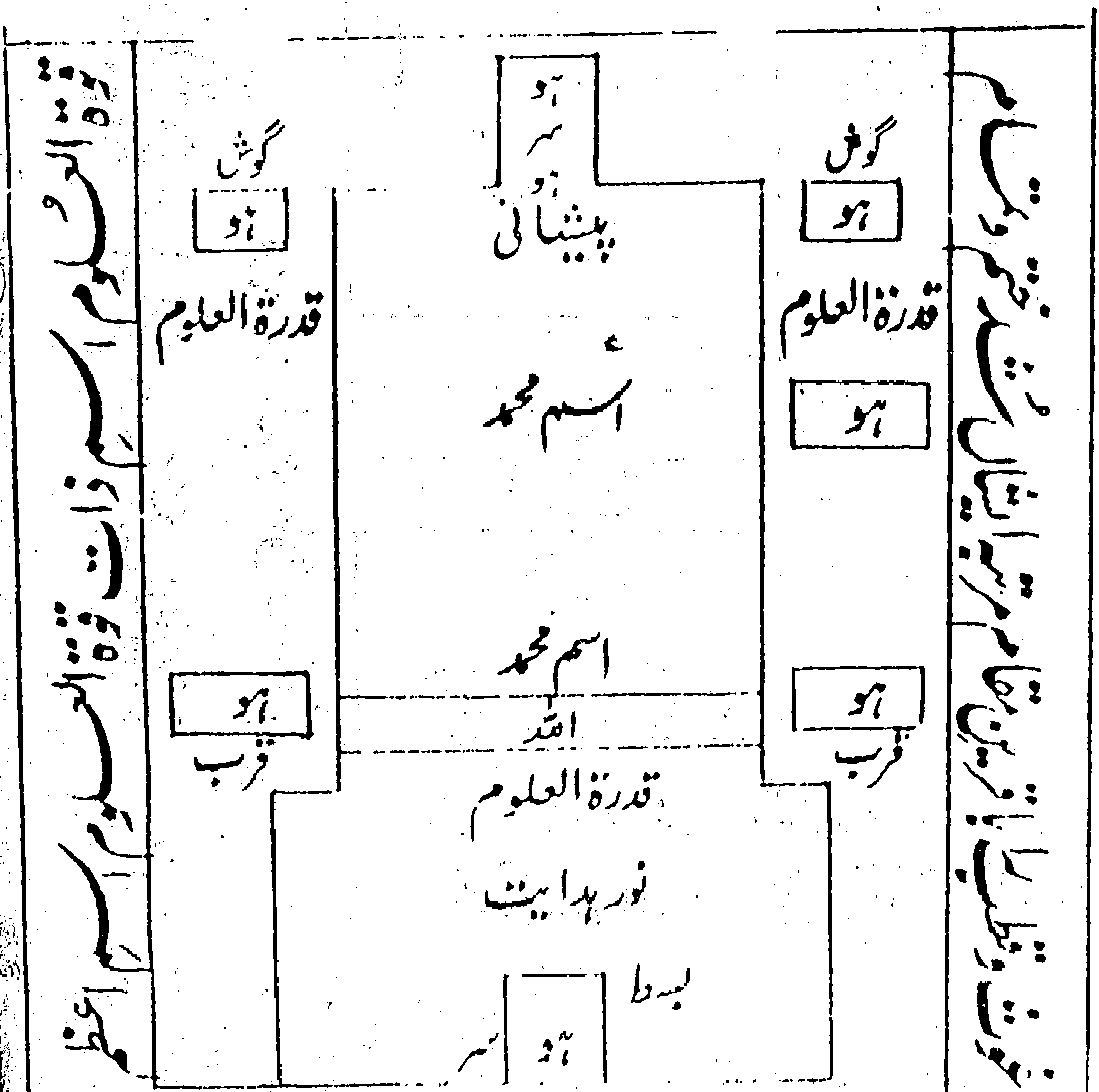

مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جس میں قرآن و حدیث، تسبیح

Marfat.com

اور کلمہ طیب یا ورد کا ذکر مذکور ہوتا ہے ۔ اس کے دیدار پُرانوار سے مشرف کا مقصود یہ ہے کہ چشم اعتبار سے شفیع کو دیکھ لیا جائے اور وصال حاصل ہو اور عین جمال اور عارف باللہ کا مرتبہ حاصل ہو جائے اور وہ دائرہ حسبِ ذیل ہے :۔

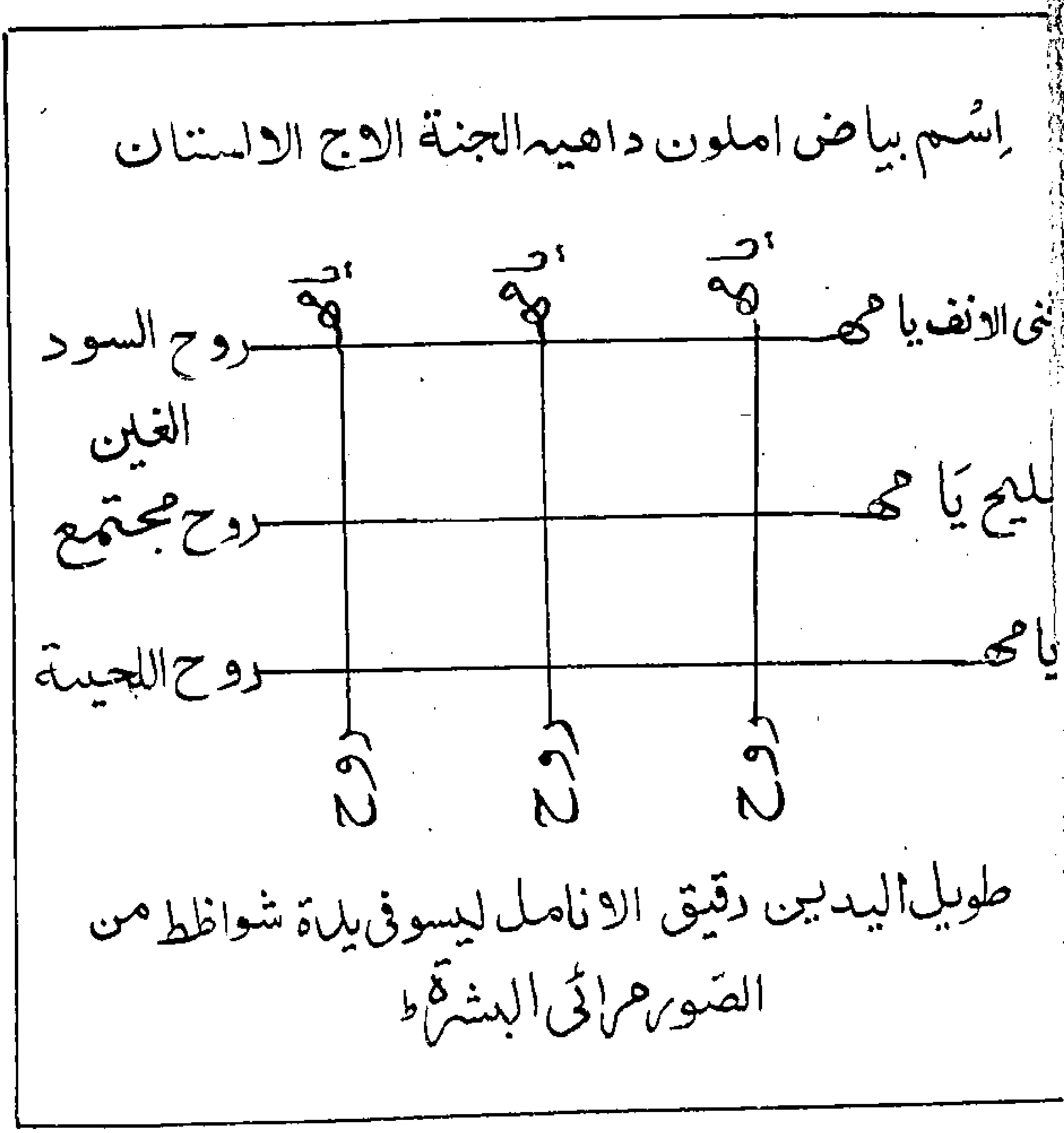

اذکار

ذکر زوال کی اہمیّت

ذکر ذوال تمامیت اُسے کہتے ہیں کہ مشرق سے مغرب تک کی تمام مخلوقات خاص وعام اہل دنیا۔ بادشاہِ دین، امیر سب اس کے طالب اور مرید اور فرمانبردار غلام بن جائیں۔ یہ مراتب بھی فقیر کی نظر میں بہت ہی حقیر سے ہیں اسے ولی خلق کہتے ہیں۔

ذکر کمال کی اہمیّت

ولی اللہ ذوق ذکر کمال اُسے کہتے ہیں کہ ارض وسماوات کے سب فرشتے اور عرش اُٹھانے والے اور چاروں مقرب فرشتے اور موکل سب کے سب اُس کے حکم کے تابع ہوں اور کام میں مدد کریں اور توجہ باطنی سے دیکھے کہ فرشتوں کے لشکر اُس کے گرد پھر رہے ہیں۔ یہ مراتب نگاہِ فقر میں کم درجات کے ہیں۔

Marfat.com

ذکر حال کی اہمیّت

ذکر حال اُسے کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ اور اہل اللہ، مومنین اور مسلمانوں کی اَرواح اَزَل سے اَبد تک اس کے ساتھ مصافحہ کریں اور اُسے مجلس میں اُن کی ملاقات نصیب ہو۔ یہ مراتب اولیاء اللہ کے ہیں لیکن وہ روحانی ولی اللہ ہوتا ہے نہ کہ ولی اللہ۔

ذکر احوال کی اہمیّت

ذکر احوال اُسے کہتے ہیں جو توحید الٰہی میں غرق ہو جائے اور اُس کے لازوال مراتب کو پہنچ جائے۔ جو شخص ان مراتب کو پہنچ جاتا ہے اُس کا وجود پاک ہو جاتا ہے اور اُس کے طالب معرفت الٰہی اور معرفتِ مجلسِ محمدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لائق ہو جاتے ہیں۔ وہ پہلے ہی دن اُسے تعلیم و تلقین کرتا ہے اور تلقین سے مراد مشاہدہ غرق لامکان اور سِرِّ سبحانی ہے۔ یہ ولی اللہ عارف باللہ، فقیر فنا فی اللہ لازوال اور بقا باللہ محی الدین قدس سرہٗ کے لیے کچھ محال نہیں ہے۔ صاحبِ عیان جدھر دیکھتا ہے اٹھارہ ہزار اقسام کی مخلوقات کو حاضر دیکھتا ہے اور دائرہ جس کے وسیلے سے

دونوں جہان کی
روشن ضمیری اور فنا
فی اللہ اور بقا باللہ کے
مراتب حاصل ہوتے
ہیں۔

Marfat.com

دائرہ حسب ذیل ہے :-

من لّدُنّیِ

اینست

تختی نوح — مِن لَدُنّا عِلمًا

اللہ	اللہ	لہٗ
ھو	مُحمّدٌ	فقر
فیض	فضل	جامع

جب ان مراتب سے عارف علم توجہ اور علم تفسیر حاصل کر لیتا ہے تو وہ علم حضوری سے ایک دن رات یا ایک دم میں سب کچھ حاصل کر سکتا ہے۔

کامل مرشد صادق طالب کو اسم ذات کے نقش کا حاصل جو اس دائرہ میں ہے اس کے تصوّر کے وسیلے سے ہر مقام اور ہر طرف کی سیر کرا دیتا ہے اور یہ دائرہ حاضرات بیشک ذات وصفات کے درجات پر پہنچا دیتا ہے اور اس سے مجلس محمدی جس میں قرآن وحدیث یا تسبیح یا کلمہ طیبہ یا ورد کا مذکور ہوتا ہے، حاصل ہوتی ہے اور مجلس محمدی کے دیدار کے انوار کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔

Marfat.com

وہ دائرۂ معظم و مکرّم یہ ہے :-

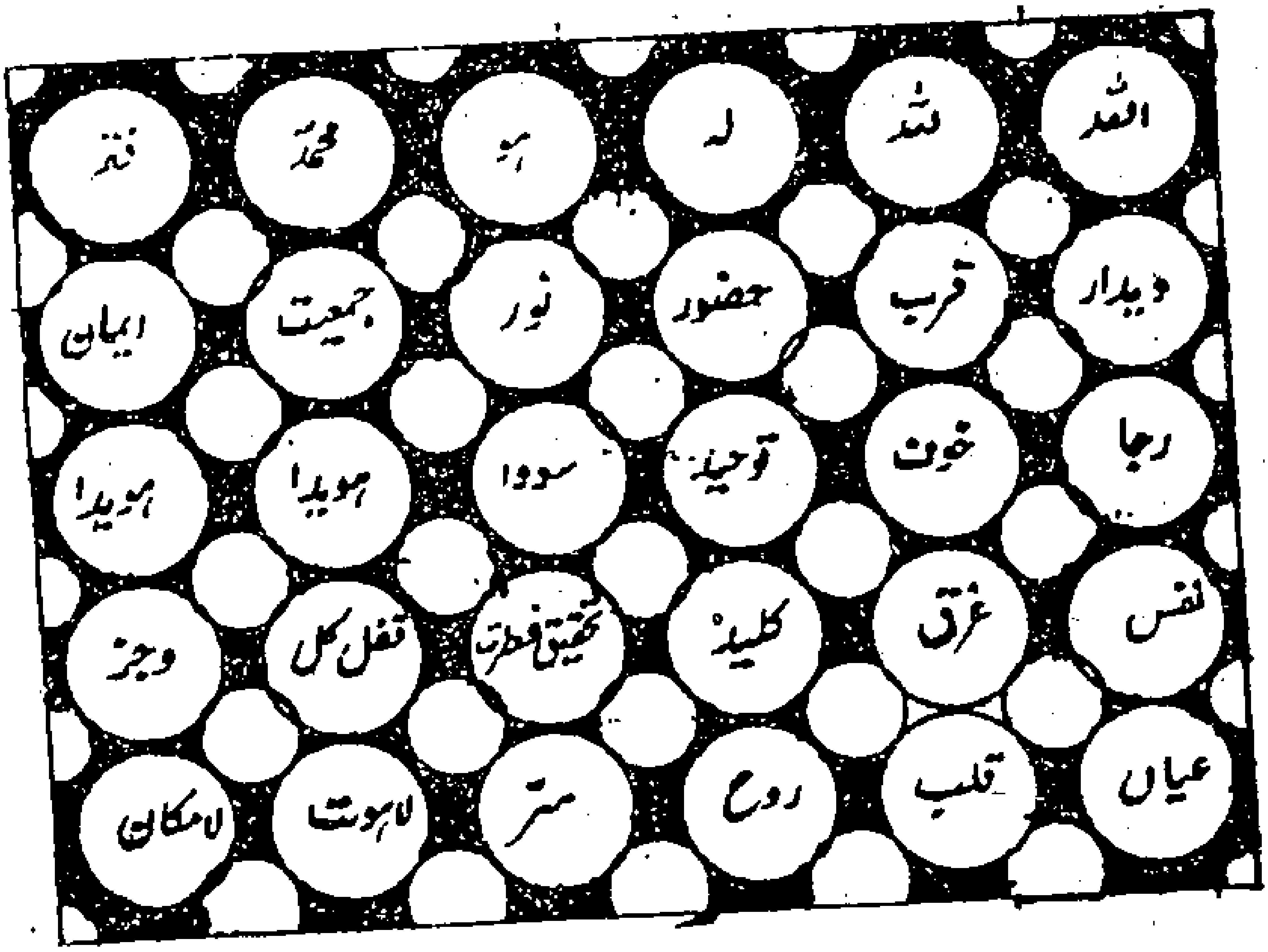

Marfat.com

مَوت کیا ہے ؟

اے طالبِ الٰہی! اگر تو مولیٰ کو چاہتا ہے تو موت کو اختیار کر اور موت کا پیالہ پی۔ موت کا پیالہ یہ ہے کہ جب اُس کو طالبِ الٰہی پی لیتا ہے تو اس سے اُس کا نفس ہلاک ہو جاتا ہے اور قلب زندہ ہو جاتا ہے اور روح نفس سے نجات حاصل کر جاتی ہے۔

موت کا پیالہ کیا ہے ؟

جب طالبِ الٰہی ان مراتب سے گزر جاتا ہے یعنی مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا مرتبہ طے کر کے آگے بڑھتا ہے تو اُسے ایک دروازہ

دکھائی دیتا ہے جس پر دائیں بائیں دو شیروں کی تصویریں ہوتی ہیں اُس وقت فرشتہ غیبی آواز دیتا ہے کہ اے اللہ کو چاہنے والے اگر تو شیروں سے بچ نکلے گا تو تُو فقیری کے مراتب کو حاصل کرلے گا۔ دروازہ شیر انسان یہ ہے:۔

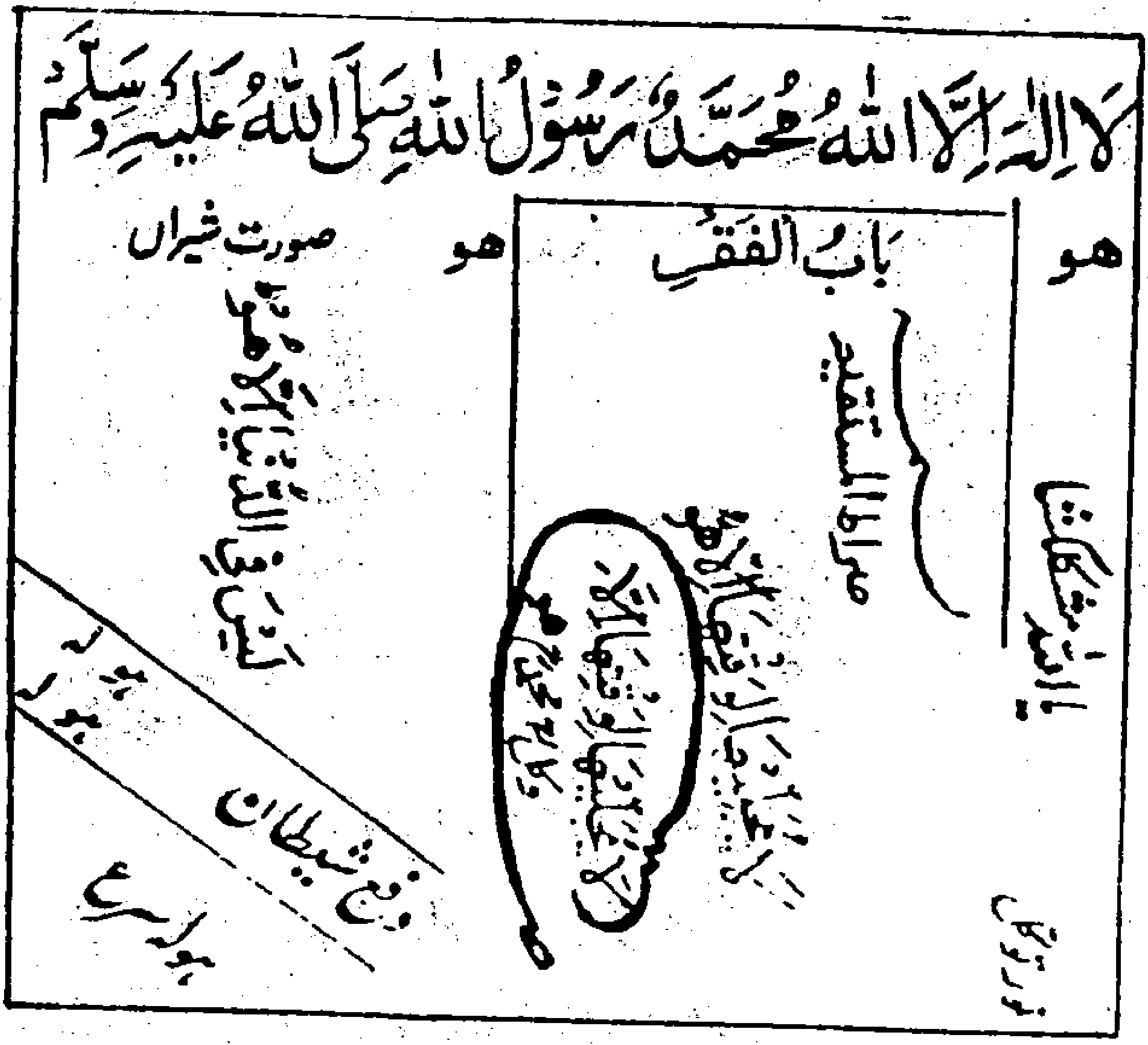

فرشتہ کا غیب سے نداء کرنا

جب اللہ تعالیٰ کو چاہنے والا شیروں کے دروازے سے گزر جاتا ہے تو اُسے ایک اور دروازہ دکھائی دیتا ہے جس پر آدمی تیغ برہنہ لیے قتل کے درپے کھڑے ہوتے ہیں۔ اُس وقت غیبی فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اے

Marfat.com

اللہ کے چاہنے والے اگر تو فقر کو چاہتا ہے تو اپنے سر کو بدن اور گردن سے الگ کر دے اور بے سر ہو جا۔ جب تک تو بے سر نہیں ہو گا جادہ حق حاصل نہیں ہو گا اور نہ ہی فقرِ الٰہی حاصل ہو گا۔ وہ دروازہ دل موکلوں کے ہمراہ حسب ذیل ہے:۔

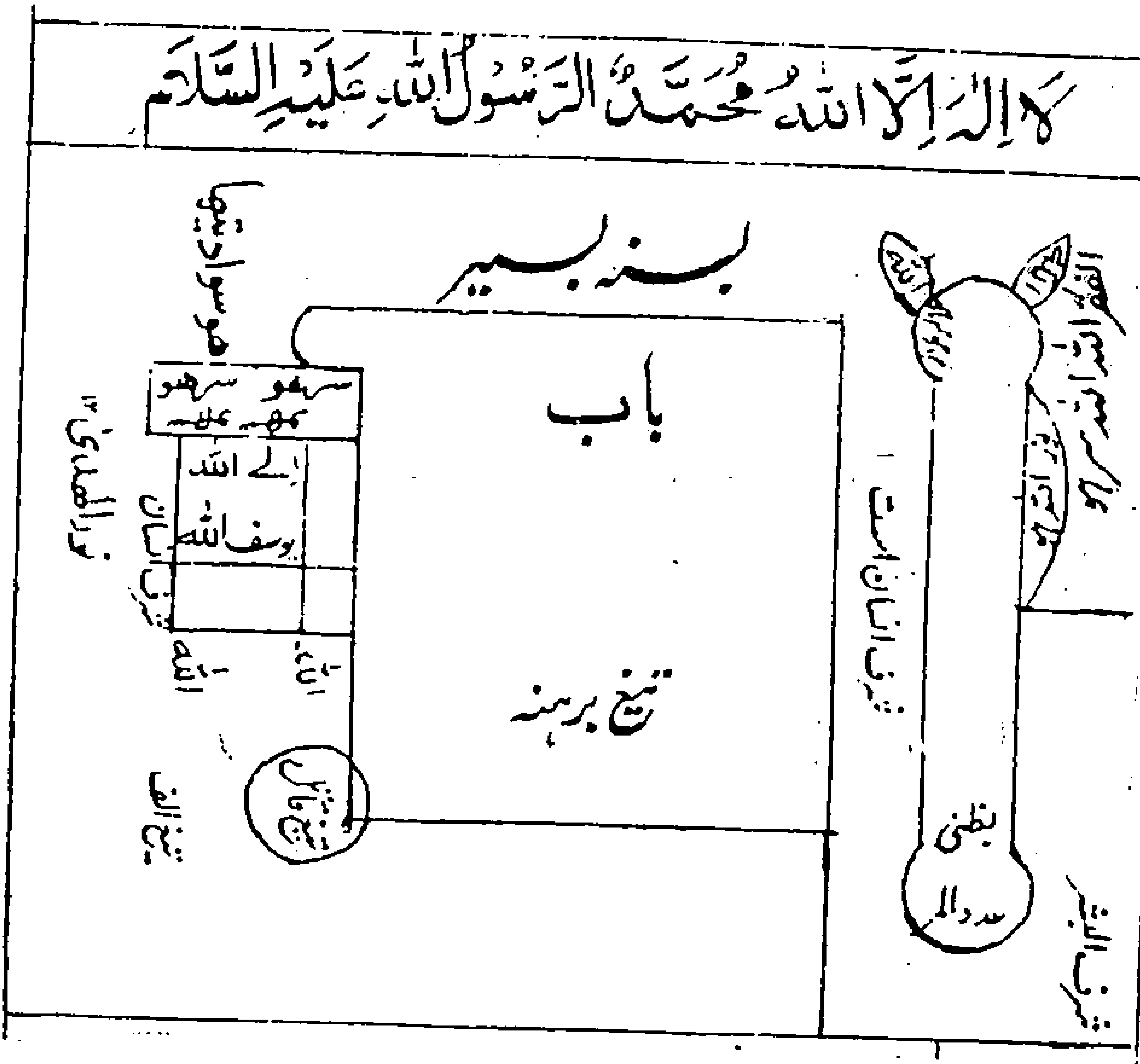

چشمۂ نور

نور کے مندرجہ ذیل چار چشمے ہیں:۔

چشمۂ اول :۔ ذوق

چشمۂ دوم :۔ شوق

Marfat.com

چشمۂ سوم : صبر

چشمۂ چہارم : شکر

ان چہار چشموں سے رحمت ، جمعیت ، سردی اور گرمی کا پانی بند ہوتا ہے۔ وہ چہار چشمے یہ ہیں:

اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
ذوق	شوق	لہ ہو	لہ ہو شکر
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جب اس کا نور بند ہو جاتا ہے تو رحمت الٰہی کے اس پانی کو پینے کے لیے آتا ہے اور اس کے بُرے خصائل کے امراض سب کلیتہً دفع ہو جاتے ہیں۔ جب ان چہار چشمان پر اس کا گزر ہوتا ہے تو دو اور چشمے نور کے یعنی چشمۂ فنا اور چشمۂ بقا ملتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

اللہ	اللہ
چشمۂ قضا	چشمۂ رضا
اللہ اللہ ھو	اللہ

انوارِ توحید کیا ہے؟

جب فقیر نوازش سے گزرتا ہے تو پھر اُس کے سامنے ایک دریائے

Marfat.com

ق آتا ہے جسے انوارِ توحید کہتے ہیں۔ اس سے نور ایسے شعلے مارتا ہے کہ جن
مثال نہیں دے سکتے۔ اس مقام میں جس کا ہاتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
ڑیں اور دوسرے ہاتھ مبارک سے اس کی گردن پکڑ کر اس بحرِ عمیق میں
طہ دیں جسے غوطہ مل جائے اُسے ترکِ توکل، تجرید، تفرید اور تمام کا
ام فقر حاصل ہو جاتا ہے۔

دریائے ژرف کا نقشہ یہ ہے

دریائے ژرف
چوں لازوال ہوالحق

۲

۲

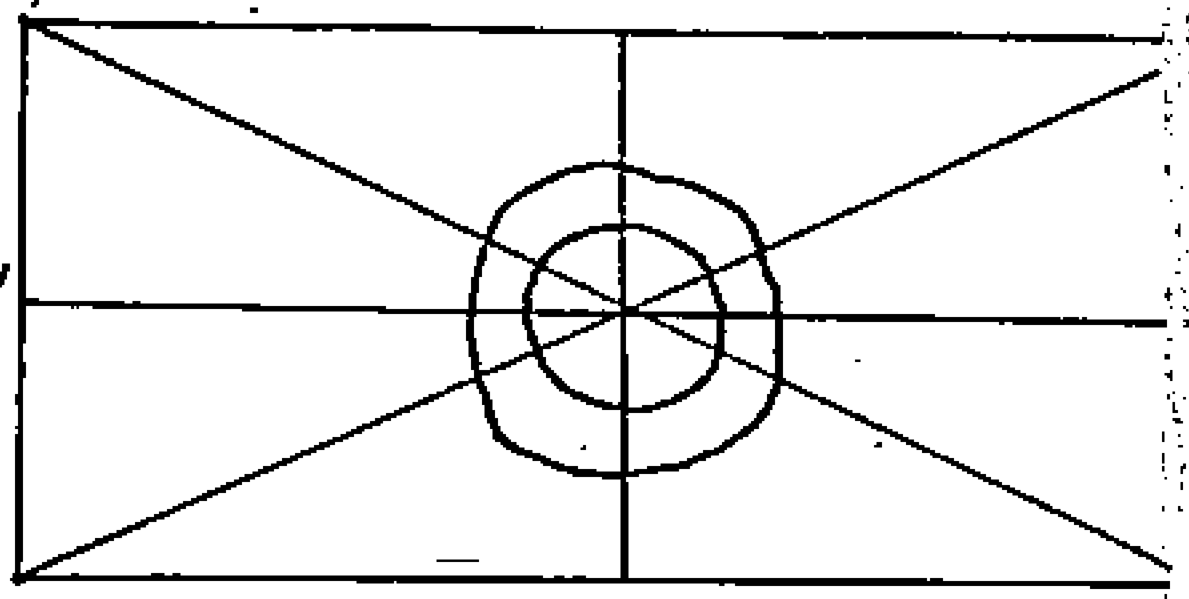

ایں لائق نیست

چشمہ سے ندائے غیبی آنا

طالب جب سر دے دیتا ہے تب اسے حاصل کرتا ہے اور جب اُسے حاصل کر لیتا ہے تو مقامِ پیر سے واصل ہو جاتا ہے۔ ہزاروں میں ایک ہی ہوگا جو یہ مرتبہ حاصل کر لیتا ہے مگر جاں بازہ عاشق اس سے بھی گزر جاتا ہے تو پھر اُسے ایک چشمہ سیاہی سے بھرپور دکھائی دیتا ہے کہ وہ چشمہ "جف القلم بما ھو کائن" کا ہے۔ وہاں پر غیب سے آواز آتی ہے کہ اے اللہ کے چاہنے والے! اس ازلی سیاہی سے تھوڑی سی زبان پر مل۔ جب وہ تھوڑی سی سیاہی زبان پر ملتا ہے تو اس کی زبان سیاہ ہو جاتی ہے۔ وہ صاحب سخن اور صاحب لفظ ہو جاتا ہے اس کی زبان اللہ کی تلوار بن جاتی ہے۔

Marfat.com

ارشادِ نبوی ہے :۔

لِسَانَ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ

فقراء کی زبان اللہ کی تلوار ہے۔

جب طالب مولیٰ رضا و قضاء کے مراتب سے گزر جاتا ہے اور جب وحدت الٰہی کی جانب متوجہ ہوتا ہے تو قربِ الٰہی سے ایک صورت پیدا ہوتی ہے جو حور و قصور اور بہشت سے کہیں بڑھ کر خوب صورت ہوتی ہے اور اس صورت کا نام سلطان الفقر ہوتا ہے اور جو عاشق ہوشیار و بیدار ہوتا ہے وہ اسے بغل میں لے لیتا ہے اور سر سے پاؤں تک بے محتاج ہو جاتا ہے اور اس کے وجود میں دنیا و آخرت کا غم و فکر نہیں رہتا۔ سلطان الفقر کی صورت یہ ہے :۔

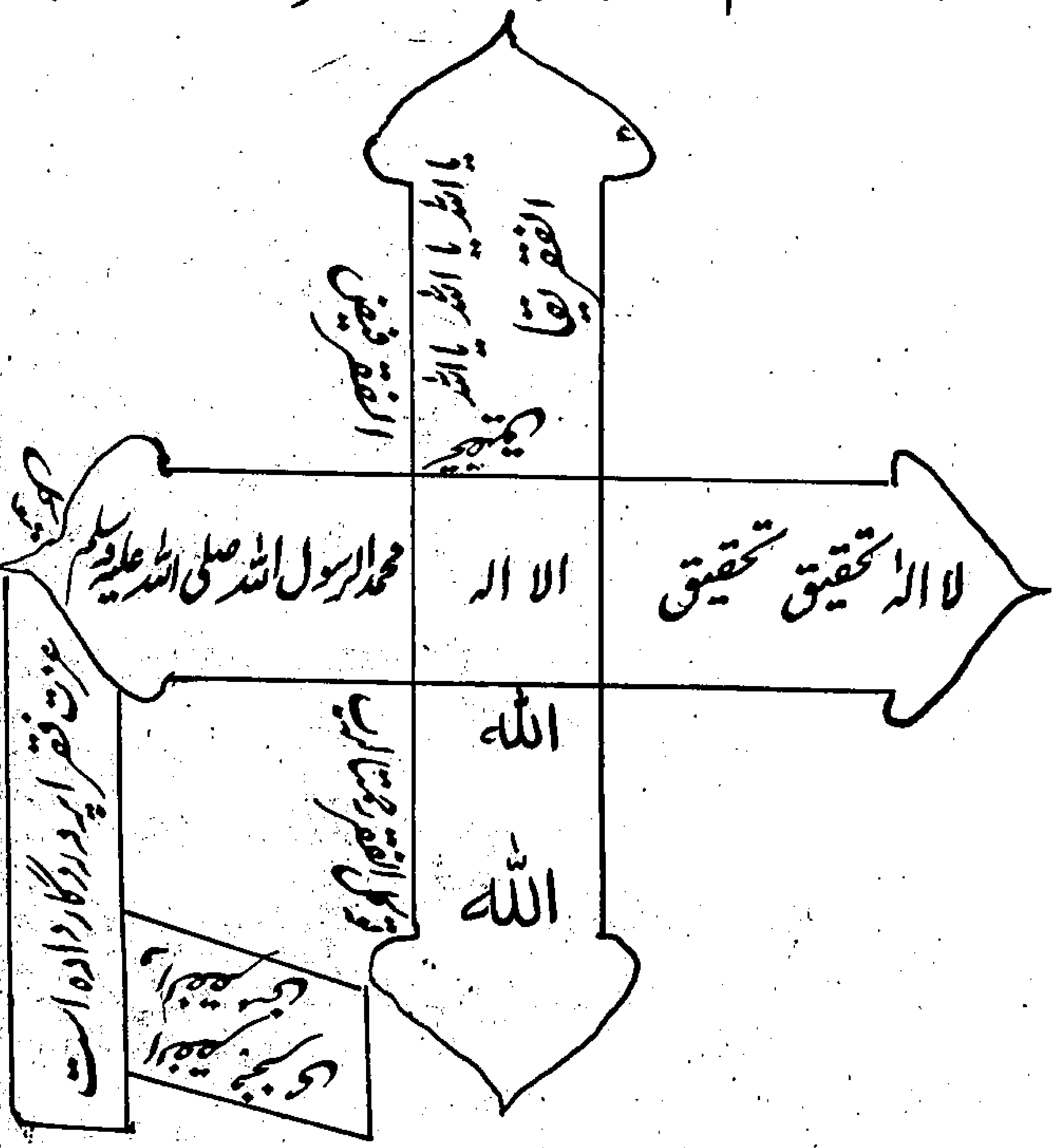

چشمۂ خونی کی کیفیت

جب طالب الٰہی اس چشمے سے بھی گزر جاتا ہے تو پھر اُسے ایک چشمہ خون کا بھرا ہوا نظر آتا ہے اُس وقت فرشتۂ غیبی ندا کرتا ہے کہ اے طالبِ مولیٰ یہ خون سے بھرا ہوا چشمہ عاشقوں کے جگر کا خون ہے جو اسی کو کھا کر زندگی گزارتے ہیں اس لیے تو بھی اسے کھا کر زندگی گزار۔ جو ہمیشہ خونِ جگر کھاتا ہے وہی عاشقِ الٰہی ہوتا ہے۔ اسے محنت و ریاضت، چلّے اور تنہائی کی کوئی حاجت نہیں۔ دائرہ روشن ضمیر دو جہان یہ ہے:

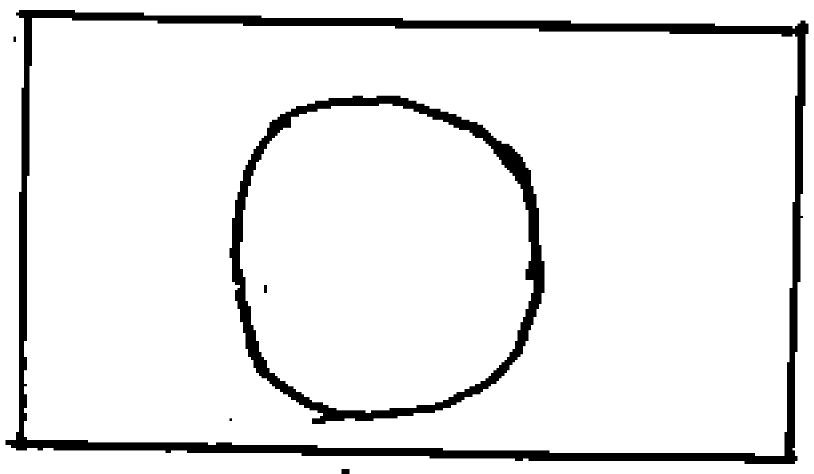

جس شخص کے وجود میں اسم اللہ اور اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تاثیر کرے۔ اس کو لاہوت و لامکان میں پہنچا دیتا ہے اور دونوں جہان اس کے تصرف میں آجاتے ہیں۔ اسم اللہ کا تصور ایک دم میں اللہ کے حضور میں پہنچا دیتا ہے۔ دائرہ یہ ہے:

اللہ	للہ	لہ
ھو	محمد	فقیر
فیض	فضل	جامع

٢	٦	٩
٤	٧	٣
٩	٧	۵

ترتیب اور ذِکر کا طریقہ

سلسلہ عالیہ قادریہ کے مطابق ذکر کی ترتیب اور اُس کا طریقہ جو قطب

Marfat.com

کہف الامان۔ سراج العالمین۔ نافع المسلمین۔ ہادی راہِ ہدایت۔ ولایتِ قدرت کے گوہر سنج۔ اولاد حضرت حسین میرے مرشد و پیشوا حضرت مخدوم سید موسیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس مسکین کو پہنچا ہے۔ وہ یہ ہے:

پہلا قدم

سب سے اوّل سالک کو تمام چھوٹے اور بڑے گناہوں سے پرہیز کرنا چاہیئے، استغفار کرنا چاہیئے، دل میں پشیمان ہونا چاہیئے یہاں تک کہ توبہ کا تصوّر ہو جائے اور نبی کی نماز یعنی صلوٰۃ النبی ادا کرے اور دن میں ایک ہزار ورد کرے۔ اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ فتح ابواب تک کہ اس سے ہمیشہ کی زندگی ظاہر ہو گی اور جب ذکر میں مشغول ہونا چاہے تو سب سے پہلے ظاہری و باطنی طہارت کرے۔ طہارت ظاہری تو ظاہر ہی ہے اور طہارت باطنی کا مطلب یہ ہے کہ دل کو کدورت اور ظلمات سے خالی کرے اور اخلاص میں کوشش کرے اور خیال غیر دل میں نہ لائے پھر کسی خالی جگہ میں آئے اور قاعدہ مزاج کے مطابق بیٹھے، مرشد و پیر کی شکل کا دل میں تصوّر کرے اور حصار کرے تاکہ شیطان سے بے کھٹکہ ہو جائے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ نصرت سِرّ سے ناف کے نیچے سے دائیں طرف اُوپر لے جا کر سینے کی ہڈی میں ختم کرے اور چہار الفی یا شش الفی مد کھینچے اور اُس وقت اسی مقدار سے ہاتھ کی چار انگلیاں بند کرے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی آذان کو دائیں ہاتھ پر لائے اور توحید کی نفی اثبات کا ملاحظہ نگاہ رکھے۔ جب پانچسو بارہ (۵۱۲) بار ہو چکے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

کا تصور سینے پر کرے پھر مذکورہ بالا ترتیب میں مشغول ہو جائے اور جب ذکر سے فارغ ہو جائے تو بارہ مرتبہ سورہ فاتحہ اور سورۂ اخلاص اور سورۃ الہٰکم التکاثر پڑھے اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے سلسلہ کے پیروں کی اَرواحِ پاک کو بخشے اور اُن سے مدد طلب کرے ہر روز اسی طرح مشغول رہے یہاں تک کہ اس کا سینہ کُھل جائے اور تکلیف دُور ہو جائے اور قلب کی صفائی ہو جائے اور شروع کرتے وقت مذکورہ بالا قاعدے کا خیال رکھے اور اللہ ہو زبان سے ادا کرے۔ نماز کے وقت لفظ اللہ اکبر کو دائیں جانب سے شروع کرے اور لفظ ھُو کی ضرب دل پر لگائے۔ یا ھُو زبان سے بار بار کہے اور لفظ اللہ کہتے وقت سَمِیعٌ بصیرت اور علیم کا دعویٰ کرے اور ایسا خیال کرے کہ میں بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوں اور درمیان میں کوئی حجاب نہیں۔ اور بڑے رعب و داب سے بیٹھا ہے پھر منہ بند کر کے دل سے اسم اللہ ھُو کہے۔ یہاں تک کہ دل حرکت میں آئے اور پھر بلند آواز سے یا اللہ ھُو کہے۔ پھر اس کے بدن میں جتنے بال ہیں سب کی زبان کُھل جائے گی اور خفی سرّی اور روحی ذکر حاصل ہو گا کچھ دن تک اسی طرح کرے اور مشغول رہے۔ نماز کی نیّت کے بعد دونوں گھٹنوں پر رکھے اور مربع بیٹھے اور دل کی توجہ اللہ کی طرف کرے اور خیال کرے کہ۔ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے، تصور یا تفکر کرے۔ ہاتھ کی اُنگلی سے اسم اللہ ذات کی ضرب دل پر لگائے اور اسم محمدی کی مشق سینے پر کرے اور مراقبہ کرے۔ اس سے ذوق و شوق، محبت و معرفت زیادہ ہو گی اور ظاہری و باطنی دشمن مغلوب ہوں گے۔ مراقبہ کے بعد سورۃ فاتحہ اور اخلاص پڑھ کر اپنے پیروں کی اَرواح کو بخشے۔ پس طالب کو ذکر و فکر

Marfat.com

میں ایسی کوشش کرنی چاہیئے کہ کوئی دم بھی ذکر الٰہی سے غافل نہ رہے ۔

مراقبہ کیا ہے ؟

مراقبہ اُسے کہتے ہیں کہ ذات و صفات کے تمام مقامات کا مشاہدہ دل میں کرے اور دریائے توحید میں غرق ہو جائے اور مجلس محمدی کا مشاھدہ کرا دے ۔

مراقبہ کی شرح زبان سے بیان نہیں ہو سکتی اور وہ دائرہ میں ظاہر کی جائے گی ۔ وہ دائرہ اسم اللہ ذات اور محمد یہ ہے :۔

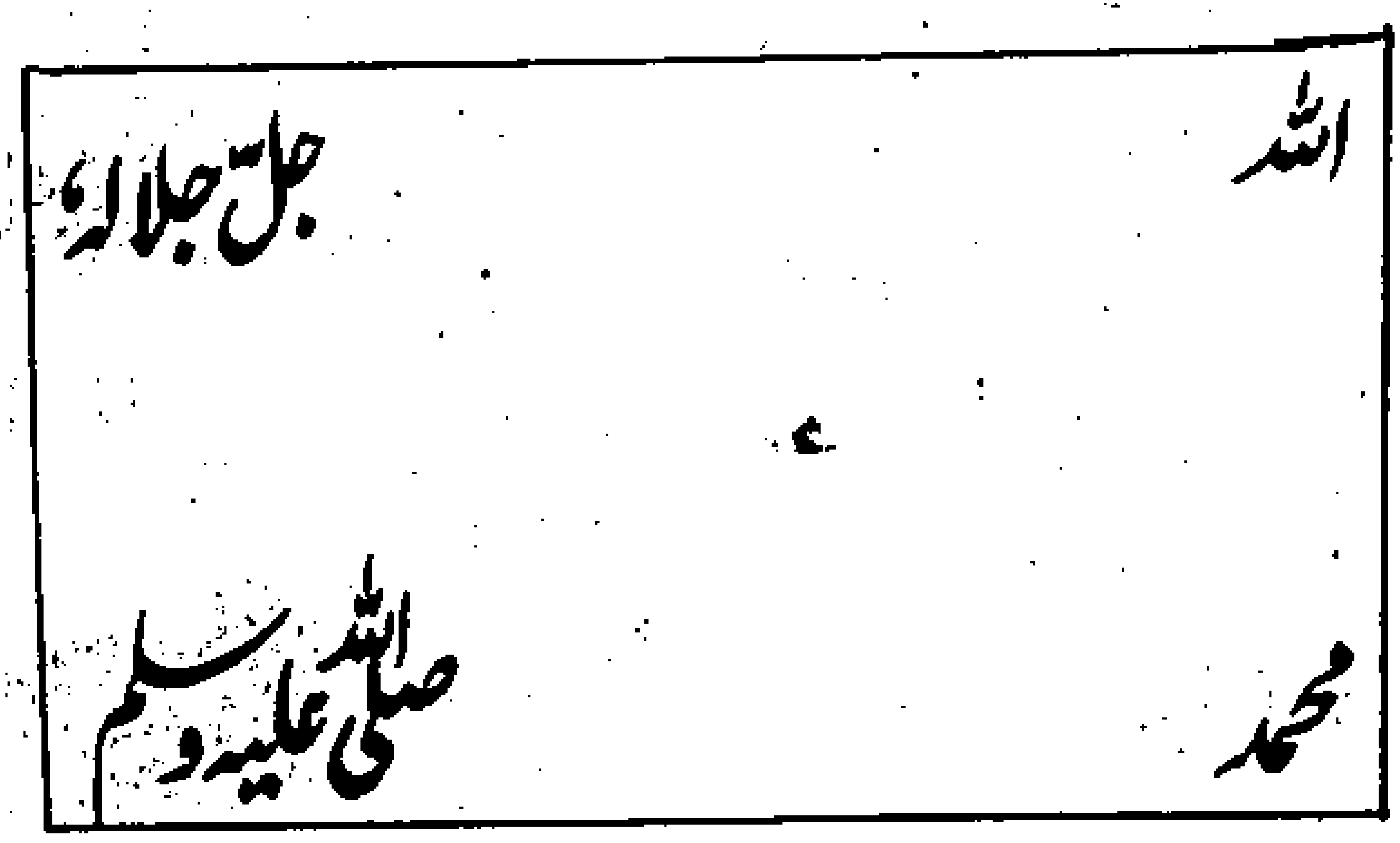

فقیر کامل کی شناخت

فقیر کامل اور مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہم صحبت کی شناخت یہ ہے کہ جو بات اُس کے منہ سے نکلے وہ قرآن و حدیث کے مطابق ہو اور جو شخص نماز حضوری کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے ظاہری نماز کی کوئی حاجت نہیں وہ سراسر کذّاب ہے کیونکہ جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو عارفین کو مجلس محمدی سے نماز ادا کرنے کا حکم ہوتا ہے ۔

چناں غرق گشتم بدریا صفا
نہ خود خود نیابم بجز مصطفےٰ

Marfat.com

ترجمہ:۔ میں صفا کے دریا میں ایسا مستغرق ہوں کہ بجز حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنا آپ ہی نہیں ملتا۔

نہ آنجا ذکر و فکر و نے مقام است
فنا فی ذاتِ وحدت حق تمام است

ترجمہ:۔ ذکر و فکر اور مقام کا وہاں کوئی ذکر نہیں وہاں پر ذاتِ اَحد پہ فنا ہے۔

رفت قلبش رُوح و نفس و سر مرا
نور فورم نور باشم غرق فی اللہ باخدا

ترجمہ:۔ میرا دل، رُوح، نفس اور سر جاتا رہا اب میں دائمی طور پر نور ہی نور رہوں اور دائماً غرق الٰہی رہتا ہوں۔

ارشاد نبوی ہے:۔

مَنْ عَرَفَ اللہُ لَمْ یَکُنْ لَہٗ لَذَّۃٌ مَعَ الْخَلْقِ

"جسے معرفت الٰہی حاصل ہو گئی پھر اُسے مخلوق کے ساتھ کچھ مزا نہیں رہتا۔"

فنافی اللہ اُسے کہتے ہیں جو مرتبہ بقاباللہ کو پہنچ جائے یعنی مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ یعنی مرنے سے پہلے مر جائے۔

حدیث قدسی میں ہے:۔

جَسَدُ اٰدَمَ الْمُضْغَۃُ وَفِی الْمُضْغَۃِ قَلْبٌ وَفِی الْقَلْبِ فُوَادٌ وَفِی الْفُوَادِ سِرٌّ وَفِی السِّرِّ خَفِیٰ وَفِی الْخَفِیٰ اَخْفٰی وَ فِی الْاَخْفٰی

"جسد انسانی گوشت کا لوتھڑا ہے اور لوتھڑے میں دل اور دل میں منہ اور منہ میں سِر اور سِر میں خفیٰ اور خفیٰ میں اخفیٰ اور اخفیٰ میں۔"

Marfat.com

حضور غوث پاک کے نام کی برکت

جو شخص اعتقاد اور خلوص سے یہ کہے یَا شَیخ عَبدَ القَادِر جِیلَانِی شَیئًا لِلّٰہ تو اُس کے کہنے سے اُس کا آغاز اور آخیر روشن ہو جاتی ہے اور ہدایت کی پہچان اور ولایت کا حصول ہوتا ہے۔ محی الدین کے نام میں مشاہدۂ حضوری حاصل ہوتا ہے۔ قادری مرید کے لیے چلّے اور ریاضت کی کوئی ضرورت نہیں۔

مشکل کا بہتر حل

اگر کسی پیر و مرشد کے کسی مرید کو کوئی مشکل آئے تو اخلاص سے فریاد کرے اور سو بار یہ کہے:۔ یَا شَیخ عَبدَ القَادِر شَیئًا لِلّٰہِ حاضر شو۔ اور تین دفعہ قلب پر کلمہ طیبہ کی ضرب لگائے اور دل میں یہ کہے تو آپ فوراً تشریف لائیں گے اور اس کی مشکل حل کریں گے۔

جلوہ بخشی ز بہر مشتاقی
رفت فانی چو یافتم باقی

اپنے مشتاق کے لیے اپنے جلوؤں کا دیدار عنایت فرما۔ جب میں باقی کو پالوں گا تو فنائیت سے گزر کر درجۂ بقا کو پالوں گا۔

Marfat.com

فالنامه سلطانیه

فالنامہ سلطانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور خواجۂ کونین نبیٔ غیب دان احمد مجتبیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ فالنامہ نیک ہے اس لیے کہ اس میں انبیاء کرام علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ تحریر ہیں۔

فالنامہ کا طریقہ

اس فالنامہ کا طریقہ یہ ہے کہ کسی ایک خانے پر شہادت کی انگلی رکھے اور جو اس میں تحریر ہو اُس پر عمل کرے لیکن انگشت شہادت رکھنے سے پہلے سورت فاتحہ اور سورت اخلاص قرأت کر لینی چاہیئے۔ اس فالنامے پر یقین محکم رکھنا چاہیئے جس نے شک کیا وہ کافر ہوا۔ نعوذ باللہ منہا۔

Marfat.com

فالنامہ

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام	حضرت شیث عَلَیْہِ السَّلَام	حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام	حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام
حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام	حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام	حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام	حضرت اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام
حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام	حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام	حضرت محمد صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام	حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام	حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام	حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام
حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام	حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام	حضرت الیاس عَلَیْہِ السَّلَام	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام

حضرت آدم علیہ السلام کی فال

یَا آدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَکُلَا مِنْهَا۔ اے صاحبِ فال! تجھے نیک کام پیش آیا ہے، تو اس میں خوشی دیکھے گا۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تیرے لیے ہم نے بزرگوں کو مسخر کیا ہے اور تو اپنی مراد کو حاصل کرے گا۔ جو کچھ تیرے دل میں ہو گا تو اس سے خوشی دیکھے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

حضرت شیث علیہ السّلام کی فال

فَدَعَا رَبَّہٗ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ اے صاحب فال! کچھ روز صبر و تحمل کر۔ تجھے جلدی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ تو خوشی دیکھے گا اور مراد کو پہنچ جائے گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ خوشی حاصل ہو گی۔

حضرت ادریس علیہ السّلام کی فال

وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِدْرِیْسَ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا۔ اے صاحبِ فال! تو اس نیت سے خوشی دیکھے گا۔ اگر تو سفر کا قصد رکھتا ہے تو تجھے مبارک ہو۔ اگر عورت سے نکاح کرے گا تو بھی برکت کا موجب ہے۔

حضرت ہود علیہ السّلام کی فال

قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ۔ اے صاحبِ فال! کچھ روز صبر و تحمل سے گزار تاکہ نیک اور مبارک ہو اور اناج یا روٹی صدقہ کر تاکہ تجھے خوشی حاصل ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت صالح علیہ السلام کی فال

ھٰذِہٖ نَاقَۃُ اللّٰہِ شِرْبٌ وَّلَکُمْ اے صاحب فال! جو تو نے دل میں سوچا ہے اگر تو تحمل کرے گا اور جلدی نہیں کرے گا تو تیرا کام نیک اور مبارک ہو گا اور خوشی دیکھے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی فال

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاَرَادُ قَوْمٍ کَیْدًا فَجَعَلْنَاھُمُ الْاَخْسَرِیْنَ۔ اے صاحب فال! تجھے دلی مراد حاصل ہو گی اور تیرا رزق بڑھا دیا جائے گا اور تجھے غیب سے کچھ حاصل ہو گا اور غیب کی خبر سن کر تو خوشی محسوس کرے گا۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی فال

وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِسْمٰعِیْلَ اِنَّہٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا۔ اے صاحب فال! اے صاحب فال! تجھے یاد رہے کہ جو تیری نیّت ہے پوری ہو جائے گی اور اُس سے تجھے خوشی اور خرّمی حاصل ہو گی۔ غم و فکر نہ کر کہ تجھے بیٹا عنایت ہو گا اور اگر تو سفر کرے گا تو وہ بھی تجھے باعثِ برکت ہو گا اور انشاء اللہ تعالیٰ تیری مراد بر آئے گی۔

حضرت اسحاق علیہ السّلام کی فال

اے صاحب فال! تیری مراد پوری ہو جائے گی اور تجھے خوشی نصیب ہو گی اور اندیشہ نہ کر انشاء اللہ تعالیٰ تیرے کام میں ترقی ہو گی اور تجھے ہر طرح سے خوشی نصیب ہو گی۔

حضرت ایوب علیہ السّلام کی فال

وَاذْکُرْ عَبْدَہٗ اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ۔ اے صاحب فال! کچھ

دن صبر کر اور جلدی نہ کر اور سیاہ غلّہ اور کچا گوشت صدقہ کر تاکہ تو اپنی مراد کو پہنچ جائے۔

حضرت شعیب علیہ السّلام کی فال

اے صاحبِ فال! یہ فال نہایت سعید ہے۔ یہ فال تیرے ہر کام کے لیے باعثِ برکت ہے اور تجھے خوشی نصیب ہو گی اور تیری مراد پوری ہو گی اور تیرے کام میں ترقی ہو گی۔ اور جس سے تجھے غم و اندیشہ ہے اس سے انشاءاللہ نجات نصیب ہو گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی فال

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَ قَفَّیْنَا مِنْ بَعْدِہٖ بِالرُّسُلِ۔ اے صاحب فال! یہ نہایت بابرکت فال ہے اور تیرا کام بھی بابرکت ہے اور خوشی کی خبر تجھے ملے گی جس سے تجھے خوشی محسوس ہو گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ یہ فال تیرے لیے نہایت سعادت ہے۔

حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کی فال

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ اے صاحبِ فال! یہ فال تیرے لیے سعادت ہے اس میں خوشی دیکھے گا۔ کسی قسم کا غم و فکر نہ کر بلکہ خوشی کر کہ تیری مراد پوری ہو جائے گی۔

حضرت خضر علیہ السلام کی فال

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اے صاحب فال! یہ کام یہ حق میں عین سعادت ہے۔ تیرے ہاں بیٹا ہوگا۔ اور تیرا ہر ایک کام انجام بہتر پائے گا اور تجھے خوشی حاصل ہو گی اور تیرا کام پورا ہوجائے گا اور بحکم الٰہی مراد پوری ہو گی۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی فال

وَسَخَّرْنَا لَہُ الرِّیْحَ۔ اے صاحب فال! تو اس سے کچھ غم و فکر کر۔ سیاہ غلہ اور ہلکی روٹی صدقہ کر۔ تیرا کام بابرکت ہوگا اور بحکم الٰہی تجھے خوشی نصیب ہو گی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا فال

اے صاحب فال! تیری مراد بر آئے گی اور تیرا مقصد پورا ہو جائے گا۔ جس قدر ہو سکے گوشت صدقہ کر۔ یہ فال تیرے لیے باعث برکت ہے اور تیرے لیے یہ خوشی کا سبب بنے گی۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی فال

یَازَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ۔ اے صاحب فال! یہ اشارہ اس لیے ہے کہ کام بہتر طریقے سے پورے ہوں گے اور دلی خوشی سرانجام پائے گی اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے تیرا رزق کشادہ کر دیا جائے گا اور عقبیٰ میں تیرا

Marfat.com

سعید ہو گا۔

حضرت یحییٰ علیہ السّلام کی فال

اے صاحبِ فال ! تیری عمر لمبی ہو گی اور تو بہت جلد غم سے نجات حاصل کرلے گا۔ اور غیب سے تجھے رزق دیا جائے گا۔ نماز تسبیح دلجمعی سے پڑھا کر اور بارگاہِ خداوندی میں صدقہ کیا کر تو تیری دلی مراد ضرور پوری ہو گی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی فال

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا

اے صاحبِ فال ! کام بہتر طریقے سے ہو گا اور تیرا دلی ارادہ بھی پورا ہو گا۔ تجھے صحّت حاصل ہو گی اور بحکم الٰہی تیری مراد بر آئے گی۔

حضرت الیاس علیہ السّلام کی فال

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ اے صاحب فال تو دشمنوں پر فاتح ہو گا اور تیرے دشمن مغلوب و مقہور ہوں گے اور تیری مرادیں پوری ہوں گی اور تیرے کام کا انجام سعید ہو گا۔ اگر تو سفر کا ارادہ رکھتا ہے تو کچھ دن انتظار کر۔ اگر کچھ دنوں کے بعد جائے گا تو سلامتی سے واپس آئے گا اور بحکم الٰہی تیری دلی مراد پوری ہو جائے گی۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا فال

اے صاحبِ فال ! تجھے مصائب کا سامنا ہو گا اور مختلف قسم کی

تنگی، گرفتاری اور تاریکی کا مشاہدہ ہو گا۔ چند دنوں تک تجھے مصائب کا سامنا ہو گا بعد میں بحکم الٰہی فتح و نصرت قدم چومے گی اور بیٹا عطا ہو گا جو نہایت بابرکت ہو گا اور وہ مال و دولت سے بے نیاز ہو گا اور تمام مرادیں پوری ہو گی اور جو مراد اب تیرے دل میں ہے وہ بہت جلد پوری ہو گی اور غائب کی خبر سن کر تو خوش ہو گا اور تیرے کام تیری خواہش کے مطابق پورے ہوں گے۔

معرفت اندوز کہ با خود ببری
کہ نصیب دگراں است نصاب زر و سیم

علم معرفت جمع کر جس کو تو اپنے ساتھ لے جائے کہ سونا چاندی تیرے مرنے کے بعد دوسروں کے حصہ میں آتا ہے۔

(اسرارِ قادری)

اِنکشافات

Marfat.com

تصوّراتِ نقش کی تخصیص

مندرجہ ذیل سات نقش تصوّرات کے ہیں :-

تصوُّرات پہلا نقش

اَللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ

قاعدہ اوّل :- علم حضوری ، بیانِ توحید اور اسم اللّٰہ کا تصوُّر ہے جو کہ نعم البدل ہے۔ اس تصوُّر سے ظاہر میں باتوفیق ہو کر

Marfat.com

مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم میں داخل ہوتا ہے اور باطن میں اسے تحقیق نصیب ہوتی ہے۔ اس مشکل کو حل کرنے والے معمے کو عالم باللہ اولیاء اچھی طرح حل کرتے ہیں۔

قاعدہ دوم: توحید حضوری اور علم فیض و فضل ہے جو مقرب رحمان اعیان پر ہوتا ہے۔ اس سے قرب رحمانی حاصل ہوتا ہے۔

قاعدہ سوم: علم ہدایت الازل ہے جس سے خود لامکان ہوتا ہے اور حیران اور پریشان آدمیوں کو جمعیت بخشتا ہے اور لاہوت میں رہتا ہے۔

جو شخص اسم اللہ ذات کے ان تینوں قاعدوں اور علوم سے آشنا ہے اور انھیں پڑھ لکھ سکتا ہے اس پر کوئی خزانہ چھپا ہوا نہیں رہتا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًاۙ

"ہم نے امانت زمین و آسمان اور پہاڑوں کے

Marfat.com

پیش کی. سو اُنھوں نے اس کے اُٹھانے سے خود
کو عاجز ظاہر کیا لیکن ظالم اور جاہل انسان نے
اسے اُٹھا لیا۔"

آسان اور مشکل کام

معرفت الٰہی، توحید الٰہی اور مرتبہ فنا فی اللہ، قرب، نور اور حضور با وصال حاصل کرنا اور مشاہدہ جمال لازوال حاصل کرنا آسان کام ہے لیکن اسم اللہ ذات ربانی، قہاری، جباری، جلالی اور جمالی کی گرانی کا وجود میں محفوظ رکھنا سخت مشکل ہے۔ طالب اللہ کو چاہیئے کہ ظاہر میں فراخ حوصلہ ہو اور باطن میں مجلس محمدی صلّی اللہ علیہ وسلم میں ہو۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

اِسْمَ اللّٰہُ شَیْءٌ طَاہِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ
طَاہِرٌ

"اسم اللہ ایک پاک چیز ہے جو پاک مکان کے
سوا کہیں اور قرار نہیں پاتا۔"

یہ مرتبہ دیت اسم اللہ ذات کے تصوّر سے حاصل ہو سکتا

ہے اور نیز اس تصوّر سے فنا و بقاء نصیب ہوتی ہے۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ

"جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اُس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا اس نے اپنے رب کو باقی سمجھا"

یہ اللہ تک پہنچنے کے پہلے دن کے مراتب ہیں۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُهٗ

"جس نے اپنے رب کو پہچانا اُس کی زبان گونگی ہو گئی۔

جس شخص کی یہ حالت ہو اُس کا درجہ از بس عظیم ہوتا ہے اسے قلبِ سلیم حاصل ہوتا ہے اور وہ بحق تسلیم ہوتا ہے۔

شرح اسم اللہ ذات

طے سے طے کا منکشف ہونا

تصرف کے تمام خزانے اور بلا محنت و مشقت اور رنج و تکلیف کے مقصد حقیقی ان سات نقوش سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ طے سے طے منکشف ہوتی ہے۔ وحی سے وحی معلوم ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ماضی، حال اور مستقبل کے حقائق معلوم ہو جاتے ہیں۔

علم حاضرات کے سات نقش حسب ذیل ہیں جو اہل یقین اور صاحب ہدایت اصحاب کو نصیب ہیں۔ یہ سراسر فضل و ہدایت ہیں۔

Marfat.com

لفظ فقیر کے حروف کی تخصیص

لفظ فقر کے حروف کی تخصیص حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حرف ف سے فخر مراد ہے۔

۲۔ حرف ق سے قرب مراد ہے۔

۳۔ حرف ر سے رحمت مراد ہے۔

اس قسم کا فقر شریعت کے لباس میں فقر اختیاری رکھتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ۔

"فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے"

کا محب ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ

ترجمہ:۔ جو تو نے مجھ پر نازل کیا وہ فقر بہترین فقر ہے۔

اسم اللہ ذات اور دائرہ لِلّٰہِ کا نقش آگے دوسرے صفحہ پر دیکھئے۔

Marfat.com

لِلّٰہ جلّ جلالہٗ

مرشد محقق طالب کو حق دکھاتا ہے۔ جو شخص اس دائرِ تصوّر میں آتا ہے اُسے حُسن اور عمدہ راگ ہرگز پسند نہیں آتے خواہ حُسن حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سا ہو اور راگ خوش آوازی حضرت داؤد علیہ السلام کی سی ہو کیونکہ اس نے اَلَسْتُ کی آواز سُنی ہوئی ہے اور اسی میں مست ہے اسے مخلوق سے کیونکر واسطہ ہو سکتا ہے۔ ایسا شخص طریقت کے موافق اور شیطان کے مخالف ہوتا ہے۔ جو شخص اسم اللّٰہ ذات کا یہ تصوّر کرتا ہے اسے موت و حیات دونوں حالتوں میں نفس دنیا اور شیطان بھولے سے بھی یاد نہیں آتے۔

كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ

"ہر برتن میں جو چیز ہوتی ہے وہی اُس سے ٹپکتی ہے۔"

ایسا شخص ایک ہی جانتا ہے اور ایک ہی کو پڑھتا ہے اور ہمیشہ توحید کی نیند میں رہتا ہے، جو شخص توحید کے دریا میں آجائے تو وہ پھر توحید سے باہر نہیں نکلتا۔

اَلْعَافِیَۃُ عَشْرٌ اَتِسْعَۃٌ فِی السُّکُوْتِ وَوَاحِدٌ فِی الْوَحْدَۃِ

"آرام اور بچاؤ کے دس حصّے ہیں جن میں سے نو خاموشی میں اور ایک اکیلے رہنے میں ہے۔"

ارشاد نبوی ہے :۔

اَلسَّلَامَۃُ فِی الْوَحْدَۃِ وَالْاٰفَاتُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ

"بچاؤ اور سلامتی اکیلے رہنے میں ہے اور مصیبت و آفت دو ہونے میں۔"

یہ مراتب تفکّر کے ہیں :۔

ارشاد نبوی ہے :۔

تَفَکَّرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ

"ایک ساعت کی سوچ بچار دونوں جہان کی عبادت سے افضل ہے۔"

اللہ کی پناہ چاہنا

دوسرا فقر مُکب یعنی منہ کے بل گرانے والا فقر۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبّ (میں منہ کے بل گرانے والے فقر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔")

تیسرا فقر اضطراری اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ ("شیطان تم سے فقر کا وعدہ کرتا ہے اور تمھیں بُری باتوں کا حکم کرتا ہے۔")

بدعتی کون؟

جو شخص سنت والجماعت کے طریقہ سے باہر قدم رکھتا ہے وہ بدعتی ہے کبھی منزل مقصود پر نہیں پہنچے گا۔

اسم اللّٰہ مشکل کشا کے تصوّر کی توفیق سے تمام عالم کی مشکلات حل ہو سکتی ہیں۔ باطنی صفائی حاصل ہوتی ہے اور توحید الٰہی کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔ ہمیشہ کے لیے اللہ کا منظور نظر ہو جاتا ہے اور دونوں جہان سے واسطہ توڑ دیتا ہے۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

Marfat.com

مرشد آں باشد بود قربش الٰہ
طالباں را باز دارد از گنہ

مرشد وہ ہوتا ہے جو مقرب بارگاہ رب العالمین ہو تاکہ مرید دل کو گناہ سے دور رکھے۔

ہر کہ منکر می شود زیں خاص راہ
عاقبت کافر شود آں رو سیاہ

جو اس خاص راستہ کا منکر ہوتا ہے وہ کالے منہ والا آخر کار کافر ہو کر مرتا ہے۔

دو چشمِ خویش را بر بند چوں باز
درونت تا دہد گم گشتہ آواز

تو اپنی دونوں آنکھیں باز کی طرح بند کر لے تاکہ تیرے اندر کی گم شدہ آواز تجھ کو پکارے۔

نصیب خراں است از زر و مال
من از برائے زر و مال خر نخواہم شد

سونا چاندی گدھوں کا حصہ ہے۔ میں سونے چاندی کے لیے گدھا نہیں بنوں گا۔

Marfat.com

اللہ جل جلالہ

اقسامِ صاحبِ تصوّر

صاحبِ تصوّر دو اقسام میں منقسم ہے :۔

پہلی قسم

پہلی قسم وہ جو رسم و رواج کے طریق کو نباہتا ہے یعنی ظاہر میں تصوّر کرے اور باطن میں منکشف کرے۔ یہ مرتبہ مردوں کا ہے جو شب و روز اللہ تعالیٰ کے دشمنوں یعنی نفس اور شیطان سے لڑائی کرتا ہے۔

دوسری قسم

دوسرا طریقہ تصوّر توفیق ہے۔ یہ طریق مردِ غازی کا ہے

Marfat.com

کہ ظاہر میں تصور کرتا ہے اور باطن میں دشمنوں کو قتل کر کے نیک شغل میں مشغول ہے اور ان دشمنوں کی لڑائی سے بالکل بے کھٹکے ہے یعنی وہ قیامت تک استقامت اور ایزد متعال کے متعال کے جمعیت بخش لازوال مشاہدہ میں رہتا ہے۔ اس میں وہم اور ناموس کا خیال تک نہیں ہوتا۔ اس تصور سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ نفس قلب کا لباس پہنتا ہے۔ قلب رُوح کا جامہ پہنتا ہے اور رُوح سرّ کا لباس زیب تن کرتا ہے۔ چاروں فنافی لہٗ کے مرتبہ میں محو ہو جاتے ہیں۔

علاماتِ حضور

حضور دو علامات میں منقسم ہے جو لَہٗ ھُوْ اور کلمہ طیب سے منکشف ہوتی ہیں اس سے تمام عمر کے لیے قرآنی آیات عمل میں آجاتی ہیں۔ اس دائرے کا تصور کفر اور بدعت سے نکال دیتا ہے، شرک سے بیزار کرتا ہے اور کلمہ طیب اور استغفار میں مشغول کرتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَلْحَقُّ حَقٌّ وَّ اَلْکُفْرُ بَاطِلٌ۔ حق حق ہے اور کفر باطل ہے۔

Marfat.com

شرحِ اسم لہٗ

یہ ایک علم ہے جو تصوّر توفیق سے زبان پر یا ہی ازل سے اسم اعظم لکھ دیتا ہے جس سے معرفتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے اور قربِ حق نصیب ہوتا ہے۔ علم لدّنی کا یہ پہلا سبق پڑھنا آسان ہے لیکن ناقص کے لیے سخت مشکل ہے۔

اسم ھُوْ کا تصوّر نفس اور حرص و ہوا کا قاتل ہے اس سے اپنے وحدانیّت خدا ثابت ہوتی ہے أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهٗ هَوٰىهُ "کیا تو اُس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی حرص و ہوا کو اپنا معبود قرار دے رکھا ہے" جب تک حرص وہوا سے قدم نہ ہٹایا جائے حرص و ہوا پر قدم نہیں رکھا جاتا ہے۔ یہ ایک معمّہ ہے کہ اسم مسمّٰی سے پورے طور پہ ہدایت اگر حاصل ہو سکتی ہے۔

Marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قلب کو حیاتی عطا ہونا

جو شخص اس دائرے میں تصور توفیق اور تصرف تحقیق سے
دعوت شروع کرتا ہے۔ وہ صاحب حضور ہو جاتا ہے اور ق
آیات مع اللہ دور مدور پڑھتا ہے۔ یہ مراتب عامل دعوت
ہیں کہ وہ حافظ رحمانی ہوتا ہے اس کا دل زندہ نفس فانی ہوتا
اور اس کے رُوح کو فرحت ہوتی ہے۔ جو شخص اس طریق سے پ
ہے۔ وہ قبور کا عامل ہے اور حضوری میں کامل ہے اس کا و
مغفور ہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا منظور ہے۔ دعوت یہی
کر حق الیقین کا مرتبہ ہے۔ اگر قید میں پڑھے تو تمام دشمنو
مقہور کر دیتا ہے۔ اگر اخلاص سے پڑھے تو ہمیشہ دوستوں

Marfat.com

شرحِ اسمِ ھُو

مرتبۂ وصال کیا ہے؟

چناں غرق گشتم بدریائے ھو
کہ ازل و آبد را خبر ہم ندارم

میں ہو کے دریا میں ایسا غرق ہوا کہ ازل اور ابد کی خبر نہیں رکھتا۔

اس حضوری میں عالم باللہ مست باشعور ہوتا ہے۔ خام کو بھی مستی ہو جاتی ہے اور مست ہوشیار بن جاتا ہے۔ یہ مرتبہ وصال ہے۔ یُحیِی وَ یُمِیتُ فنا کو بقا تک پہنچاتا ہے لیکن بقا کو فنا نہیں کرتا اور آپ درمیان میں منصف ہوتا ہے۔

اے میرے پیارے! اسم مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم کا دائرہ یہ ہے جس سے دونوں عالم کی روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے۔

Marfat.com

شرحِ اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دائمی معراج کا حصول کیسے؟

تصوّر اسم محمد، نقش نور محمد، قلب حضور محمد اور رُوح مغفو
محمد کے تصوّر سے عامل کامل مومن مسلمان کو مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا دائمی معراج نصیب ہوتا ہے کیونکہ اسم محمدی کا صاحب
تصوّر لایحتاج ہوتا ہے۔

جو شخص اخلاص کے ساتھ اسم محمدی کا تصوّر کرتا ہے ہر بات کے
جواب میں نور محمدی کے حضور سے لب کشائی کرتا ہے۔ جو شخص
اس کا تصوّر کرتا ہے اس میں اسمِ محمد تاثیر کرتا ہے۔ روشن ضمیر
ہو جاتا ہے اور عظمت عظیم، ہمدمیٔ محمد، قلب سلیم
اور صراطِ مستقیم حاصل ہوتی ہے اور حضور پر نور شافع یوم نشو
احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا ہم جسم، ہم قدم

Marfat.com

ہم زبان، ہم گو، ہم شنو اور ہم بینا ہو جاتا ہے۔ شریعت کا لباس پہنتا ہے۔

اسم محمدی صلّی اللہ علیہ وسلم کے تصور والا نہ دم مارتا ہے اور نہ ہی جوش و خروش کرتا ہے۔

اَلنِّہَایَتُ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبَدَایَتِ

"شروع کی طرف لوٹ آنا انجام و انتہا ہے"

شریعت سے کوئی چیز بھی باہر نہیں۔

اِسم ذاتِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

دونوں جہان کی روشنی

اے میرے پیارے! اسم محمد کے چار حرف ہیں جن سے دونوں جہان روشن ہیں۔

حدیث قدسی میں ہے:۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

"اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان ہی پیدا نہ کرتا"

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شان میں ہے۔ معراج کا مشاہدہ آپ کی عظیم المکانی پر دال ہے۔

عالم باللہ وہ شخص ہے جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حرف میم کے تصور سے مشاہدہ کر دے۔

حرف ح سے مجلسِ محمدی کی حضوری دکھلا دے۔

Marfat.com

حرف م دوم سے دونوں جہان کا تماشا دکھادے۔

حرف د سے ورد کا شروع پالے۔

تمام مقصود یہی ہے یعنی حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی کنہ کو معلوم کرنا۔

تیغ برہنہ

جاننا چاہیئے کہ مُحَمَّدٌ۔ اَحْمَدُ۔ حَامِدٌ۔ مَحْمُوْدٌ یہ چاروں اسماء کریمہ کفار کے قتل کے لیے ننگی تلواریں ہیں۔

ارشاد نبوی ہے:۔

مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ فَاِنَّ الشَّیْطٰانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔

"جس نے مجھے دیکھا اُس نے گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔"

ابلیس حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے اسم مبارک سے ایسے بھاگتا ہے جیسے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے کافر بھاگتا ہے۔

Marfat.com

فقر فرح

فقر کا معلوم کرنا

فقر صرف ایک ہی بات سے معلوم ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ فقیر جس چیز کو کن کہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

علاماتِ فقر

فقر کی مندرجہ ذیل دو علامات ہیں:۔

۱۔ خود تو ناسوت میں رہتا ہے اور طالبوں کو حضوری لاہوت میں پہنچاتا ہے۔

۲۔ خود مطالعہ علم اور ذکر مذکور میں رہتا ہے اور طالبوں کو قرب الٰہی میں پہنچاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا منظور نظر بنا دیتا ہے۔

Marfat.com

فقیر کے طالب کی بھی دو علامات ہیں یہ کہ اگر فقیر سے غوث قطب یا درویش کا مرتبہ یا لوح محفوظ کا مطالعہ یا فیض روشنضمیری یا فنا فی اللہ کا مرتبہ طلب کرے تو فقیر بامر غالب کل وجزو پر امیر اسے معرفت الٰہی، بادشاہی یا دوازدہ ہزاری کے مراتب یا دنیاوی تمام خزانوں کا تصرف یا دونوں جہان کا تماشا یا غیب کا خزانہ دعوت کے ایک حرف سے اسے دکھلا دے اور کھول دے۔

صحبتِ مرد خدا یک ساعتے
بہتر است از صد ہزاراں طاعتے

اللہ والے کے ساتھ ایک گھڑی کی صحبت ایک لاکھ فرمانبرداری و اطاعت سے بہتر ہے۔

Marfat.com

شرحِ فقر

ارشاد نبوی ہے:۔

اَلْفَقْرُ لَا یَلْتَفِتُ اِلَی الدُّنْیَا وَلَا یَرْضٰی بِالْعُقْبٰی یَکْفِیْ بِالْمَوْلٰی اِلَّا بِالْمَوْلٰی۔

"فقیر دنیا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا، نہ عاقبت پر راضی ہوتا ہے وہ ماسوا اللہ اور کسی پر کفایت نہیں کرتا"

فقیر اُسے کہا جاتا ہے جو کسی شے کی حاجت نہ رکھتا ہو۔

مرا ز پیرِ طریقت نصیحتے یاد است
کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است

ترجمہ:۔ مجھے پیر طریقت کی ایک نصیحت یاد ہے کہ اللہ کے سوا جو کچھ ہے برباد ہے

Marfat.com

دولت بسگان دادند نعمت بخران
من امن امانیم تماشا نگران

ترجمہ: دولت کتوں کو دی ہے اور نعمت گدھوں کو دی ہے۔ میں مطمئن ہو کر ان کا تماشا دیکھتا ہوں۔

جو ایک دم شوقِ الٰہی میں گذر جائے وہ ہزاروں بادشاہی ماہی مراتب سے بہتر ہے۔

ہر کہ بیند روئے نبوی مصطفیٰ
واقفِ اسرار گردد از الٰہ

جو کوئی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے سرفراز ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے اسرار کا واقف ہو جاتا ہے۔

(اسرارِ قادری)

Marfat.com

فَنَا فِی الشَّیخ

شیخ کامل اگر مرید کی نوازش فرمائے تو مرید کا مرتبہ اپنے مرتبے کے برابر کر دیتا ہے۔

اَلشَّیْخُ یُحْیِ الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ

"شیخ دل کو زندہ اور نفس کو ہلاک کرتا ہے"

اگر شیخ طالب سے سلب کرنا چاہے تو اس کے نفس کو زندہ اور دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدَیِ الْغَاسِلْ

"طالب مرشد کے بس میں اس طرح ہوتا ہے جیسے مردہ غاسل کے ہاتھوں میں"

جب طالب مرتبہ مریدی سے گزر کر مرشدی کے درجے پر پہنچتا ہے تو فنا فی الشیخ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ شیخ کے نفس با نفس

دم بادم، قلب با قلب، دل با دل اور اندام با اندام ہوجاتا ہے شیخ اسے نعم البدل بنا دیتا ہے اور حضوری ہی میں پہنچا دیتا ہے اور اس کے بعد ان خدمات کا نام بھی زبان پر نہیں لاتا کیونکہ شیخ حالات سے واقف ہوتا ہے۔ اس کے ہر ایک حال اور عمل سے بفضل ایزد متعال واقف کار ہوتا ہے۔

ہر کرا مرشد نہ، شیطاں مرید
ہر کہ را بود آں بایزید

جس کا پیر نہیں وہ شیطان کا مرید ہے اور جس کا پیر ہے وہ حضرت بایزید بسطامی کے ساتھ ہے۔

شرح فنافی الشیخ

فنافی الشیخ کا یہ مطلب ہے کہ اس سے فنا اور فنا سے بقاء حاصل ہو۔ اور بقاء سے واصل ہوتا ہے اور ہر ایک قسم کی بدعت باطل، شرک، کفر، ریا، حرص وہوا کو چھوڑ دے اس کا باطن صاف ہو جائے اور عارف، ولی، باادب، باحیا اور جان کو قربان کرنے والا بن جائے۔ فنا فی الشیخ کا یہ خاصہ ہے کہ جب شیخ کی صورت کا تصوّر کرے تو ذات وصفات کے تمام مقامات اٹھارہ ہزار عوالم کے زندہ اور مردہ تمام کی روحانیات دکھائی دیں۔ اگر فنافی الشیخ ہو تو ایسا ہو ورنہ وہ فنا فی الشیطان ہے۔

شرح نقش وجودیّہ

جو شخص اس نقش وجودیہ کا عمل دماغ میں کرے تو سر سے

Marfat.com

پاؤں تک متجلّی ہو جاتا ہے، قالب قلب، ہفت اندام، جسم اور جُثّہ سب کچھ نور ہو جاتا ہے۔ باطن نورِ الٰہی سے معمور ہو جاتا ہے۔ ہمیشہ کے لیے اللہ تعالیٰ کا منظورِ نظر بن جاتا ہے جو کچھ حاصل ہوتا ہے کلمہ طیبہ سے ہوتا ہے۔ اسی سے قدرت الٰہی، نور، مشاہدہ اور دائمی حضور نصیب ہوتا ہے۔

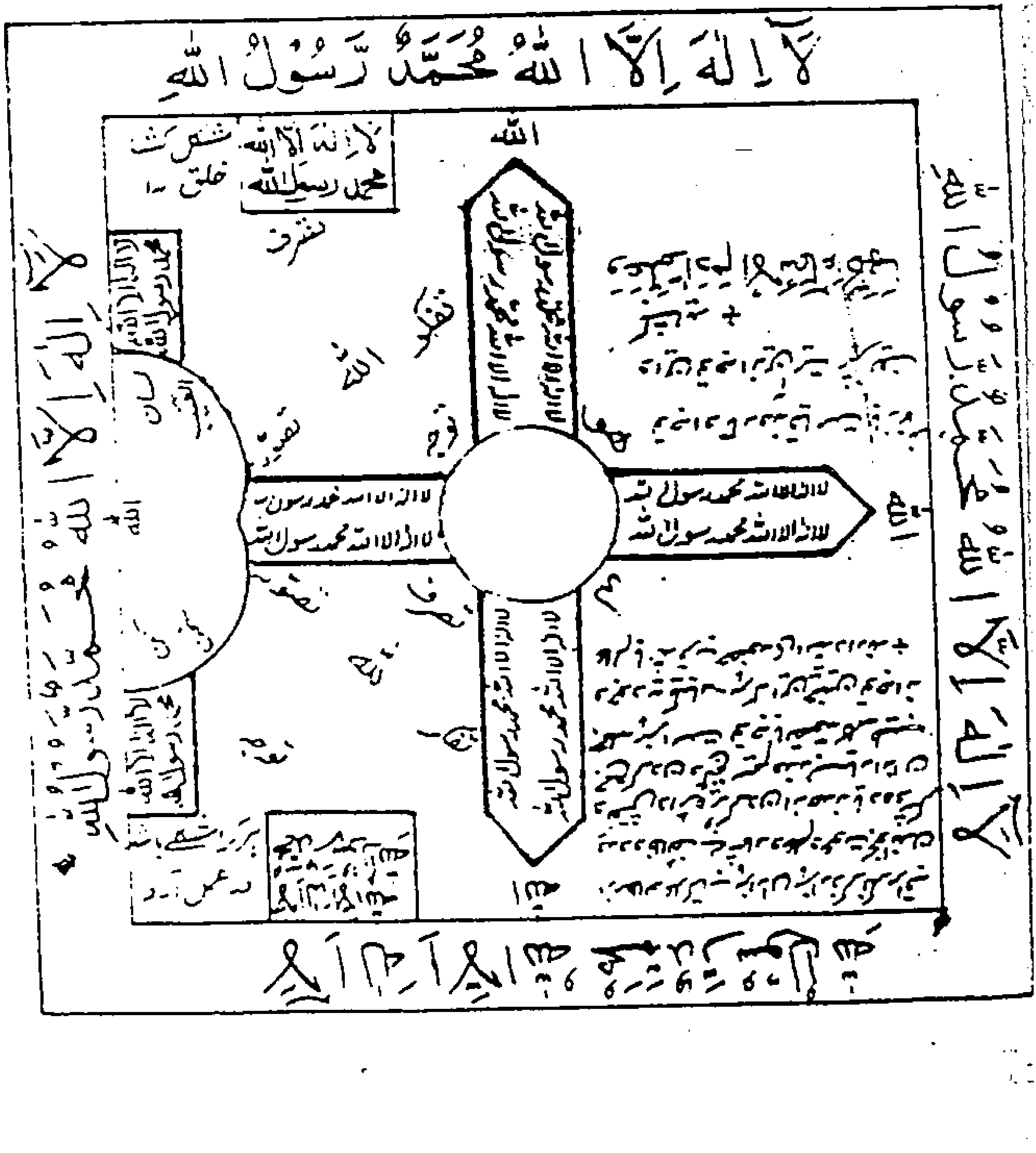

Marfat.com

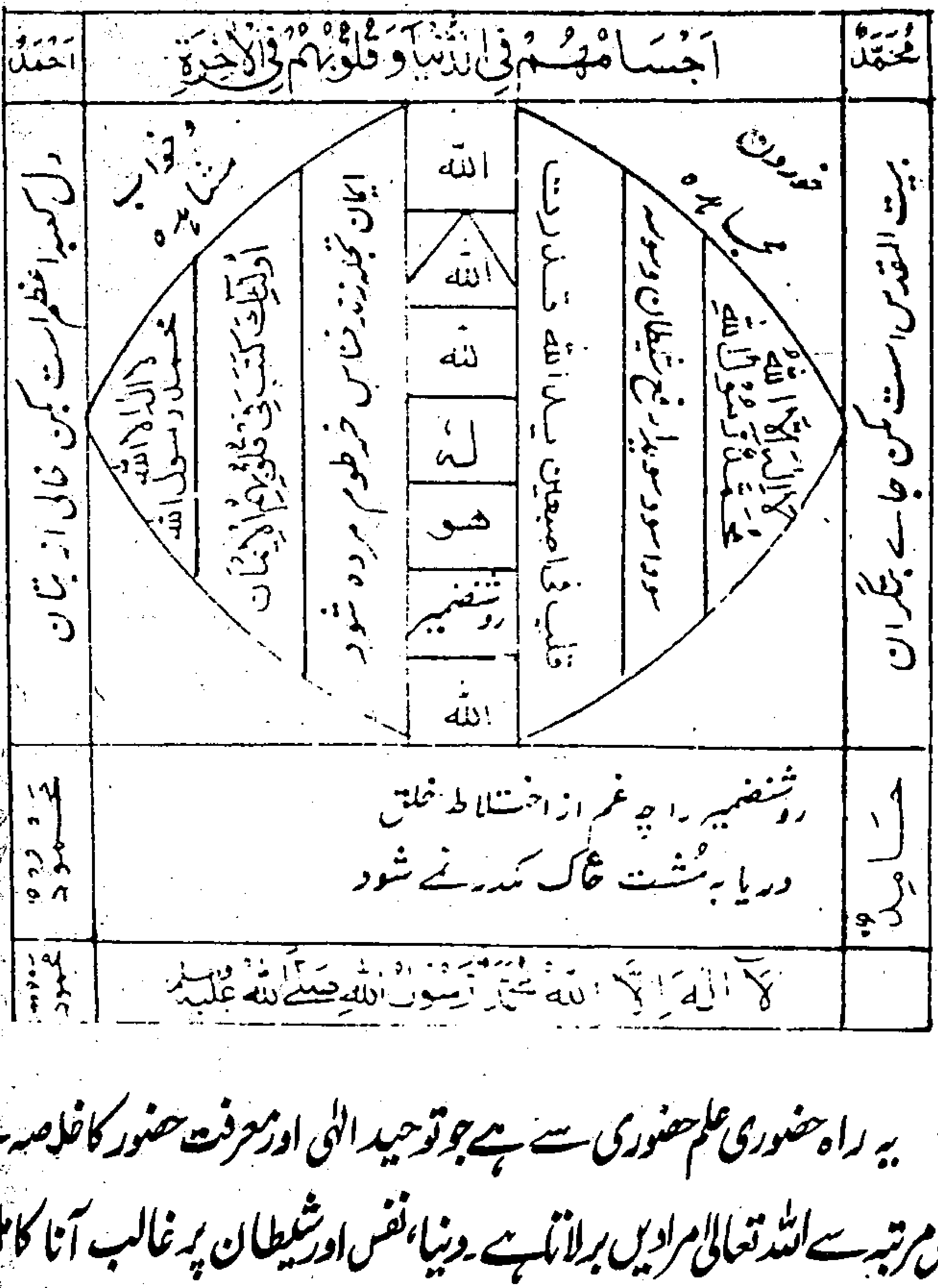

یہ راہ حضوری علم حضوری سے ہے جو توحید الٰہی اور معرفت حضور کا خلاصہ ہے اس مرتبہ سے اللہ تعالیٰ مرادیں بر لاتا ہے۔ دنیا، نفس اور شیطان پر غالب آنا کامل انسان کا حصہ ہے۔ اس دائرہ نقش سے جو وحدتِ خدا کا نقش نما ہے پہلے ہی دن ولی کا مرتبہ نصیب ہوتا ہے اور جو اس کا تصور کرتا ہے اسے کلمہ طیبہ کے تصور سے معرفتِ الٰہی اور مجلس نبوی کی باریابی نصیب ہوتی ہے، یہ غیب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔

ناقص مرشد اور کامل مرشد میں فرق

ناقص مرشد طالب اللہ کو چلہ مجاہدہ اور ریاضت سالہا سال کراتا ہے لیکن عالم باللہ کامل مرشد ایک دم میں مشاہدہ اور وصال کرا دیتا ہے اور وہ وصال نہ سلب ہو سکتا ہے نہ زائل نہ وہم نہ ناموس ۔

حسب ذیل تیس حروف سے توریت، انجیل، زبور اور فرقان کا علم معہ اسم اعظم، تمام مخلوقات کے خزائن کا تصرف اور دونوں عالم کا تماشا نصیب ہوتا ہے ۔

ا — عالمگیر، غنا، قدر، امیر	ب — تفکر، تصور، تصرف، توجہ	ت — تصور، حضور، تصرف، نور	ث — توفیق، امیر، توکل، تحقیق
ج — باللہ، فنا، بقا، ولایت	ح — معرفت، فضل، فیض، جمعیت	خ — عمل، دم، قدم، نیت	د — عنایت، عنایت، عیانت، لانہایت
ذ — محبت، مکاشفہ، مراقبہ، مشاہدہ	ر — راز، راہ، محی اللہ، بے آواز	ز — بزیر، باخبر، بانظر، برخیز	س — ذوق، شفقت، شرف، شوق

بقیہ صفحہ ۱۶۴ پر ملاحظہ کیجئے

Marfat.com

شرم، شرط **ش** شریعت، شرائط	فیض، سہو **ص** سکر، بسط	علم، عین نما **ض** عبادت، عفو	طاعت، طے **ط** طالب، بے طمع
علم، لدنی **ظ** کل، سن	طالع، مطالعہ **ع** لوح محفوظ، رہنما	عنایت، عین **غ** عنایت، عبادت	حیرت، مال **ف** قال، عبرت
پنج، گنج **ق** بیرنج، پنجاہ	کرامت، کرامات **ک** آیات اللہ، کرم	الحتاج، جان باز **ل** علاج، معراج	احوال، وصال **م** جمال، قال
صادر، نوادر **ن** زوال، سدرہ	ورود، غاز **و** وحدت، فتوحات	تابسلیم، رحمت **ہ** جہیم، بحق تسلیم	لقا، شفا **لا** نفس فنا، حیا
	شریف، الفت **ء** لطیف، مشرف	الیقین، اتحاد **ی** یکتا، حق نما	

جو شخص دائرے یا کسی حرف کو دعوت سمیت پڑھتا ہے اس کا جسم نور ہو جاتا ہے اور مدور پڑھے تو حضوری حاصل ہوتی ہے عالم باللہ جو اس نقش کا عامل ہے اور اس نے سینے میں اس کی مشق کی ہے، اس کے قبضے میں بے شمار خزانے ہیں۔ عالم باللہ کو سینہ بسینہ علم کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ

ع سے عین تک پہنچا تا ہے۔

ل سے لایحتاج کر دیتا ہے۔

م سے دائمی طور پر مجلس محمدی میں داخل کرتا ہے۔

عین نما علم سینہ میں ہے، سینے کا علم حرص و ہوا کو دل سے نکال دیتا
ہے۔ یہ علم سینہ بسینہ اور اسی طریق سے حاصل ہوتا ہے۔ اس
شق سے انسان دست بدست حضوری تک پہنچ جاتا ہے۔ اسم
اللہ کا تصوّر مدد کنندہ ہے، اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
سلم کے دست مبارک کا تصوّر فیض بخش ہے۔ حضور سیّد عالم نورِ
جسم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں کلمہ طیبہ کی مشق
رقوم تھی، جس کی وجہ سے آپ کفار کو معجزے دکھایا کرتے
تھے چنانچہ جب دست مبارک سے مٹھی بھر ریت کفّار کی جانب

Marfat.com

پھینکی توریت کا ایک ایک ذرّہ آگ بن گیا جس سے کافر جل کر سیاہ ہو گئے۔ دوسرا معجزہ جو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست مبارک سے دکھایا وہ شق القمر کا معجزہ تھا۔ تیسرا معجزہ یہ کہ تالی کی آواز سنتے ہی کافر بھاگ اُٹھتے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر قلعہ پر قبضہ کر لیتا۔ مشق دست کا دائرہ حسب ذیل ہے:۔

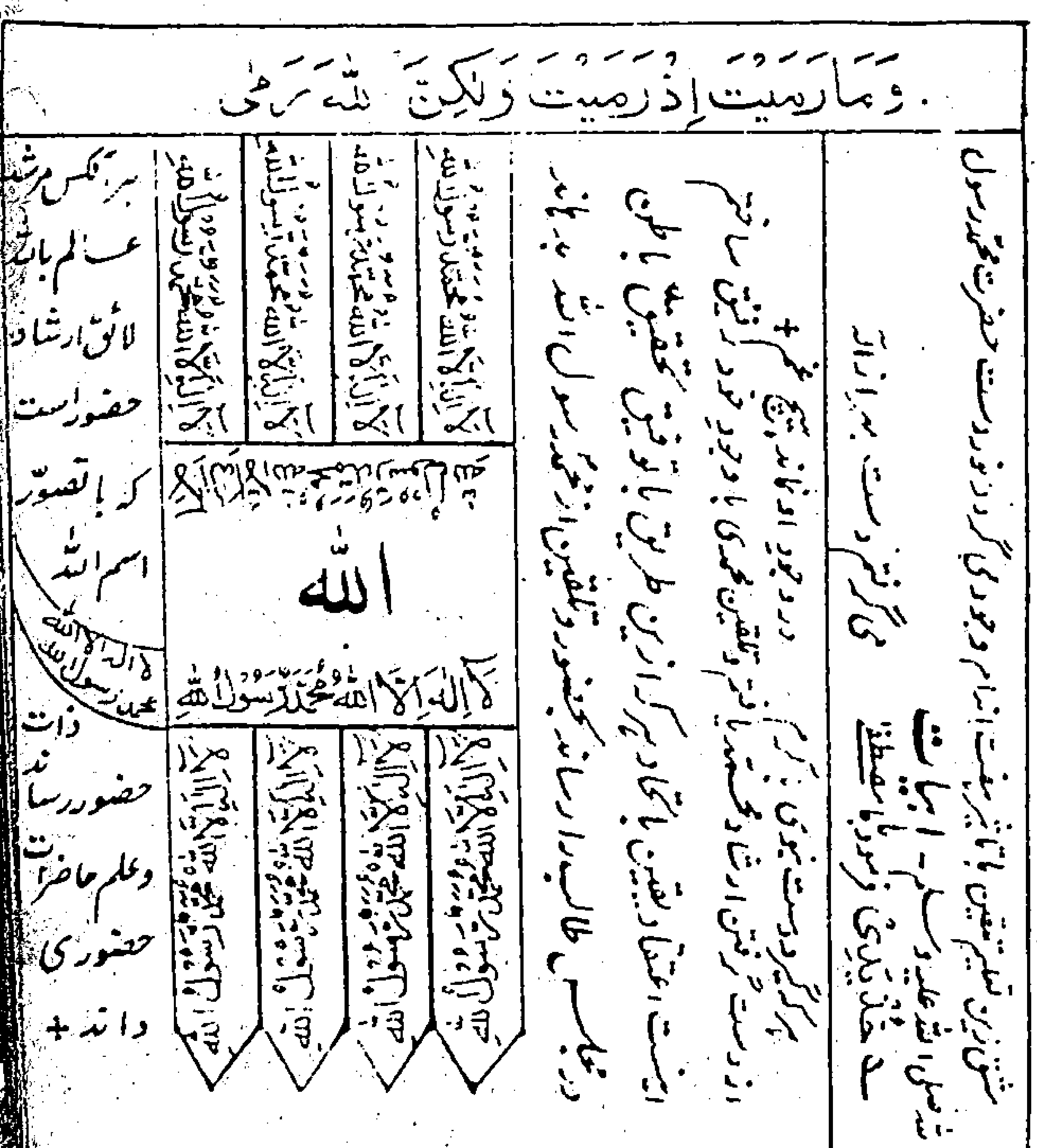

رشحات

Marfat.com

فنا فی الشیخ، فنا فی الرّسولؐ

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فنا فی الشیخ، فنا فی الرّسول اور فنا فی اللہ کے بارے میں اپنی کتاب "شمس العارفین" میں فرماتے ہیں کہ:۔

مرید کو تین مراتب طے کرنے پڑتے ہیں:۔

۱۔ فنا فی الشیخ کا مرتبہ جس میں شیخ کی صورت کا اس طرح تصور کرنا پڑتا ہے کہ جس طرف نگاہ اُٹھائے ہر طرف شیخ ہی نظر آئے۔

۲۔ فنا فی الرسول کا مرتبہ جس میں صورت اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح تصوّر کرنا چاہیئے کہ جس طرف نگاہ اُٹھائے تو اُسے ہر طرف صورتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔

۳۔ فنا فی اللہ کا مرتبہ جس میں اسمِ اللہ کا تصوّر اس طرح کرنا پڑتا ہے کہ جس طرف نگاہ اُٹھائے اسمِ الٰہی کی کثیر تجلیات کا مشاہدہ کرے۔ اسے لامکان کہا جاتا ہے۔ اللہ العالمین کو کسی خاص مقام یا مکان میں تصوّر کرنا کفر ہے۔

قرب کے بھی تین مراتب ہیں کہ اُن سے تین تصوّر کا حصول ہوتا ہے وہ مراتب یہ ہیں:۔

۱۔ فنا فی الشیخ ۲۔ فنا فی الرسول ۳۔ فنا فی اللہ

Marfat.com

مرشد کیسا ہونا چاہیئے

جاننا چاہیئے کہ تمام مخلوق کو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے تخلیق کیا گیا ہے اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو نور الٰہی سے۔ جو مرشد اول روز ہی وحدانیت کے نور صورت اختیار نہ کرے اُسے مُرشد نہیں کہنا چاہیئے۔ جو اسم ذات کے تصوّر سے نفس کی صفائی اور قلب کی صفائی اور رُوح کی تجلیات اور عمر کے نور مل کر ایک ہو جاتے ہیں تو پھر وہ نور بموجب اس حدیث کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ کے اپنے اصل کی طرف جاتی ہے۔

مردود اور خبیث کون؟

حضوری کے راستہ کی ابتداء فنافی الشیخ ہے اور متوسط فنا فی اللہ ہے اور حضوری کے راستہ کی انتہا فنافی الرسول ہے۔ جو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور امر بالمعروف اور حدیث نص سے منہ موڑے وہ مردود اور خبیث ہے۔

شیطان سے بچاؤ کی صورت

جاننا چاہیئے کہ جب طالب اسم الٰہی کے تصور پر تصرف کر لیتا ہے اور اسمِ ذات جل جلالہٗ کا نقش اُس کے قلب میں جاگزیں ہو جاتا ہے اور دل سے اس طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو قلب کے چاروں طرف آگ کا ایک شعلہ سا بن جاتا ہے اور نور کی مانند ہوتا ہے اور طالب خیال کرتا ہے کہ وہ تجلی حضور ہے تو اس شیطانی آگ سے شیطان آواز دیتا ہے کہ تو میرا پیارا ہے اور میں تجھ سے پیار کرتا ہوں اَب ظاہر و باطن میں بندگی کی کیا ضرورت ہے ایسی صورت میں استغفار پڑھنی چاہیئے

اس تجلّی کے بعد شیطان بچے کی شکل میں، پھر نوجوان کی شکل میں اور پھر ضعیف کی شکل میں نمودار ہوتا ہے اور پھر شیطانی شکل میں کہتا ہے کہ یہی فقر کے مرتبے ہیں۔ پھر شیطان گزری ہوئی۔ حال اور ہونے والی خبروں سے آگاہ کرتا ہے اور لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ فلاں فقیر صاحب کشف ہے۔ یہ تمام اندر کے مرتبے شیطانی استدراج ہے اس سے باخبر رہنا چاہیئے۔ جب ایسی شیطانی شکل نظر آئے تو کلمہ طیب اور لاحول پڑھنا چاہیئے ایسا کرنے سے شکل شیطانی کا حجاب آنکھوں سے ہٹ جائے گا پھر نورانی شکل میں جو تجلیات اسم الٰہی کے حروف سے ظاہر ہوں وہ قرآن و حدیث کے مطابق ہیں اُس وقت امنّا وصدقنا کہنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں ہے کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ بَظَاہِرِہٖ فَھُوَ بَاطِلٌ۔ کیونکہ فنافی الشیخ کے مراتب کا تعلق اسم الٰہی اور حضوری نور کے مشاہدات اور تجلیات اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ جو فنافی الشیطان ہوتے ہیں وہ نفس پرست، مغرور اور نالائق پیر کے مرید ہوتے ہیں۔ ایسے مرید کثیر التعداد ہیں لیکن فنافی الشیخ کے طالب روشن ضمیر اور معرفت الّا اللہ کے لائق اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کے لائق ہوتے ہیں وہ شریعت محمدی پر کاربند ہوتے ہیں۔

تصور فنافی الشیخ کی حقیقت

کثرتِ تصورِ شیخ سے جو وجود میں ایک نورانی شکل نمودار ہوتی ہے وہ شکل علم کے فضائل بیان کرتی ہے کہ قرآن، حدیث، فقہ، فرض، سنت، واجب اور مستحب کو اپنانا چاہیئے اور کبھی وہ شکل وصورت اللہ کے ذکر میں مستغرق ہوتا ہے تو اس کے وجود سے آواز نکلتی ہے سِرِّ ھُوْ سِرِّ ھُوْ ھُوَ الْحَقُّ

لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُوْ۔ اور کبھی وہ شکل وصورت گزرے ہوئے زمانہ، زمانۂ حال اور آنے والے زمانہ کے حالات ایک ایک کر کے ظاہر کرتی ہے۔ زیادہ تر وہ صورت خود روز و شب اطاعتِ خداوندی سے فارغ نہیں رکھتی۔ اور دائمی طور وہ صورت شرع مطہرہ کی پابند رہتی ہے اور کبھی شاذ و نادر اُن سے خلاف شرع امر سرزد ہوتا ہے۔ کبھی بھی کفر و شرک یا بدعت کے کلمات اس سے سرزد نہیں ہوتے اور کبھی وہ صورت معاملات میں نفس کا محاسبہ کر لیتی ہے اور نفس کو کہتی ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَآءِ (جس نے خود کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچانا۔ اور جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو بقا سے پہچانا۔) اور نفس کو پہچاننا ہے فنافی الشیخ کے مرتبے میں وہ صورت وجود کے اندر پوشیدہ رہتی ہے اور وجود معصیت سے تائب رہتا ہے۔ ایسی صورت تصور کی صفائی سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ صورت نفس کی ملامت کرنے کے لیے اُسے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی سے آشنا کرتی ہے تاکہ سرکشی سے منہ موڑ لے اور صراطِ مستقیم اختیار کرے۔ یہ مرتبہ بچوں کے نفس کی پہچان کا نام ہے۔

کامل پیر کی نشانی

کامل پیر کو الہام پیغام سے نہیں آزمانا چاہیئے جس میں معرفت الٰہی اور فقر کا پیغام نہ پایا جاتا ہو تو اس پر دھوکہ نہ کھانا چاہیئے۔ کامل پیر کی یہ نشانی ہے کہ اُسے قربِ حق حاصل ہونا چاہیئے اور ہر وقت دربارِ خداوندی میں حاضری ہو اور اس کا باطن معمور ہو اور شوق میں مسرور ہو۔

Marfat.com

ناقص پیر کی نشانی

ناقص پیر وہ ہے جو بجڑوں کی شکل و صورت، غیر متشرع، بے اثر، اہل بدعت ہو۔ ایسا پیر کسی کام کا نہیں۔

کامل پیر کے کارنامے

اگر صاحب فنافی الشیخ معصیت کی طرف راغب ہو تو صورت اُسے راغب نہیں ہونے دیتی اور حرص و شہوت کے غلبوں سے دُور رکھتی ہے اور اگر سو جائے تو وہی صورت توفیقِ الٰہی سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر الا اللہ کی توحید میں مستغرق کرتی ہے اور اگر مراقبہ کرے تو وہی صورت ہاتھ پکڑ کر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے جاتی ہے اور مراتب دلاتی ہے اور ایسے شخص کا باطن نہایت صاف ہوتا ہے وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وہ صورت ہمیشہ یہ تسبیح پڑھتی ہے،، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّتِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ۔ اور وہ صورت سخاوت میں حاتم سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ یہ تمام مراتب صاحب فنافی الشیخ کو حاصل ہوتے ہیں اور اس کا باطن صاف ہوتا ہے۔

مقام فنافی الشیخ

صاحب فنافی الشیخ کا یہ مقام ہے کہ جب طالب الٰہی شیخ کی صورت

Marfat.com

کا باطن میں تصور کرتا ہے تو شیخ کی صورت اُس وقت حاضر ہو کر طالب کا ہاتھ پکڑ کر معرفت الٰہی اور مجلس محمدی تک پہنچا دیتی ہے۔ ایسے شخص کو یُحْیِ وَ یُمِیْتُ کہا جاتا ہے۔

مقامِ فنا فی الرسول

فنا فی الرسول کا مقام یہ ہے کہ جب اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی روحِ مبارک ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑی شفقت و مہربانی سے تشریف فرما ہوتی ہے اور صاحب تصور فرماتے ہیں کہ میرا ہاتھ پکڑو۔ آپ کا ہاتھ مبارک پکڑتے ہی اُسے معرفت خداوندی حاصل ہو جاتی ہے اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور لائق ارشاد ہو جاتا ہے اس لیے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی لسانِ پاک سے تصور کی بابت فرمایا ہے:

"پس صاحب بیعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے دست بیعت کرتا ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ

اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھ پر ہے

میں اُن لوگوں پر متعجب ہوں جو معرفت خداوندی کے نور سے باطنی لذت حاصل نہیں کر سکتے اور اللہ کے فقیروں کو اللہ کے مومن بندے خیال کرتے ہیں۔

مقامِ فنا فی اللہ

مقامِ فنا فی اللہ اسے کہتے ہیں جو اسمِ اللہ تصور کرے تو اسم الٰہی کی تاثیر

Marfat.com

اُسے اِلاَّ اللہ کی معرفت بخشتی ہے اور غیرِ حق کو اُس کے قلب سے نکال دیتی ہے جو یہ مقام حاصل کر لیتا ہے وہ توحید معرفتِ خداوندی کے دریا سے پیالہ پیتا ہے اور سر سے پاؤں تک شریعت محمدی پر عمل کرتا ہے اور جو بال بھر بھی معرفت خداوندی حاصل کر لیتا ہے اُسے جاہل کے سامنے منکشف نہیں کرتا اور نہ ہی شور مچاتا ہے۔

چشم آں باشد کہ بر حق شد نظر
چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

آنکھ حقیقت میں وہ ہوتی جس کی نظر ہمہ وقت اللہ کی طرف ہو۔ ظاہری آنکھ تو گدھے اور بیل بھی رکھتے ہیں۔

(اسرارِ قادری)

ابتدا و انتہا فقر

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:۔
"فقر کی ابتدا یہ ہے کہ سرتاپا صاحبِ شریعت ہو اور پھر حقیقت کے حالات سے واقفیت حاصل کر کے معرفت کے دریا میں غوطہ لگائے اور اس کا وجود صاحب کرم ہو اور حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی مجلس پاک کا راز رکھتا ہو اور پھر فنا فی اللہ ہو جائے۔"

معراج دوام کا مشاہدہ

جاننا چاہیئے کہ ہر ایک مقام میں کشف راہ کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے بعض کو تو اس راستہ سے قربِ خداوندی کا حصول ہوتا ہے اور بعض اس کے ذریعے صراطِ مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں۔ پس طالب کو پہلے دن ہی مرشد معراج دوام کا مشاہدہ کراتا ہے جس کا اثر بعض پر تو ایک سال تک رہتا ہے اور بعض کو تمام عمر اور بعض پر زندگی اور موت دونوں حالتوں میں بلکہ روزِ محشر تک رہتا ہے۔

Marfat.com

ایک انوکھا راز

وصال جمعیت باجمال ربانی قدرت کا ایک راز ہے جس کی شرح قلب ہی کر سکتا ہے نہ کہ دفتر کر سکتا ہے۔ وہاں پر نہ علم ہے نہ عقل ہے۔ نہ مطالعہ ہے نہ دانش نہ عقل نہ شعور۔ نہ وہم وخیال اور نہ ذکر نہ مذکور۔ اس مقام پر ہدایت و نہایت ایک ہو جاتی ہے۔ رُوح کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ قلب کو صفات کا حصول ہوتا ہے۔ اور ممات سے حیاتِ ابدی نصیب ہوتی ہے۔ اگر کسی دنیادار دولت مند مثلاً بادشاہ یا امیر کو وصیت کرے تو اسمِ الٰہی اس طرح پڑھتا ہے کہ پھر تمام عمر اسے دنیاوی لذتیں اور حرص وہوا بھول جاتی ہے یہ مراتب وجودی سیر میں مشق مرقوم کے سبب مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل ہوتے ہیں۔ جو شخص اس مقام پر پہنچتا ہے وہ قدم شریعت میں اور نگاہ طریقت پر رکھتا ہے اور اسے جمعیت باحقیقت حاصل ہوتی ہے اور قربِ حق حاصل ہوتا ہے اور مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا راز دار اور خادم ہوتا ہے۔ جو لوگ خلافِ شرع ہیں وہ معرفت کا علم نہیں رکھتے دیوانہ سب سے بیگانہ اور ہوشیار شریعت شہسوار اور عارف نظار ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

پس معلوم ہوا کہ فقیر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا معشوق اور عاشق الٰہی ہوتا ہے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے عاشق ہیں یہاں پر عاشق و معشوق تینوں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ یہاں پر جب وصل کی گنجائش نہیں تو ہجر کا کیا دخل۔ یہ مراتب ان کے ہیں جو فنا فی اللہ، فنا فی الرسول اور فنا فی الشیخ ہیں۔ جو شخص ان تینوں باتوں تو باتوفیق طے

کرے اس کے وجود میں نقش کھینچا جاتا ہے اور قلب زندہ ہو جاتا ہے اور روح بھی رفیق ہو جاتی ہے۔ یہ مراتب جان فدا کر دینے والے عاشقوں کے ہیں۔ عاشق لوگ بے خوف ہوتے ہیں۔ ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔

مرشد کے لیے صفات جمیلہ

جاننا چاہیئے کہ جو طالب اپنے پیر کی خدمت میں جائے اور اسے بزرگوں کی تلقین پر یقین نہ ہو تو سمجھ لو کہ اس کے وجود میں نفس امارہ بطور رقیب موجود ہے ایسے شخص کو تمام لوگ بے نصیب کہتے ہیں۔ دوست گھر میں ہے لیکن اس اندھے کو دکھائی نہیں دیتا۔ اس اندھے پن کا علاج یہ ہے کہ ایسے مردود طریقت حقیقت کے مرتد اور معرفت سے بے خبر طالب کو مرشد کامل کی توجہ سے اخلاص اور تصور سے یقین اور اعتبار کرا دے اس جیسے کو اسم ذاتِ الٰہی کے تصور میں لپیٹ کر انوار و تجلیات کے شعلے میں پھینک کر دیدار خداوندی سے مشرف کر دے۔ جب یہ حال ہو جائے تو طالب کو خود بخود اعتبار آ جاتا ہے۔ مرشد دنیاوی کثرت سے خزانے بخشتا ہے۔ ایسا مرشد کامل طالب کے لیے قربِ حق کے واسطے وسیلہ اور شاہد ہوتا ہے اور ایسے مرشد کا طالب مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہتا ہے اور روشن ضمیر ذکر فقیر کے مرتبے کو پہنچ جاتا ہے۔ پس مرشد میں صفت ہونی چاہیئے کہ گمراہ مرتد، مردود طالب کو جمعیت بخشے اور حق دکھائے۔

جہان کا خزانہ ہونا

مرشد وہ ہے جو ہمیشہ کی جمعیت جان کر عنایت کرے نہ کہ جو خود ہی پریشان ہو۔

اور اس کا طالب شیطانی وساوس میں گرفتار ہو۔ پس جسے کاملین سے تلقین ہوتی ہے گو یا وہ جہان میں خزانہ اور کان کی مانند ہے۔

ذکر کے گواہان

ذاکر کے ذکر کے دو گواہ ہیں:۔

۱۔ ایک یہ کہ خفیہ ہو۔ خفیہ ذاکر اللہ تعالیٰ کا ہم جلیس ہوتا ہے اَنَا جَلِیْسٌ مَعَ مِنْ ذَکَرَنِیْ۔ جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوں۔

۲۔ دوم یہ کہ اسے ہمیشہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے اور یہ حضوری بعض کو ظاہری وجود سے یا قلب سلیم سے یا روح سے یا سر سے جو بحق تسلیم ہو یا نور صفت کریم سے ہوتی ہے۔ بعض اس بات کو جانتے ہیں اور بعض نہیں جانتے۔ ان میں سے ایک نہ ایک طرح ذاکر کو ضرور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوتا ہے خواہ وہ ظاہر میں لوگوں سے بات چیت کر رہا ہو۔

عارف کا دونوں جہان کا مشاہدہ کرنا

جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی سد سکندری جیسا پردہ تو نہیں یا راستہ طویل تو نہیں بلکہ صرف پیاز کی جھلّی ہے جسے اگر پیر کامل چاہے تو ایک ہی نگاہ سے ریزہ ریزہ کر کے طالب کو اللہ تعالیٰ تک رسائی کروا سکتا ہے اور لاہوت و لامکان میں پہنچا کر عالم باللہ عارف ولی اللہ بنا سکتا ہے۔ اسے آنکھ بند کرنے، مراقبہ کرنے، نماز و نوافل اور استخارہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ جاہل معرفتِ خداوندی سے دور رہتا ہے

اور کسی عالم نے ظاہری آنکھوں سے مشاہدہ ربانی نہیں کیا ہاں خواب یا مراقبہ میں عارف دونوں جہانوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔

صراطِ مستقیم کی اصل کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ اس راہ کی اصل علم ہے اور اس راہ کا وصل حکم ہے اور اس راہ کی حکمت جان سے حاصل ہوتی ہے۔ عارفین جو حق کو حاصل کر لیتے ہیں ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ عالم ربانی ہوتے ہیں۔ عالم ربانی ہیں یہ جرأت حوصلہ اور طاقت نہیں کہ عالم ربانی کا مقابل ہو سکے۔

شوق مانند آگ

جاننا چاہیئے کہ شوق ایک آگ ہے یا ایک درد لادوا ہے۔ عاشقوں کی ہمیشی لقا سے مشرف ہوتا ہے۔ اسے ہمیشہ کی بندگی کہا جاتا ہے۔ بغیر بندگی کے شرمندگی حاصل ہوتی ہے۔ بغیر بندگی کے زندگی نہیں بلکہ روسیاہی ہے کیونکہ اس حالت میں خطرات شیطانی شرک و کفر دل کو تباہ کر دیتے ہیں۔

صاحب دعوت کون؟

جاننا چاہیئے کہ فقیر کے لیے دعوت بمنزلہ اوزار ہے جس کے بموجب وہ شجاعت شعار اور سپہ سالار بنتا ہے اور دعوت پڑھتے وقت حضور میں ہوشیار ہوتا ہے جس کی یہ حالت ہو اسے اپنے گرد حصار کھینچنے کی کوئی حاجت نہیں جو اس طرح کا صاحب دعوت ہوگا اسے کبھی رجعت لاحق نہ ہوگی اور اس کا چاہنے والا کبھی دیوانہ نہ ہوگا۔

Marfat.com

عارف کا بے حجاب ہونا

جاننا چاہیئے کہ جو شخص لوگوں کو پوشیدہ باتیں بتا کر پیری مریدی کرتا ہے اور گزرے ہوئے اور آنے والے حقائق بیان کرتا ہے وہ ابھی کشف اور جنونیت کے ادنیٰ درجے پر ہے۔ اہل بہشت سے شیطانی تحقیق کا سرزد ہونا مکروہ ہے۔ مرد کامل وہ ہے جو عین کشف ربانی کا انکشاف کرے اور مشکلات کو حل کرے ایسا کرنا نہ ہی غیب ہے اور نہ ہی کوئی غیبی صفت۔ عارف بلاشک و بلاشبہ بے حجاب ہوتا ہے اور اس کی ہر ایک بات حضور سے ہوتی ہے اور اس کی توجہ عین نور ہوتی ہے اس کا وجود بخشا ہوا اور قلب بیت المعمور ہوتا ہے خود صاحب سرور ہوتا ہے اور اس کا باطن معرفت فنا فی اللہ میں ثابت ہوتا ہے۔ یہ مراتب حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کی رفاقت سے حاصل ہوتے ہیں ان مراتب کو معراج کہا جاتا ہے۔ معراج قرآن مجید سے ہے اور جو قرآن پاک سے باہر ہے وہ معراج نہیں بلکہ شیطانی استدراج ہے۔ بعض کو یہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک۔ بعض کو صبح سے شام تک اور بعض کو بطور دائمی توجہ مرشد سے فنا فی اللہ کا مقام حاصل ہوتا ہے اس قسم کا معراج محشر تک جاری و ساری رہتا ہے۔ یہ عنایت بھی مرشد کامل سے حاصل ہوتی ہے۔ فقیر کے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی بات نہیں کہ لوگوں کے ساتھ نیک و بد اور شور و شر سے گفتگو کرے کیونکہ ایسا کرنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اس کا کلام بے تاثیر ہو جاتا ہے اور اسے غم کدورت حجاب اور خطراتِ معرفت دیدار قرب الٰہی سے باز رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ

کامل فقراء ہمیشہ خلوت گزیں ہوتے ہیں اور مخلوق سے جدا ہو کر جنگلوں میں تنہا زندگی گزارتے ہیں اور دائمی مسافر ہوتے ہیں اور خود کو لوگوں سے پوشیدہ رکھتے ہیں اور اگر شہر میں رہتے ہیں تو بعض دیوانے بن جاتے ہیں اور بعض ظاہر میں مجذوب لیکن باطن میں محبوب بنے رہتے ہیں۔ حبیب کے ساتھ ہی انھیں بہار ہوتی ہے۔ دیدار سے ہی انھیں جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ دیدار کے بغیر تو جنت بھی کانٹے دار جھاڑی کی مانند ہے۔

صاحب دل کا مقام

جاننا چاہیئے کہ جو طالب اللہ دل کا مرتبہ حاصل نہیں کرتا اور ریاضت اور چلّہ سے واصل نہیں بنتا وہ مردہ دل اور بے حاصل ہے۔ دل وہ نہیں جسے تم گوشت کا ٹکڑا خیال کیے ہوئے ہو بلکہ معرفت محبت میں مشاہدہ نور کا نام دل ہے۔ صاحب دل ہمیشہ دیدار حضور میں ڈوبا رہتا ہے اس لیے سوچنا چاہیئے کہ دل کس علم، عقل اور دانش سے حاصل ہوتا ہے۔ جس طالب کو دل، جان سے بھی عزیز ہے اسے صفحۂ لفظ یا حرف یا نظر سے ہی علم حاصل ہے اور تمام غیبی اور لاریبی علوم اس علم کے آگے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں۔ جو شخص اس علم سے سبق پڑھتا ہے وہ محشر کے دن تک مست رہتا ہے اور دل کا علم سینے میں ہوتا ہے پس جو شخص دل سے علم پڑھتا ہے وہ جاہل بے تصدیق نابینا با نفاق اور با حسد د کینہ ہے۔

دل کی حقیقت

دل ایک لطیفۂ الٰہی ہے جو فنا فی اللہ کے کپڑے میں لپٹا ہوا ہے

جسے نور ذات کی تجلی حاصل ہے۔ صاحب دل کو ہمیشہ مشاہدہ کی پیاس رہتی ہے اور دیدار الٰہی کا متمنی رہتا ہے۔ زندہ دل بایقین باعتبار اور عیان میں ہوتا ہے۔

چراغ کون اور آفتاب کون؟

جاننا چاہیئے کہ دل ایک ایسا وسیع ملک ہے جس میں باقی تمام ملک سما سکتے ہیں لیکن یہ بلحاظ عظمت کسی ملک میں نہیں سما سکتا۔ قادری مرید کو اسی دلی جنبش سے حضوری اور مشاہدہ جمال حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے طریقوں میں طالب دم بند کرتا ہے اور اُسے دائمی خطرات کا سامنا رہتا ہے اور وہ خام خیال کرتا ہے کیونکہ دوسرے طریقے بمنزلہ چراغ ہیں اور طریقہ قادری بمنزلہ آفتاب کے ہے سو چراغ کی کیا ہستی ہے کہ آفتاب کے سامنے دم مارے۔ اگر دم مارے گا تو بجھ جائے گا۔

مردود کون؟

جاننا چاہیئے کہ جس طریقے یا خانوادے کو جو دولت و نعمت نصیب ہوئی ہے وہ سب کی سب حضور غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلہ سے ہوئی ہے جو شخص قادری طریقہ کا منکر ہے وہ دنیا و آخرت میں مردود ہے۔

طریقہ قادریہ کی اہمیّت

جاننا چاہیئے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا خاص طریقہ فنا فی اللہ ذات ہوتا ہے جس کی ابتدا و انتہا زندگی اور موت میں نجات کا حصول ہے۔ آپ کے

Marfat.com

مرید اولیاء اللہ ہوتے ہیں۔ آپ کے تبرکات، کرامات اور خوارق عادات عادات محشر تک جاری و ساری رہیں گے۔ جو کرامات کسی کو حاصل ہوتی ہیں وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے خزانے سے حاصل ہوتی ہیں۔

قادری عارف کی حقیقت

جاننا چاہیئے کہ جو عارف عقل مند قادری اور صاحبِ شعور ہے اسے بالیقین آپ کی تصنیف "عقل بیدار" کے مطالعہ سے حضوری حاصل ہو گی۔ اگر طالب مرید قادری کو مؤکل فرشتے چشمۂ آبِ حیات پر ظلمات میں لے جائیں تو پانی پی کر خلق سے گم ہو جاتا ہے اور ہمیشہ سیر و سفر میں مشغول رہتا ہے جس طرح کہ فقیر ولی اللہ رہتے ہیں۔

معرفت توحید کے مراتب

جاننا چاہیئے کہ معرفت توحید میں چار تصرف کی توفیق کے چار مراتب ہیں:

۱۔ ایک علم دعوت کا منصب جس سے ایک ہی دم میں تمام مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔

۲۔ دوسرا ہمیشہ ذکر و فکر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ حضوری۔ جس سے پیغام لانا اور لے جانا حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ تیسرا باطن میں مشاہدہ معرفت الٰہی کرنا اور رحمت الٰہی کو مد نظر رکھنا جس کے ذریعے ہر بات یا ذکر و مذکور ہوتی ہے کبھی غرق فنا فی اللہ اور ایسا مست ہوتا ہے کہ مستی، ہوشیاری، سونا اور جاگنا سب کچھ انوار کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

۴۔ چوتھا تلقین ارشاد کا منصب، جو بمنزلہ کسوٹی ہوتا ہے۔ سو طالب صادق کا خیال رکھتا ہے کیونکہ وہ حق کا طالب ہے اور جھوٹے طالب کو چھوڑ دینا چاہیئے کیونکہ وہ باطل کا خواستگار ہے۔

یہ چہار منصب طریق قادری میں پہلے چار دنوں میں حاصل ہوتے ہیں۔ کامل مرشدان چہار پر پوری طرح متصرف ہوتا ہے اسے کثرت سے تصور اور جمعیت حاصل ہوتی ہے اس میں توجہ کلّی اور تفکر تمامیت حد سے زیادہ درکار ہے اگر اُسے یہ بات حاصل ہے تو وہ عاشق کے مرتبے میں ہو کر نظارہ کرتا ہے۔

مرشد کی خدمت کا صلہ

جاننا چاہیئے کہ خود پسند طالب سالہا سال بھی مرشد کی خدمت میں رہ کر بے ادبی کے موجب وصال سے بیگانہ رہتا ہے جو مرید مرشد کی خدمت میں وقت گزارے وہ طامع ہے اور مرشد کے حق عزرائیل کی مانند ہے۔ ایسا شخص نفس کی قید میں گرفتا ہے حکایت باشکایت پس پشت ہے۔

کامل پیر کا کمال

جاننا چاہیئے کہ کامل اور صاحب منصب پیر توجہ سے ہی علم معرفت الٰہی اور حضوری سینہ بسینہ، نظر بہ نظر، قلب بہ قلب، روح بہ روح اور سر بہ سر عطا کر سکتا ہے۔ اس توجہ تلقین بالیقین سے طالب روشن ضمیر اور دونوں جہان سے لاپرواہ ہو جاتا ہے اور فقر کے انتہائی مقام اور فنا فی اللہ کے درجے پر رسائی حاصل کر لیتا ہے۔

Marfat.com

عطا کا حصول

سالک کے لیے لازمی ہے کہ وہ پہلے کامل واکمل پیر کو جو عالم۔ عامل۔ صاحبِ شریعت اور قادری سروری ہو تلاش کرے اور اُس سے دستِ بیعت کرے پھر سلوک کی راہ میں قدم رکھے کیونکہ قادری طریقے کی ابتداء کو بھی کسی طریقے کی انتہا نہیں پہنچ سکتی خواہ تمام عمر ریاضت میں پتھر پر سر مارے۔

قادریت کی منزل

قادری پیر جامع اور مجمل ہے اور اسی کا ظاہر و باطن ذکر و فکر میں مشغول ہوتا ہے اور قادری طریقہ میں اِلّا اللہ کی معرفت کی ظاہری اور باطنی قرب اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے اور زندگی میں کفر و شرک سے نجات پاکر عارف باللہ ہو جاتا ہے اور حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت اور برکات سے مشرف ہوتا ہے۔

فیض کی انتہا

حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ہر روز پانچ ہزار مریدوں کو معرفت میں

مشاہدہ اور وحدانیت کے نور میں غرق کرتے۔ ان میں سے تین ہزار کو اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ کے مرتبے پر پہنچا دیتے اور دو ہزار کو مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پہنچا دیتے۔ یہ طریقہ اسم الٰہی کے حاضرات کی باطنی توجہ اور حضوری سے کلمہ طیب کا ذکر ضربی اور ذوق اور تصور اور تصوف کی سخاوت طریقہ قادری میں سے ایک سے دوسرے کو قیامت تک پہنچتی رہے گی اور آفتاب کی طرح دونوں جہان میں اُس کی روشنی چمکتی رہے گی اور اُس سے فیض حاصل ہوتا رہے گا۔

وصیت

جاننا چاہیئے کہ جو قادری ہو کر کسی دوسرے صاحبِ طریقت کی طرف رجوع کرے گا وہ بے برکت اور معصیت میں مبتلا ہو گا اور اس کے مراتب سلب کر لیے جائیں گے لیکن سالک کے لیے لازمی ہے کہ مرشد پکڑے۔ جو ذکر اذکار مرشد کی رہنمائی کے بغیر کیا جائے وہ ذکر بے سود ہوتا ہے اور نہ ہی سالک اس سے کسی مرتبے پر پہنچتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ پکڑو۔ احادیث شریف میں ہے اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ "پہلے ساتھی کی جستجو کرو پھر رستہ پر چلو"

کتاب "شمس العارفین" کی وصیت

اگر قادری مرشد نہ مل سکے تو لازم ہے کہ شب و روز "شمس العارفین" کا مطالعہ کرے اور خلوص دل سے پڑھے اور یقین صادق رکھے تو اُسے مجلس محمدی

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاصل ہو جائے گی اور بہت جلد اس پر اسرارِ الٰہی منکشف ہو جائیں گے اور ارض وسموات کی ہر چیز اس کے مشاہدہ میں آجائے گی۔ تمام پردے چاک ہو جائیں گے۔ اس کتاب کا پڑھنے والا عارف باللہ اور مخلوق کا رہنما بن جاتا ہے اور جو محتاج اسے پڑھے وہ اولیائے لایحتاج میں شمار ہونے لگتا ہے۔ اگر غریب پڑھے تو مالدار ہو جاتا ہے اگر پریشان پڑھے تو اُس کی پریشانی دُور ہو جاتی ہے۔ جو شخص اس کتاب کا اول سے لے کر آخر تک مطالعہ کرے گا تو اُسے بیعت کی ضرورت نہ رہے گی۔ اگر صاحب رجعت اس کا مطالعہ کرے تو وہ رجعت سے نجات پائے۔ اگر مردہ دل پڑھے تو اس کا دل زندہ و تابندہ ہو جائے اور گزرا ہوا، جو گزر رہا ہو اور آنے والے حالات سے واقف ہو جائے گا۔

کامل مرشد کیا کرے؟

کامل مرشد کے لیے لازمی ہے کہ وہ طالب الٰہی کو پہلے اسمِ الٰہی کا تصوّر شروع کرا کے فنافی اللہ کے مراتب کو پہنچائے اور مشاہدہ تک پہنچائے تاکہ طالب کو چلّے یا ریاضت کی ضرورت نہ پیش آئے۔ اہل حضور لایحتاج کو اس بات کی احتیاج نہیں کہ ورد و وظائف میں مشغول ہو۔ انسان ہرگز نفس اور شیطان کی قید سے خلاصی نہیں پاتا اور اس دل دنیا سے سرد نہیں ہوتا جب تک کہ وہ کامل مرشد نہ پکڑے اور اسم اللہ ذاتی کے تبرکات میں مشغول نہ ہو جائے اور اسمِ ذاتی کے تصور سے ربوبیت کے ذکر میں غرق نہ ہو جائے۔ طالب الٰہی کو ہر منصب نور حضور سے دکھائی دیتا ہے اور ظاہر و باطن میں لوحِ محفوظ اس کے ضمیر میں رہتی ہے اور کلمہ طیبہ کے تصوّر کے حاضرات سے پاک ذکر

Marfat.com

اُسے نصیب ہوتا ہے اور یہ طالبِ الٰہی کو دونوں جہان میں بہرہ ور کر دیتا ہے۔

حاضرات کے سات قفل کی نقاب کشائی

جاننا چاہیئے کہ مرشد طالب صادق کے لیے ان سات چابیوں سے حاضرات کے ساتوں قفل کی نقاب کشائی کرتا ہے اور ایک دم ایک قدم سے چاہنے والوں کو دونوں جہان کے مقصود دکھا دیتا ہے۔

بغیر ریاضت کے معرفت کا حصول

مرشد کامل قادری سروری جامع اور مجموع الفضل مندرجہ ذیل تصرف اور مراتب بغیر ریاضت اور تکلیف اُٹھانے کے دے سکتا ہے اور وہ مراتب یہ ہیں:

۱. ظاہری ۲. باطنی ۳. ازلی ۴. ابدی
۵. دنیا ۶. عقبیٰ ۷. غرق ۸. فنا فی اللہ

اور معرفت الٰہی کے تصرفات جو ایک دوسرے سے اعلیٰ اور بڑھ کر ہیں۔

عطائی قوت کے ثمرات

جاننا چاہیئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان فقیروں کو جو اسمِ الٰہی کے حاضرات کے جاننے والے ہیں یہ قوت عطا کر رکھی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو غیب الغیب کے مؤکل اور علم کیمیا کے مؤکل سنگ پارس کو جو لوہے کو سونا بنا دیتی ہے لا کر اُسے دے سکتے ہیں لیکن وہ اولیاء اللہ اور فقراء جو ہمیشہ ظاہر میں غنی دل اور باطن میں مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوتے ہیں۔ وہ موکلوں کے مراتب

Marfat.com

توم دین اور کیمیا اور سنگ پارس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے، اگرچہ وہ فقر و فاقہ سے خونِ جگر کھاتے ہوں کیونکہ دنیا لعنتی ہے۔

قربِ الٰہی کے حصول کے لیے مجرب نسخہ

ایک مرتبہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ کون سی بہتر چیز ہے کہ جس سے دنیا اور عقبیٰ میں قربِ خداوندی حاصل ہوتا ہے اور وہ کونسی بُری شے ہے کہ جس کی وجہ سے دنیا اور عقبیٰ میں رضائے الٰہی سے دُور ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا معرفتِ خداوندی اور فقراء کی دوستی۔ یہ دونوں نعمتیں دنیا و آخرت میں سرفرازی کا فخر کا سبب ہیں لیکن دنیا کی طرف نہ دیکھے مگر حقارت کی نظر سے کیونکہ یہ شیطان کی تابع ہے۔

زندہ دلی کیسے میسّر ہو سکتی ہے؟

اے عزیز! جب تک ذاتِ اسمِ الٰہی کی مشق کی آگ نہ جلے نفاق دور نہیں ہوتا اور نہ ہی قلب سے زنگ اُترتا ہے اور بغیر ذکر کے قلب زندہ نہیں ہوتا اور نہ ہی نفس مرتا ہے خواہ تمام قرآن خوانی اور مسائل فقہ میں گزر جائے اور بال کی مانند باریک ہو جائے خواہ شب و روز زہد و عبادت سے پیٹھ کُبڑی ہو جائے اور بال کی مانند باریک ہو جائے۔ دل پہلے کی طرح سیاہ رہتا ہے۔

تصوّرِ اسمِ ذات کی محبوبیت

جاننا چاہیئے کہ اسمِ ذاتِ الٰہی کے تصور کی مشق کے بغیر کچھ فائدہ نہیں ہوتا

اگرچہ ریاضت کا سر پتھر پر کیوں نہ پڑے۔ اور اسم الٰہی کے تصور کی مشق کرنے والا ان مرغوب مراتب کا بے مشقت معشوق اور بے محنت محبوب حاصل کر لیتا ہے اگر زمین کو طے کرنا چاہے تو آدھے قدم میں کر سکتا ہے اور وہ پانچوں وقت کی نماز جماعت کے ساتھ کعبۃ اللہ میں پڑھتا ہے اور دائمی طور پر حضرت خضر علیہ السلام کا مصاحب بنا رہتا ہے اور علم کا مقابلہ کرتا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر یوم محشر تک کے تمام صوفیاء اور اولیاء اور صاحب مرتبہ لوگوں اور مومن مسلمانوں کے ارواح کے ساتھ مصافحہ ملاقات اور مجلس کرتا ہے اور ہر ایک روح کے نام سے واقف ہوتا ہے اور اسے پہچانتا بھی ہے اور روئے زمین پر جس قدر صاحب ورد و وظائف اور اہل دعوت اور حافظ اور قرآن خوان جو شب و روز طہارت کے ساتھ پڑھتے ہیں یا وہ شخص جو تمام عالم کو قبضہ میں لے کر شب و روز اللہ کے لیے خرچ کرے اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے سب اشیاء سے بڑھ کر اسم ذاتِ الٰہی کے تصور کے تصرف میں غرق ہونا اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مشرف کا حصول ہے۔

مُردہ سانس کونسا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ انسان کو کسی دم یادِ الٰہی سے غفلت نہیں برتنی چاہیئے حدیث میں ہے اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَۃٌ کُلُّ نَفْسٍ یَخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ مَیِّتٌ۔ گنتی کے سانس ہیں اور جو سانس بغیر یادِ الٰہی کے نکلتا ہے وہ مُردہ ہے۔

Marfat.com

مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور پر نور شافع یوم النشور احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی مجلس مبارک میں داخل ہونے کا یہ طریقہ ہے کہ جب طالب کے قلب پر اسم الٰہی کا تصور منقش ہو جائے اور بہتر طور پر سکونت اور قرار پکڑ جائے اور باطن میں اسم الٰہی کو درست دیکھے تو اسم الٰہی سے سورج کی روشنی کی طرح نور نمودار ہو گا اور معرفت الٰہی کے نور کی تجلیات کے شعلوں سے شیطانی وساوس اور خطرات کی تاریکی سیاہی اور اندھیرا دور ہو جائے گا اُس وقت مرشد کے لیے ضروری ہے کہ طالب کو کہا جائے کہ تو اسم الٰہی باطنی تصور اور تفکر سے ارد گرد دیکھ کہ تو کیا دیکھتا ہے۔ اگر قلب کے ارد گرد دیکھنے سے طالب باطن میں غرق ہو جائے تو سمجھے کہ اس کے باطن میں معرفت خداوندی کا نور ہے اور اگر باطن میں باشعور ہے تو اُسے کہے کہ دیکھ قلب کے ارد گرد ایک بہت بڑا میدان ہے جس کی کوئی انتہا نہیں پھر طالب اسم الٰہی کی طرف دل سے متوجہ ہو جائے اور مراقبہ سے نکل کر کہے

Marfat.com

کہ اس میدان میں روضہ کی شکل کا ایک گنبد ہے اور اُس کے دروازوں پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تحریر ہے۔ جب قفل کھل جائے اور طالب روضہ کے اندر آجائے تو آپ سے خاص مجلس محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نظر آئے گی اور اس مجلس میں قرآن و حدیث کا ذکر اذکار ہوتا نظر آئے گا اور وہ جان لے گا کہ یہی مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

نو مقامات کا حصول

مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے نو مقامات کا حصول ہے:۔

اول مقامِ ازل

دوم مقامِ ابد۔

سوم مقام دنیا۔

دنیا میں بھی چہار مقامات کا حصول ہوگا

ایک مقام حرمِ مدینہ میں روضہ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں۔

دوسرا مقام حرم کعبۃ اللہ میں اور دوادر مقام عرش کے اُوپر اور حضوری میں عرش کے اُوپر۔

کامل فقیر کی نشانی

جاننا چاہیئے کہ کامل فقیر وہ ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کا ہم مجلس ہو اور ایک گہرے دریا میں جسے دریائے توحید مطلق کہتے ہیں جو نورِ الٰہی سے موجیں مار رہا ہے اور ایک مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم لامکاں میں ہے جس کی مثال نہیں دے سکتے۔ یہ کلمہ طیبہ کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے ایسا

صاحب تصور جس مجلس میں جاتا ہے وہ مراقبہ اور ذکر الٰہی میں محو ہو جاتا ہے کہ گویا وہ مُردہ ہے اس مراقبہ سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا حصول ہوتا ہے۔ جب ظاہر و باطن ایک جیسا ہو جائے تو عارف باللہ کامل ہو جاتا ہے۔

مرشد کامل مجلس محمدی کا حصول

جاننا چاہیئے کہ کاملین کے لیے مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر جگہ آفتاب کی مانند روشن ہے اور مجلس کا طالب اُس کے حضور میں اُس ذرے کی مانند رہتا ہے جو آپ سے کسی صورت میں علیحدہ نہیں ہوتا بلکہ سورج کی روشنی اُس کے ذرّے کی برکت سے ہے۔ مطلب یہ کہ طالب الٰہی ظاہر میں خواہ کتنا ہی اوراد میں مشغول رہے وہ باطن میں کبھی مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حاصل نہیں کر سکتا جب تک کوئی کامل پیر اُس کا رہنما نہ بنے۔ کامل پیر کی مدد سے ایک لحظہ میں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوتی ہے اور مرد خدا بن جاتا ہے۔

پیروی کس کی، کی جائے

جاننا چاہیئے کہ اُمت پیروی کو کہتے ہیں اور پیروی کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلا جائے اور اپنے آپ کو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچائے۔ میں اُن لوگوں پر متعجب ہوں جو حضوری کے راستے کو نہیں جانتے اور عارف باللہ سے اس راستے کی طلب نہیں کرتے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظور نظر نہیں خواہ وہ مومن مسلمان، فقیر، درویش عالم اور فقیہ ہی کیوں نہ ہو اُس کی پیروی جائز نہیں۔

Marfat.com

ہدایت کا راز

جاننا چاہیئے کہ محمدی حضوری ہدایت کا راز ہے اور ہدایت درہدایت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ ”جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں کبھی ظاہر نہیں ہو سکتا۔

دروازۂ توحید کھل جانا

جاننا چاہیئے کہ جو شخص باطن میں محمدی حضوری میں دینی کام کے لیے التماس کرتا ہے تو حکم ہوتا ہے اور اُسی وقت اُس کے لیے فاتحہ خیر کہا جاتا ہے اور وہ کام ٹھیک ہو جاتا ہے اس میں کیا حکمت ہے ایسا طالب درجہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا ابھی کچھ محنت کی ضرورت ہے۔ ایسے طالب حق کو مشکل کا سامنا ہو جائے تو باطن میں نعم البدل سے خوش ہوتا ہے۔ ایسا ترقی کا مرتبہ اُسے مبارک ہو اگر طالب جاہل ہے یا مراد دنیا کو مجلس محمدی سے طلب کرتا تو اس کو نالائق خیال کر کے مجلس سے باہر نکالا جاتا ہے اور مرتبے سے گرایا جاتا ہے جس کا ظاہر و باطن ایک ہو جائے اُس کی ترقی کا مقام ہمیشہ وہی ہوتا ہے اُس کا مرتبہ ترقی نہیں کرتا جو توحید میں آئے اُس کے لیے توحید الٰہی کا دروازہ کھل جاتا ہے اور اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے۔

مرتبہ سے گر کر مردود ہو جانا

جاننا چاہیئے کہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مقام یہ ہیں کہ درجہ

Marfat.com

بدرجہ اور مقام در مقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تمام ہوتی ہے۔ دو مقام کا ذکر اُوپر ہو چکا ہے۔ تیسرا مقام مدینہ کے روضہ مبارک کا حرم۔ چوتھا خانہ کعبہ یا حرم خانہ کعبہ یا جبل عرفات کی صفت میں جو دعائے حج کے لبیک کی قبولیت ہے۔ پانچویں عرش کے اُوپر۔ چھٹے مقام قاب قوسین۔ ساتواں مقام بہشت میں۔ جو اس مقام میں کھائیے پیئے اُسے تمام عمر بھوک پیاس نہیں لگتی اور نہ آنکھوں میں نیند آتی ہے۔ آٹھواں مقام حوض کوثر جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ سے پاک شراب پیتا ہے تو اس کا وجود پاک ہو جاتا ہے اور ترک۔ توکل۔ توحید۔ تجرید وتفرید اور توفیق بحق اُس کا رفیق ہو جاتی ہے۔ نواں مقام مشرب دیدار الٰہی کے انوار میں غرق ہونا جو اپنے آپ سے فنا ہو جائے۔ وہ معرفت میں انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ جو شخص ان نو مقامات اور مجالس میں حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دنیا یا اہل دنیا کی غرض کرتا ہے وہ مقام مجلس سے گر جاتا ہے اور مردود ہو جاتا ہے۔

رُوح کے لیے فرحت کا حصول

جب عارف باللہ ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے تو اس کی رُوح کو فرحت حاصل ہوتی ہے اور اس کا نفس نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ جو شخص پہلے پہل مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوتا ہے اس کے وجود میں حسب ذیل چاروں نظروں کی مختلف تاثیرات ہوتی ہیں:

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر سے اُس کے وجود میں صدق پیدا ہوتا ہے اور کبر و نفاق اُس کے وجود سے زائل ہو جاتا ہے۔

۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نظر سے اُس کے وجود میں عدل اور محا

Marfat.com

نفس کی تاثیر پیدا ہوتی ہے اور خطرات اور حرص و ہوائے نفسانی اس کے وجود سے نکل جاتی ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر سے اُس کے وجود میں ادب و حیا پیدا ہوتا ہے اور بے ادبی اور بے حیائی اُس کے وجود سے کنارا کر جاتی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نظر سے اُس کے وجود میں علم ہدایت فقر اور تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور جہالت اور دنیاوی محبت اُس کے وجود سے اُٹھ جاتی ہے اس کے بعد وہ تلقین کے لائق ہو جاتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُسے بیعت کرتے ہیں اور پھر اُسے مرشدی مراتب کا حصول ہو جاتا ہے۔

محمدی مجلس کی کسوٹی

الحاصل یہ کہ مجلس محمدی کسوٹی کی مانند ہے۔ بعض طالب جو دیدار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوتے ہیں وہ صادق اور صاف ہو جاتے ہیں اور ترک توکل۔ غرق فی التوحید اور ہمیشہ مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں رہنے کے مطالب انھیں حاصل ہو جاتے ہیں اور بعض کاذب اور منافق مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مجلس میں ذکر ورد و وظائف اور نص حدیث سے بہ سبب نفاق ولی مجلس محمودہ سے مرتد اور مردود ہو جاتے ہیں۔

ظاہری و باطنی مراتب سے آگاہی

اس مجلس سے وہ نیک احوال و خصائل وجود میں اُتر آتی ہیں کہ وجود کے تانبے کو اکسیر بنا دیتی ہیں۔ چنانچہ محمدی ذوق و شوق اور معرفت اور وصال و جمعیت وصال تمام وجود کو اپنے قبضے میں لے آتی ہیں اور وہ

شخص رضائے محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں آجاتا ہے اور اس سے ناشائستہ کام کبھی نہیں ہوتا اور ظاہری باطنی سب مراتب سے آگاہ ہو جاتا ہے۔

عارف باللہ کے کمالات

جب عارف باللہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو دعا کے لیے ہاتھ نہیں اُٹھاتا وہ شرماتا ہے کیونکہ صاحبِ حضوری کو التماس سے کیا کام اور وہ دعا یا بددعا اور اظہارِ مطلب اور کشف و کرامات سے ہزار بار استغفار کرتا ہے کیونکہ اہلِ حضور کو خود کشف و کرامات حاصل ہے اس لیے کہ اُن کی نگاہ اسمِ ذات پر ہے اور صاحبِ حضوری کو وحدانیت سے مقام وہم حاصل ہوتا ہے جب کسی مشکل کا خیال کرتے ہیں تو وہ فوراً حل ہو جاتی ہے اور جو کچھ ظاہر اور چھپا ہوا ہوتا ہے تمام کا تمام اس کے علم میں ہوتا ہے۔ جس بات کا خیال انھیں آجائے وہی پورا ہو جاتا ہے۔

اہلِ حضور کی پہچان

اہلِ حضور کی پہچان یہ ہے کہ اس کا دل نور کے فکر میں غرق ہو اور صاحبِ باطن عارف باللہ حضوری میں ہر لحظہ استغراق میں اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے اور شوق میں ہمیشہ خوش رہتا ہے اس کا ابتدائی مرتبہ مومن ہوتا ہے۔

علماء اور اہل اللہ میں فرق

جاننا چاہیئے کہ عامل علماء یا اُن کے مصاحبوں کو ہر رات یا جمعرات کو یا ماہ کے بعد ماہ یا سال کے بعد سال حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار

Marfat.com

ہوتا ہے۔ بعض اسے پہچان لیتے ہیں اور بعض کی پہچان سے باہر ہوتا ہے۔ اسی علماء اور حافظ قرآن کا ادب کرنا چاہیئے۔ جو اہل معرفت اور صاحب قرب اور مشاہدہ اور نور حضور اولیاء اللہ ہمیشہ صحبت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص الخاص ہیں۔ اور اُن کی سات علامات ہیں:

۱۔ اوّل یہ کہ اُن کے وجود سے خوشبو نکلتی ہے وہ کستوری سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے کیونکہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک میں نفس امارہ نہیں تھا اور طمع۔ حرص و خواہش بھی آپ کے وجود مبارک میں نہیں تھی اور ہمیشہ فنا فی اللہ میں مستغرق رہتے تھے۔ آپ کی پرورش مٹی کے پانی سے نہیں ہوئی بلکہ آپ کے کھانے کے لیے حضرت جبریل علیہ السلام بہشت سے ایک میوہ لایا کرتے تھے جسے شجرۃ النور کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ آپ کے وجود مبارک کی خوشبو اُسی درخت کی وجہ سے ہے۔ آپ کے وجود مبارک کی خوشبو تمام عالم میں معروف ہے۔

۲۔ دوسرے ظاہر و باطن میں غنی دل ہو۔

۳۔ تیسرے جو قول بیان کرے وہ قرآن و حدیث ہو۔

۴۔ چوتھے لباس متشرع ہونا چاہیئے۔

۵۔ پانچویں مسلک اہل سنت وجماعت ہو۔

۶۔ چھٹے ہمیشہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔

۷۔ ساتویں بہت زیادہ سخی ہو۔ اور ظاہر میں عوام سے محو گفتگو ہو اور باطن میں فنا فی اللہ میں مستغرق ہو۔

Marfat.com

تخلیقِ ارواح

جاننا چاہیئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ میں کُنْ فَیَکُوْن کو بیان کروں تو فرمایا کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ۔ "میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا اور میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ پس میں نے مخلوق کو پیدا کیا" جب بائیں جانب قہر جلالی سے دیکھا تو اُس سے شیطانی آگ پیدا ہوئی۔ اور جب لطف و کرم سے دائیں طرف دیکھا تو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا اور اُس کی روشنی آفتاب سے زیادہ ہوگئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کُن فرمایا تو تمام مخلوقات کی ارواح موجود ہوگئیں اور بڑے ادب و احترام کے ساتھ قطار کی صورت میں مراتب کے لحاظ سے حضور میں کھڑی ہوگئیں اور حکم کے انتظار میں تھیں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہوا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب کے سب ارواح نے پکارا۔ بَلٰی۔ ہاں بلاشک تو ہی ہمارا رب ہے بعض تو ہاں کہنے سے نہایت متعجب ہوئے کہ ہم نے یہ بات کیوں کہی۔ وہ مشرک، منافق اور کاذب تھے اور بعض "ہاں" کہنے سے بہت شادمان ہوئے پھر الٰہ العالمین نے ارواح سے فرمایا مانگو جو کچھ تم طلب کرنا چاہتے ہو تاکہ میں

تجھے عطا کروں۔ تمام اَرواح نے پکارا۔ اے ہمارے رب! ہم تجھ سے تجھے ہی طلب کرتے ہیں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے بائیں طرف سے دنیا اور دنیا کی زیبائش کو اَرواح کے سامنے کیا تو اشیاء دنیا میں عزازیل اور نفس امارہ داخل ہوئے۔ جب عزازیل نے دنیا کو دیکھا تو اونچی آواز سے چوبیس بانگیں دیں۔ ان بانگوں کی سماعت سے بعض اَرواح شیطان کی مرید ہوگئیں وہ چوبیس بانگیں درج ذیل ہیں:۔

۱۔ اوّل۔ خوش گلو کی بانگ۔

۲۔ دوسرے حسن پرستی کی بانگ۔

۳۔ تیسرے۔ مستی اور حرص وہوا کی بانگ۔

۴۔ چوتھے شراب کی بانگ۔

۵۔ پانچویں بدعت کی بانگ۔

۶۔ چھٹے۔ نماز چھوڑنے کی بانگ۔

۷۔ ساتویں۔ سرود اور راگ ورنگ کی بانگ۔ جیسے طنبورہ، رباب، سرنائے، دف، ڈھول وغیرہ۔

۹۔ نویں۔ جماعت ترک کرنے کی بانگ۔

۱۰۔ دسویں۔ غفلت کی بانگ۔

۱۱۔ گیارھویں۔ خودپسندی کی بانگ۔

۱۲۔ بارھویں۔ ریا کی بانگ۔

۱۳۔ تیرھویں۔ حرص وہوا کی بانگ۔

۱۴۔ چودھویں۔ کینہ وحسد کی بانگ۔

۱۵۔ پندرھویں۔ کبر کی بانگ۔

Marfat.com

۱۶۔ سولھویں۔ نفاق کی بانگ۔
۱۷۔ سترھویں۔ غیبت کی بانگ۔
۱۸۔ اٹھارہویں۔ شرک کی بانگ۔
۱۹۔ انیسویں۔ کفر کی بانگ۔
۲۰۔ بیسویں۔ جہالت کی بانگ۔
۲۱۔ اکیسویں۔ کذب کی بانگ۔
۲۲۔ بائیسویں۔ بدظنی کی بانگ۔
۲۳۔ تیئسویں۔ بدنظری کی بانگ۔
۲۴۔ چوبیسویں۔ طمع کی بانگ۔

جس میں یہ صفات پائی جاتی ہوں اُن کی ارواح اُس قوم میں سے ہیں جو اب تک شیطانی اُمور میں مبتلا ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ۔

"شیطان تمھیں فقر سے ڈرکتا ہے اور بُرائی کی طرف راغب کرتا ہے۔"

جو کچھ شیطان کے متعلق ہے اور شیطان کی تابعداری سے دنیا کو پہنچ گیا۔ اور اُسی میں غرق ہو گیا۔ ان تمام میں سے نو حصّے ارواح ذات باری تعالیٰ کے روبرو کھڑی رہ گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے پھر لطف و کرم سے فرمایا:

"اے ارواح؟ طلب کرو جو کچھ طلب کرتی ہو۔"

ارواح نے پکارا:

"اے ہمارے رب! ہم تجھے تجھ ہی سے طلب کرتے ہیں!"

Marfat.com

پھر اللہ تعالیٰ نے دائیں طرف سے بہشت اور حور و قصور اور بہشتی نعمتوں کی لذت بڑی آب و تاب اور زیب و زینت سے ارواح کے سامنے کی تو ان میں سے نو حصے جنت میں چلی آئیں۔ وہ متقی پرہیزگار اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غالب تھیں۔ اور باقی ایک حصہ ارواح اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑی رہیں کہ جنہوں نے نہ دنیا کی آواز سنی اور نہ آخرت کی وہ نور الٰہی میں فنا فی اللہ رہیں۔ وہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری سے عارف باللہ کی ارواح تھیں۔ انہیں کے متعلق نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الْعُقْبٰی وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا وَالدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی طَالِبِ الْمَوْلٰی۔

"فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔ اہل عقبیٰ پر دنیا حرام ہے اور اہل دنیا پر عقبیٰ حرام ہے اور طالب مولا پر دونوں حرام ہیں

ارشاد نبوی ہے:۔

مَنْ لَّہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ۔

جس کا اللہ ہے اسی کا سب کچھ ہے۔

ملفوظات

Marfat.com

حضرت سلطان العارفین سلطان باہُو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

لقمہ میں غفلت کے اسباب

● — درویش کے لیے لازمی ہے کہ لقمہ کھاتے وقت غافل نہ ہو کیونکہ انسان کے قالب کی زمین کی لقمہ بیج کی مانند ہے۔ جب غفلت سے بیج بویا جائے گا تو جمعیت کا حصول نہ ہو گا۔ خواہ وہ لقمہ حلال ہی کیوں نہ ہو۔

دنیاوی مسرت کی کیفیت

● — اے ابوالہوس! دنیاوی خوشی و آرام بجلی کی روشنی کی طرح بے ثبات ہے اور اس کی محبت بادل کی تاریکی کی طرح بے بقا ہے۔ نہ ہی اس کی نعمتوں کے فوائد سے محبت کرنی چاہیئے اور نہ اس کے رنج کی سختیوں کا غم کرنا چاہیئے۔ عقلمند وہی ہے جو دشمنی سے پرہیز کرے۔ اس کا تقویٰ و شوکت دشمن سے زیادہ ہو۔ اہلِ قوت کی قوت اور بہادری کا لڑائی کے دن پتہ چلتا ہے اور اہلِ امانت کا ایمان دار ہونا معاملات کے سلوک کے دن۔ بیوی اور اہل عیال کی وفاداری تنگ دستی کے دن اور دوستوں کی دوستی کا حال بدبختی کے وقت۔

لائق ارشاد مرشد کون؟

● لائق ارشاد مرشد وہ ہے کہ اگر طالب سے چھوٹا یا بڑا گناہ ہو جائے تو اُسی وقت باطن میں غوطہ زن ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس مبارک میں پہنچ کر آپ سے اس کا گناہ بخشوائے۔

احمق کون؟

● وہ لوگ سخت احمق ہیں جو باوجود معرفت الٰہی اور قربِ حق سے محروم ہونے کے پیری مریدی کرتے ہیں۔ ایسے پیر مرید دونوں ہی دوکاندار ہیں۔

فقیر کا تصرّف

● اہل فقر کی نظر میں اہل دنیا مفلس و نادار ہیں اور اہل دنیا کی نظر میں فقیر مفلس ہیں۔ لیکن حقیقی بات یہ ہے کہ فقیر کو گو تمام دنیاوی خزانوں کا تصرف حاصل ہوتا ہے لیکن وہ دولت مند ہونے کی وجہ سے ان کی طرف نظر نہیں کرتا۔

نادان کی فقیری

● جو شخص فقر میں قدم رکھتا ہے اُس پر لازم ہے کہ سب سے قبل خود کو ظاہری و باطنی علم میں آزما لے کیونکہ اگر بیوقوف شخص فقر کی منازل کو طے کرے گا تو بالآخر دیوانہ اور پاگل

Marfat.com

اور کفر تک پہنچ جائے گا۔ اور اس کا دل سلب کر لیا جائیگا۔
جاننا چاہیئے کہ بعض فقیر تو کسی کی پرواہ نہیں کرتے اور انھیں
خزانہ اور تمام عالم کا تصرف حاصل ہوتا ہے لیکن بعض فقیر
بے حمیت ہوتے ہیں جو پارۂ نان کے لیے مارے مارے
پھرتے ہیں۔

اسمِ ذاتِ الٰہی کی برکات

● —— اسمِ ذات الٰہی کا ورد فقیر مفلس اور فقیر غنی دونوں کرتے ہیں
اسم ذاتِ الٰہی میں کوئی فرق نہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ایک تو
مفلس ہی رہتا ہے اور دوسرا صاحبِ دولت ہو جاتا ہے
اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ جو شخص اسمِ ذاتِ الٰہی کی عزت کرتا
ہے اسے اسم ذاتِ الٰہی کے واسطہ سے مقامِ ارفع حاصل
ہو جاتا ہے اور جو اس کی قدر نہیں کرتا وہ غربت و مفلسی میں پھنسا
رہتا ہے۔ علماء کا علم کی وجہ سے یہی حال ہوتا ہے جو حقیقی عالم ہے
اسے ہر طرح سے توفیق حاصل ہے۔

نفس کا انجام کار

● —— اہل خرد عزیزہ! ذرا قبرستان میں اہل قبور کی طرف نگاہ ڈال۔ ان
کے حالات کا علم رکھ۔ تم نے بھی چند دنوں کے بعد یہیں آنا ہو گا
اس لیے تو قربِ حق حاصل کر لے کیونکہ وقت ایک کاٹنے
والی تلوار کی مانند ہے۔ اس چند دن کی حیاتی کو غنیمت سمجھ۔

Marfat.com

اگر تو اس سے فائدہ حاصل کرے گا تو بہتر ہو گا کیونکہ تو نفس رکھتا ہے اور جو نفس رکھتا ہے وہ آخر فنا ہونے والا ہے۔

درویش کا راز کیا ہے؟

● —— اے درویش! جان لے سرِ درویش کا نام خاموشی ہے جو ماسوا حق بولتا ہے وہ بہتر بات نہیں کرتا اور جو حق ہے وہ عبارت میں نہیں سما سکتا۔

اہلِ عزّت کون؟

● —— اہلِ خرد وہ فرد ہے جو پہلے نفس کے مصائب کو پہچانے۔ اور اس کا پہچاننا نفس کے خلاف ہے اور نفس کی مخالفت صرف باری تعالیٰ کے لیے تقویٰ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے عزت والا وہی ہے جو تم میں سب سے بڑھ کر متقی ہے۔

اصلی فقیر کون؟

● —— اہلِ حق وہ فقیر آدمی ہے جو قرآن پاک کی برکت سے نفس پر حاکم ہو۔ جو آدمی نفسانی خواہشات کو پاؤں کے نیچے نہ روندے اور نفس کے گھوڑے پر سواری نہ کرے وہ باطنی مراتب تک رسائی نہیں حاصل کر سکتا چاہے وہ تمام عمر محنت و مشقت میں بسر کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ: "جس نے نفس کو خواہشات سے روکا اس کا ٹھکانا بہشت ہے۔" جو شخص خواہشاتِ نفسانی

Marfat.com

سے رُک جاتا ہے وہ اطمینان پکڑتا ہے۔ احادیث میں ہے
"جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچانا"
نفس کی پہچان اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی پہچان
نورِ معرفت اور راستہ کی پہچان روشنی سے ہے۔
جاہل پیر شیطان کا مرید ہوتا ہے اور عالم پیر حضرت بایزید بسطامی کی مانند ہوتا ہے۔

نظر کیمیا کیا ہے؟

● نظر کیمیا اُسے کہا جاتا ہے جو مردہ قلب کو اللہ کے ذکر سے زندگی بخشے اور نفس کو مردہ کر ڈالے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں فنا کر ڈالے۔

زندہ دل کسے کہتے ہیں؟

● زندہ قلب اسے کہا جاتا ہے جو موت پر بھی اس کا قلب ذکر الٰہی سے جنبش کرے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کی تجلی سے بلا جھجک اللہ اللہ کا ذکر کرے اور عام لوگ ذکر الٰہی سماعت کریں۔

پیر اور مرید کیا ہیں؟

● جاننا چاہیئے کہ پیر کامل سورج کی مانند ہے اور مرید ذرّے کی مانند۔ نہ سورج ذرّے سے جدا ہوتا ہے اور نہ ذرّہ سورج سے۔ جو پیر اسی طرح پر فنا فی اللہ اور نور الہدیٰ ہو وہ قال سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ خواب و بیداری میں قرب، مشاہدہ اور وصال سے تعلق رکھتا ہے۔

طالب کو کیا کرنا چاہیئے

● — طالب کو چاہیئے کہ جب کسی کو پیر مان لے تو پھر اس کے عیب کو نہ دیکھے اور یہی خالص مرید کی علامت ہے۔ حدیث پاک اَلْمُرِیْدُ لَا یُرِیْدُ۔ مرید وہی ہے جو کسی بات کی خواہش نہ رکھے۔ گو ظاہر میں پیر کسی طرح کرے اس پر نکتہ چینی نہ کرے کیونکہ وہ جو کچھ کرتا ہے عین مناسب ہوتا ہے جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام کا کشتی توڑنا، بچے کو مار ڈالنا اور دیوار بنانا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظر میں گناہ معلوم ہوتا تھا اسی لیے حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِكَ۔ اب مجھ میں اور تجھ میں جدائی ہے اس لیے معرفت کا کام باطن سے تعلق رکھتا ہے گو مخلوق کی نظروں میں وہ گناہ معلوم ہوتا ہے اور لوگ اس سے انکار کرتے ہیں۔ باطن کو ظاہر کی آنکھ سے سنوارو اور جو کام ہو اُسے شریعت کے مطابق کرو اور پرکھو تاکہ وہ تمہارے کام آسکے۔ پس طالب اور مرید وہی ہے جو مرشد کے موافق ہو اور عیب ڈھونڈنے والا نہ ہو۔

صفات پیر

● — پیر میں انبیاء جیسی چند ایک صفات ہوتی ہیں:۔

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کا سا خوف رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا۔ اے ہمارے رب ہم نے اپنے نفوس پر ظلم کیا۔

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام والی قربانی۔

۳۔ حضرت ایوب علیہ السلام جیسا صبر۔

Marfat.com

۴۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام جیسا شکر۔
۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسی ہم کلامی۔
۶۔ حضرت خضر علیہ السلام جیسی سیر۔
۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی سیف زبانی۔
۸۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا خلق اور فقر۔ پیر اور ہادی ہونا اللہ تعالیٰ کا راز ہے۔

توکل کسے کہتے ہیں؟

● ——— توکل کہتے ہیں مخلوقات کو ترک کرنا جو کہ خالق کی راہزن ہے۔

اقسامِ حجاب کیا ہیں؟

● ——— حجاب کی تین قسمیں ہیں:۔

۱۔ نفس ۲۔ خلق ۳۔ دنیا

یہ تینوں حجاب عام ہیں۔ خاص لوگوں کے بھی تین حجاب ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ دید طاعت جس سے اپنی طاعت پر فخر کرنے لگتا ہے۔
۲۔ دید ثواب جس سے اپنے ثواب کے بھروسے پر لاپرواہ ہو کر بیٹھتا ہے۔
۳۔ دید کرامت۔ جس سے اپنی کرامات کی طرف مائل و راغب ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

حجابِ اکبر کتنے ہیں؟

● ___ خاص الخاص کے لیے تین حجابِ اکبر ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں :۔

۱۔ اپنے آباء و اجداد کے نسب پر فخر کرنا۔
۲۔ عمل کے بغیر پڑھنا۔
۳۔ تصدیقِ قلبی کے بغیر اپنے رب سے ارادت رکھنا۔

راہِ سلوک کیا ہے؟

● ___ راہِ سلوک کی ابتدا نفس کا فنا کرنا ہے اور انتہا ربوبیت میں فنا ہونا ہے۔

تقویٰ کی اقسام

● ___ یہ راہ تقویٰ کی قوت سے ہاتھ آتی ہے اور تقویٰ کی دو اقسام ہیں :۔

۱۔ ظاہری ۲۔ باطنی

۱۔ ظاہری یہ کہ خلقت کی نمود کے لیے اور نام و ناموس اور مشہوری کے لیے کیا جائے۔

۲۔ باطنی یہ کہ سوزش سے دل کباب ہو اور آتشِ ذکر سے جان کباب ہو۔ مخلوق کے نزدیک عاجز اور خراب حالات۔ لیکن خالق کے نزدیک بحرِ حضور میں غرق بے حجاب ہو۔

لفظ "درویش" کیا ہے؟

● ___ لفظ درویش کے پانچ حرف ہیں :۔

Marfat.com

د سے مراد۔ درد رکھنے والا۔
ص سے مراد۔ سچے عقیدے والا۔
و سے مراد۔ وحدانیت سے مراد لاشریک لہٗ۔
ی سے مراد۔ اللہ کو یاد کرنے والا۔
ش سے مراد نافرمودۂ خدا صاحبِ شریعت سے شرم کرنے والا۔
جو شخص ان صفات سے متصف ہے وہ لایحتاج بے پرواہ درویش ہے ورنہ محتاج ہے۔

نفس پرستی اور خدا پرستی میں فرق

● —— نفس پرست تو سب ہی ہوتے ہیں لیکن خدا پرست بہت کم ہی ہوتے ہیں۔ شہوت، غصہ، طمع، حرص و ہوا اور زیبائش کو روند ڈال تاکہ تو ایک انوکھا مرد بن جائے۔

سچّا کون؟

● —— اہل معرفت میں تین باتیں ہونی لازمی ہیں:۔
۱۔ مصیبت کے وقت صابر ہونا۔
۲۔ عطا کے وقت شکر کرنا۔
۳۔ قضا کے وقت راضی برضا ہونا۔
جو شخص دعویٰ معرفت کرے اور یہ باتیں اُس میں نہ ہوں تو جان لو کہ وہ دعویٰ میں جھوٹا ہے سچّا نہیں ہے۔

پیر ہونے کے لیے لازمی اُمور

● — پیر کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اپنا پیر ہونا ثابت کرے اور پھر پیر کے لیے دو باتوں کا ہونا ضروری ہے:۔

۱۔ اسم ذات الٰہی کے حاضرات سے طالب کو مشاہدہ میں لے جا کر دیدار سے مشرف کرے۔

۲۔ طالب کے لیے بے شمار خزانوں کا تصرّف بخش دے۔

حقیقی طالب کے لیے لازمی اُمور

● — طالب میں دو اُمور کا پایا جانا ضروری ہے:۔

۱۔ جان و مال جس کی پیر کو ضرورت ہو اُسے پیش کرے۔

۲۔ اس کے حکم میں سُستی نہ کرے اور حکم بجا لائے۔ پیر جو کچھ کہے اُسے پورا کرے اور اپنی مرضی سے کوئی کام نہ کرے۔

فقیر کون؟

● — صاحب اجازت وہ فقیر ہے کہ جس کی نشانی کُنْ فَیَکُوْن ہے یعنی جس چیز کو کہے "ہو جا" وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو جاتی ہے۔

مجاہدہ کسے کہتے ہیں؟

و — مجاہدہ وہ ہے جس میں مشاہدہ ہو ورنہ بے سود ہے۔

Marfat.com

زمین نہ رہے گی۔

● اکثر علماء فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں کوئی فقیر صاحب ارشاد و تلقین ہدایت کے لائق نہیں رہا ہے۔ علمی مسائل کو لیتے ہیں اور وسیلے کے منکر ہیں جہان پر طالب مولا صاحب دانش عالم اہل نظر ہیں وہاں پر فقرا صاحب ہدایت بھی موجود ہیں کیونکہ جب وہ زمین پر نہیں ہوں گے تو اُس روز فرشتے زمین کو پھینک دیں گے۔

غالب آنا محال ہے

● اِسم ذاتِ الٰہی کے تصوّر و تصرّف و تفکر و توجہّ کے بغیر فقیر روشن ضمیر اولوالامر کا دونوں جہان پر غالب آنا محال ہے۔

طریقہ قادری کی اہمیّت

● جاننا چاہیئے کہ طریقۂ قادری تمام طریقوں پر قادر اور صاحبِ قوت ہے وہ اس لیے کہ طریقۂ قادری کی ابتداء باقی سب طریقوں کی انتہا ہے۔

پیر کامل کون؟

● پیر کامل ایسا ہونا چاہیئے جو مرید کو ایک ہی نظر سے مراتب انتہا کو پہنچا دے اور تمام حجابات کو دور کر کے اسے مشاہدات میں غرق کر دے۔

عارف کی علامت

● — جہاں تک تجھ سے ہو سکے مخلوق سے پوشیدہ رہ۔ عارف لوگ اپنے آپ کو کیسے چھپتے ہیں۔

زندگی کا حقیقی مقصد کیا ہے؟

● — جاننا چاہیئے کہ حصول زندگی سرود و راگ نہیں ہے بلکہ یہ اللہ و رسول سے دور رکھتا ہے اور سراسر شرمندگی ہے۔

مخلوق کی ناپسندیدگی

● — جس شخص کو خالق پسند کرے اگر اُسے مخلوق نہ بھی پسند کرے تو کیا مضائقہ؟

مرشد حقیقی کی پہچان

● — جو مرشد پہلے دن ہی طالب حقیقی کو قرب حق تک نہ پہنچائے اور اُس پر اسرار منکشف نہ کرے وہ ناقص و لاف زن ہے۔

آستانۂ قادریت کا طالب بن

● — اے برادر! اگر تو عاقبت کو سرخروئی چاہتا ہے تو دنیا میں کسی قادری کے آستانہ کا طالب بن۔

کامل پیر کی توجہ کے اثرات

● — کامل پیر کی ایک لمحہ کی توجہ کئی ہزار درود و وظائف اور ذکر و فکر

Marfat.com

سے بہتر ہے۔

وبال سے نجات کا ذریعہ

● اے درویش! جس جسم میں کہ تاثیر اسمِ الٰہی کرتا ہے وہ شخص کسی وبال میں مبتلا نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ اللہ کا خاص بندہ ہوتا ہے۔

اسمِ الٰہی کا کمال

● اے درویش۔ جس کسی نے کچھ حاصل کیا وہ اسم الٰہی سے حاصل کیا ہے۔

صاحب عرفان کا کمال

● جو لوگ صاحب عرفان ہوتے ہیں وہ ہمیشہ اسم الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں اور اسم الٰہی کے غلبہ سے کسی وقت بھی ان کو چین نہیں ہوتا۔

نفس امارہ کے قتل کی اہمیّت

● جو شخص اسم ذات الٰہی کے تصور کی تلوار سے نفسِ امارہ کو قتل کرتا ہے وہ دونوں جہان کا تماشا اپنے ناخن کے پشت پر کر سکتا ہے۔

نور الٰہی کا مشاہدہ کرانا

● جو پیر مردِ کامل ہے وہ رب کے حضور میں پہنچا دیتا ہے اور ذاتِ اسمِ الٰہی کے تصوّر سے نور الٰہی کا مشاہدہ کراتا ہے۔

Marfat.com

اسمِ ذاتِ الٰہی کے اثرات

و ــــــ جس شخص کا دل اسمِ ذاتِ الٰہی سے منوّر ہو جاتا ہے اس کا دل جامِ جہاں نما ہو جاتا ہے۔

پیر کامل اور ناقص کی پہچان

● ــــــ اگر کوئی پیر کامل ہے تو ایک دن رات میں طالب اللہ کو ذکر کے ارفع مقام پر پہنچا دیتا ہے اور پھر ذکر کے مقام سے نکال کر مذکور تک پہنچا دیتا ہے۔ اگر پیر ناقص ہے تو طالب کو تمام عمر ذکر و فکر میں مشغول رکھ کر اسے خستہ و خراب کر دیتا ہے۔

طالب رسول کے ایک شرط

● ــــــ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طالب ہے اُسے دنیاوی محبت سے پاک ہونا چاہیئے۔

شُکر کیا ہے؟

● ــــــ شکر اس بات کا نام ہے کہ تو اُس (خُدا) کے شوق میں مشغول ہو اور اللہ کے ذکر کے سوا اور کوئی کام نہ کرے۔

فقیر کسے کہتے ہیں

● ــــــ فقیر اُسے کہتے ہیں جو ایک ہی نگاہِ لطف سے طالب کا مرتبہ

Marfat.com

اپنے مرتبے کے برابر کر دے اور طالب کو اس میں ذرا بھی محنت نہ کرنی پڑے ۔ یہ توفیق اہل حضور کو حاصل ہوتی ہے جو پیر خود دائمی حضور ہے اس کے لیے طالبوں کو مجلس نبوی میں پہنچا دینا کونسی مشکل بات ہے لیکن طالب صادق ہونا چاہیئے نہ کہ کاذب ۔ اور پیر بھی کامل ہونا چاہیئے نہ کہ ناقص ۔

طالب حقیقی کسے کہتے ہیں

● ـــــــ طالب اللہ اُسے کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو ترک کر دے اور اللہ تعالیٰ سے ماسوا ذات الٰہی اور کسی چیز کی تمنا نہ کرے ۔

حیاتِ جاودانی کا حصول

● ـــــــ وہ لوگ جو فقیر ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کچھ نہیں کرتے آخر کو یہی لوگ حیاتِ جاودانی حاصل کر لیتے ہیں ۔

نامِ مولا کی برکت

● ـــــــ جو کوئی مولا کا نام ایک بار بھی محبت سے لے تو اُسے ستر سال تک اُس کا دل منور رہتا ہے ۔

خدا سے دوری کیسے

● ـــــــ جو لوگ درم و دینار کی تمنا رکھتے ہیں اُن کا خدا کے ساتھ دُور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا ۔

Marfat.com

قربِ خداوندی کی علامت

● ـــــــ اے طالبِ صادق! جبکہ خدا تیرے ساتھ ہے تو تُو کسی دوسرے سے خوف نہ کر اور کسی سے کوئی تمنا نہ رکھ جو کوئی خدا کو اپنے ساتھ جانتا ہے پھر وہ کسی دوسرے کو نہیں پہچانتا۔

طالب دنیا کی موت کی حقیقت

● ـــــــ اے طالب! دنیا والوں کی موت ایسی ہوتی ہے جیسے کُتّے بلّے مَر جاتے ہیں اور انھیں کسی گڑھے میں ڈال دبا جاتا ہے اور وہ ہمیشہ عذابِ الٰہی میں مبتلا رہتے ہیں۔

عبادات کی جڑ

● ـــــــ دنیا سے منہ موڑنا تمام عبادات کی جڑ ہے اور دنیا سے محبت کرنا تمام گناہوں کی جڑ ہے۔

مراتبِ باطنی کا حصول کس میں ہے

● ـــــــ اے عزیز! اگر مراتبِ باطنی کا حصول اور خدا تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے تو زر و مال اور درہم و دینار کو جو کوہ قاف سے بھی زیادہ فزوں تر ہے سر سے اُتار ڈال اور اس دنیا کی حرص کا طوق گردن سے نکال ڈال اور شیطان کے زمرے نکل جا۔

دنیا کی حقیقت

● ——— دنیا کو کافر جانو اور یہ کفار کو ملا کرتی ہے۔ جس کا راہنما اللہ تعالیٰ ہے وہ ذاتِ باری تعالیٰ سے واسطہ قائم کرتا ہے۔

سانپ کے نقش و نگار

● ——— باہو اگرچہ دنیا بڑی حسین و جمیل ہے مگر اس کا حسن ایسا ہے جیسے سانپ کے نقش و نگار۔

شیطان کی ملکیت

● ——— دنیائے دوں کم ہمت لوگوں کا حصّہ ہے۔ دنیا ہمیشہ کی ذلت اور شیطان کی ملکیت ہے۔ جس طرح اہل دنیا مال و دولت کے لیے پریشان رہتے ہیں اُسی طرح فقیر دیدار الٰہی کے لیے پریشان رہتے ہیں۔

فقیر کی حقیقی منزل

● ——— اتباع شریعت مطہرہ کے بغیر کوئی مشقت اور ریاضت کام نہیں آئے گی۔ اگر ایسا فقیر پانی پر چلتا ہو تو سمجھ لو کہ وہ گھاس ہے اور اگر ہوا میں اڑتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ مکھی ہے اور اگر ہوا میں اُڑتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ مکھی ہے۔ اس سے بڑھ کر اُس کی کوئی وقعت نہیں۔ فقیر کے لیے لازمی ہے کہ وہ خدا اور اُس کے رسول کو راضی کرے اور دنیائے دوں کو ترک کر دے۔

Marfat.com

مکاشفات

علمِ وحکمت کی کنجی

جاننا چاہیئے کہ اے صاحبِ عقل اور اے فقیر عارف اہل حضور سماعت کیجئے کہ تمام نصیبوں اور تمام قسمتوں اور کل علم و حکمت کے خزانوں کی کنجی کلمہ طیّبہ ہے اور حقیقی کلمہ خواں شخص بے نصیب اور بے قسمت نہیں رہتا۔ اس نعمت لازوال سے وہ کافر یہودی بے نصیب ہے جو معرفت خداوندی سے بے خبر اور محروم ہے۔

مخفی خزائن کا راز

جو شخص مقام الست میں کُن کی کُنہ اور مقامِ فنافی الرسول میں زبان محمدی میں کلمہ طیّبہ کا ورد کرتا ہے اور کلمہ طیبہ کی خاصیّت جانتا ہے تو لوحِ محفوظ سے لوحِ ضمیر میں جملہ علوم بے کام و بے زبان پڑھ لیتا ہے اور دنیا و آخرت کے تمام خزانوں میں سے کوئی چیز مخفی اور چھپی نہیں رہتی۔ جس شخص کے وجود میں کلمہ شریف تاثیر کرتا ہے اور اُسے نفع پہنچانے لگتا ہے تو کلمہ طیّبہ دریا کی طرح اس کے ہر رگ رگ میں جاری ہو جاتا ہے اور سر سے پاؤں تک اس کے وجود کے تمام بال کلمہ طیبہ کے ذاکر ہو جاتے ہیں۔ اور کلمہ طیبہ کا نور

Marfat.com

اُس کے وجود میں سکونت کر لیتا ہے ایسے ذکر کرنے والے کا نفس اوصاف ذمیمہ سے مر جاتا ہے اور اس کا دل زندہ ہو جاتا ہے اور اس کی رُوح باطنی مسرت سے خوش اور شادماں رہتی ہے اور رسم کے طور پر زبانی کلمہ پڑھنے کا طریقہ اور ہے اور قربِ خداوندی کے حضور میں کلمہ ادا کرنے کا طریقہ اور ہے قَائِلُوْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کَثِیْرٌ وَّ الْمُخْلِصُوْنَ قَلِیْلٌ۔ زبانی طور پر کلمہ پڑھنے والے تو کثیر ہیں لیکن مخلصانہ طور پر کلمہ پڑھنے والے قلیل ہیں۔

مرشدِ کامل کی ضرورت

مرشد کامل وہ ہے کہ طالب صادق کو ہر قسمت اور منصب کلمہ طیبہ سے نصیب کرا دے اور ہر تصرف علمِ کیمیا اور خزائن حکمت کلمۂ طیبہ سے کھول دے اور کلمہ طیبہ کے ہر حرف سے دکھا دے۔ سو معلوم ہوا کہ مرشد کامل مرد سے تلقین حاصل کرنی چاہیئے۔ مرشد نامرد عورتوں جیسی چال ڈھال والے کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ مرشد کامل مرد اور مرشد ناقص مردان علامات سے پہچانا جاتا ہے کہ مرشد کامل طالب کو اسم اللہ ذات اور مشق وجودیہ کی توجہ سے ایک ہی نگاہ میں قربِ حق حاصل کروا دیتا ہے لیکن مرشد ناقص نامرد آج اور کل کے جھوٹے وعدوں سے طالب کو ٹال مٹول میں رکھتا ہے۔

اہلِ تحقیق اور توفیق میں فرق

جو طالب صادق کلمہ طیبہ کو تصوّر اور توجہ کی طے میں لے آئے وہ اہل اہلِ توفیق ہے اور جو اسے تصرف اور تفکر کی حاضرات میں لے جائے وہ اہلِ تحقیق ہے اور شخص کلمہ طیبہ کی اس تاثیر پر شک کرتا ہے وہ مردہ دل زندیق ہے

روشن ضمیر کون؟

جس شخص کے وجود میں کلمہ طیبہ تاثیر کرتا ہے اور کن کی کنہ سے کلمہ طیبہ پڑھتا ہے اور کلمہ طیبہ کی حقیقت سے واقف ہے اور کلمہ طیبہ کی برکت سے قربِ حق حاصل کر لیتا ہے ایسا شخص روشن ضمیر ہو کر بلاشک اللہ کا ولی بن جاتا ہے۔

چوبیس حروف کی تحقیق

کلمہ طیبہ کے چوبیس حروف ہیں اور شب و روز کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں شب و روز میں انسان چوبیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے جو شخص اخلاص سے کلمہ طیبہ پڑھتا ہے اُس کے ہر دم اور ہر گھڑی کے معصیت کو کلمہ طیبہ اس طرح جلا دیتا ہے جس طرح آگ سے لکڑیاں جل کر خاک بن جاتی ہیں جو شخص اس طرح کلمہ طیبہ کے ذکر کی ضرب دل پہ لگاتا ہے تو شوقِ الٰہی کا شعلہ اُس کے دل سے اُٹھتا ہے جس کے دل کی آنکھ کھل جاتی ہے اور معرفتِ الٰہی اور وصال سے بہرہ یاب ہو کر اُس پر سب کچھ عیاں ہو جاتا ہے۔

مرشد سے جدائی کا راز

اگر طالبِ صادق کو مرشد کامل کلمہ کی پانچ ضربات سے پانچ خزانے نہ کھول دے تو طالب کو چاہیئے کہ ایسے مرشد سے جدائی اختیار اور اپنی قیمتی عمر کو ضائع نہ کرے۔

ظاہر میں دیوانہ باطن میں دانا

قفل کلمہ طیبہ کے کھولنے کی کنجی تصور اسم اللہ ذات ہے اور بس۔ عاقل آدمی

Marfat.com

کامل آدمی کی تصنیف سے خوش وقت ہوتا ہے لیکن احمق نالائق کے دل میں میل اور ملال پیدا ہو جاتا ہے اور اُلٹا بگڑ جاتا ہے۔ جس شخص کے وجود کو کلمہ طیبہ نفع دیتا ہے اور اثر کرتا ہے وہ ظاہراً مخلوق کی نظر میں دیوانہ سا لگتا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دانا بن جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے خالقِ حقیقی سے مانوس ہو جاتا ہے اور مخلوق سے دوری اختیار کرتا ہے اور اس کا دل زندہ ہو جاتا ہے اور نفسِ مطلق ہوا و ہوس سے مر جاتا ہے۔

مَنْ عَرَفَ اللّٰہُ لَمْ یَکُنْ لَہٗ لَذَّۃٌ مَعَ الْخَلْقِ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے اُسے مخلوق سے جدا رہنے سے کچھ لذت نہیں آتی۔

عارف کامل کی نشانی

حضرت شاہ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔

العارف انس باللہ والمتوحش عن غیر اللہ

عارف اللہ تعالیٰ سے مانوس اور غیر اللہ سے متنفر رہتا ہے

عارف کامل مردِ نفسانی مردہ دل جاہل حیوان بدتر از شیطان لوگوں سے ایسے دوڑتا ہے جیسے تیر کمان سے چھوٹتا ہے۔ ان مراتب کا قدردان وہ ہے جس کے نصیب میں معرفت الٰہی، محبت اور مجلسِ محمدی کا شرف مرقوم ہو اور جس کے مقدر میں مشاہدہ الٰہی اور قربِ حضوری اور دیدار کا نور ہو۔ اس قسم کے قرب اور معرفت کے مراتب محض فقیر کو نصیب ہوتے ہیں۔ ان مراتب کی ابتدا لذکر ہے اور مراتب متوسط دوامِ حالتِ حضور ہے اور انتہا دوام استغراق فی اللہ نور ہے۔

Marfat.com

مرشد کامل کیلئے لازمی اُمور

اوّل مرشد کامل کے لیے فرضِ عین ہے کہ طالبِ الٰہی کو مقامِ خوف اور مقامِ رجا یعنی مقامِ کشف القبور اور مقامِ مجلسِ محمدی حضور دکھائے۔ اس کے بعد طالبِ الٰہی کو علمِ معرفت کی تلقین کرے۔ جو صاحب زبانی طور پر باتیں بناتا ہے لیکن دکھاتا کچھ نہیں وہ مرشد ناقص العمل ہے۔ مرشد کامل طالبِ صادق کو نہ ذکر اذکار میں ڈالتا ہے اور نہ ورد وظائف پڑھاتا ہے اور نہ ہی مراقبے محاسبے سکھاتا ہے بلکہ تصورِ اسمِ ذاتِ الٰہی سے حضور میں پہنچا کر اللہ تعالیٰ کی نظر میں منظور کر دیتا ہے اور اسمِ اللہ ذات کی توجہ سے باطن معمور کر دیتا ہے۔

چوداں طبق رائی کے دانہ کی مانند نظر آنا

مرشدِ کامل خوشخط اسم ذات الٰہی مرقوم کر کے طالب کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور اُسے کہتا ہے کہ اے طالب اسم اللہ ذات دل پر لکھ اور اس کا نقش جما۔ جب طالب اسم اللہ ذات دل پر تصور سے لکھ لیتا ہے تو اس کا نقش قائم ہو جاتا ہے تو مرشد طالب کو توجہ دے کر کہتا ہے کہ اے طالب! اسم اللہ کو اب دیکھ۔ چنانچہ اُس وقت اسمِ اللہ ذات سورج کی طرح تجلی انوار سے روشن اور تاباں ہو جاتا ہے اُس وقت طالب اپنے دل کے ارد گرد ایک ایسا وسیع اور لازوال ملک دیکھتا ہے کہ جس میں چودہ طبق رائی کے دانے کے برابر نظر آتے ہیں۔ اُس میدان میں ایک گنبد دار روضہ طالب کو نظر آتا ہے جس کے قفل پر کلمہ طیب نوری لکھا ہوتا ہے جس کی

کنجی اسم ذاتِ الٰہی ہے

طالب صادق کی رسائی کا عالم

طالب اسم اللہ ذات کی کنجی سے قفل کلمہ طیبہ کھول کر جب اندر جاتا ہے تو سیدھے راستے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس مبارک میں جا داخل ہوتا ہے جس میں چار یار صحابہ کرام و پنج تن پاک و حضور غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ طالب صادق کو یہ قرب بحکم الٰہی اور مرشد کامل کی رفاقت سے حاصل ہوتا ہے۔ اُس وقت طالب مجلس حق اور باطل کی تحقیق کر لیتا ہے یعنی اُس وقت باطن میں طالب ہوش و حواس اور شعور سے مجلس حق نبوی اور مجلس باطل شیطانی کو یوں تحقیق کر لیتا ہے کہ دل کھول کر درود، لاحول، سبحان اللہ اور کلمہ طیبہ پڑھ لیتا ہے۔ اگر وہ مجلس خاص حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا مجلس انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام کی ہے تو ان کلمات کو پڑھنے سے بحال اور قائم رہ جاتی ہے اور اگر باطل شیطانی مجلس ہے تو کلمہ طیبہ کے پڑھنے سے درہم برہم ہو جاتی ہے۔ جب طالب اکثر اس باطنی طریقے سے توفیق کے ذریعے اس حقیقی مجلس میں آجاتا ہے اور حق و باطل کو خوب جان لیتا ہے تو پھر اُسے ہر وقت لاحول وغیرہ پڑھنے کی احتیاج نہیں رہتی کیونکہ اس کا باطن حق سے مل جاتا ہے اور جو کچھ باطن میں دیکھتا ہے فوراً ظاہر ہو جاتا ہے۔ کُلُّ بَاطِنٍ تُخَالِفُہٗ ظَاہِرًا فَھُوَ بَاطِلٌ۔ یعنی ہر باطنی معاملہ جو بظاہر شرع مطہرہ کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔

Marfat.com

حساب وکتاب سے نجات کا حصول

جاننا چاہیئے کہ شرفِ دیدار کا مرتبہ حاصل کرنے سے بھی دوامِ حضورِ مجلس حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصول مشکل ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے حصول سے حلم، حوصلہ اور صبر ورضائے محمدی کا حصول زیادہ دشوار ہے اور حلم ورضائے محمدی حاصل کرنے کی نسبت مرتبہ فنا و بقا اور مرتبہ توفیق و تحقیق اور مرتبہ تصور و تصرف اور مرتبہ تفکر و توجہ اور مرتبہ بحق رفیق و علم دقیق اور مرتبہ قرب و حضور و روحانیت دعوتِ قبور کا حاصل کرنا نہایت دشوار کام ہے یہ جملہ مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے ہیں۔ جب طالب زبان سے کہتا ہے لَا اِلٰہَ مراتب مُوْتُوْا سے مقامِ روحانیت میں جا پہنچتا ہے اور مشاہدۂ اہلِ ممات روحانیاث سے واقف اور آگاہ ہو جاتا ہے دیکھتا ہے کہ بعض روحانی مقام علیّین میں ہیں اور بہشت کے گلشن گلبہار میں عیش کر رہے ہیں اور بعض روحانی مقام سجین کے اندر عذاب میں ہیں جب طالب اِلَّا اللّٰہ کہتا ہے تو مقام مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کو طے کر لیتا ہے۔ عالمِ ممات کو عالمِ حیات کی طرح دیکھتا ہے۔ قیامت کے دن میدانِ عرفات میں حاضر ہو کر حساب کتاب اعمال سے نجات حاصل کر لیتا ہے اور پل صراط سے گزر کر بہشت بریں میں پہنچ جاتا ہے۔ اس وقت پانچ سو سال تک اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں سر جھکائے رکھتا ہے اور جس وقت کہتا ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ساغر شرابًا طہورا بہشتی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ مبارک سے پی لیتا ہے اس وقت دیدارِ پُرانوار رب ذوالجلال سے مشرف ہو جاتا ہے۔

تصوّر اسمِ ذاتِ الٰہی

دو ۲ دشمن جانی

جاننا چاہیئے کہ ہر مرشد اور طالب کے لیے اس قدر نصیحت کافی ہے کہ تیرے بائیں پہلو میں نفس دشمن نے مورچہ بنایا ہوا ہے اور دائیں پہلو میں شیطان گھات لگا کر بیٹھا ہوُا ہے۔ اس لیے تیری ان دونوں دشمنوں سے سخت جنگ ہے۔ جبکہ تیرے دونوں پہلوؤں میں ایسے زبردست دشمن کانٹے کی مانند لگے ہوئے ہیں تو تجھے خواب اور خوش وقتی سے کیا کام۔ تجھے کیا معلوم کہ موت کا قاصد کس وقت پیغام لے آئے۔

تصوّر اسمِ ذاتِ الٰہی کا کمال

فقیر کو لازم ہے کہ وہ ہر وقت تصوّر اسمِ ذاتِ الٰہی میں مشغول رہے یہاں تک تصوّر اسمِ ذاتِ الٰہی سے شعلہ تجلی انوار نمودار ہو اور فقیر اس تجلی انوار میں غرق ہو کر مشرف دیدار ہو جائے۔ نہ اُسے جنت یاد رہے نہ دوزخ۔ ان دونوں مقاموں سے گزر کر اللہ کے دیدار کا شرف حاصل ہو جائے۔

مشرف دیدار الٰہی کا طریقہ

اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ محض مشاہدۂ ذات

Marfat.com

کا نوری حضوری علم ہے جو اس مادی عقل اور ہوش سے بالاتر ہے۔ یہ علم معرفت محض اللہ تعالیٰ سے بے واسطہ وہ سعادت مند طالب حاصل کرتا ہے جو ہمیں ہر شے سے عزیز ہے۔

یقین کیا ہے؟

یقین بھی تصورِ اسمِ ذاتِ الٰہی سے حاصل ہوتا ہے۔ وجودِ انسانی میں اللہ تعالیٰ اس طرح مخفی ہے جیسے پستے میں مغز مخفی ہے۔ مرشد کامل ایک دم میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں طالب کو پہنچا دیتا ہے اور مشرفِ دیدار بنا دیتا ہے۔ کیا عالمِ حیات اور عالمِ ممات کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ سے جدا نہیں ہوتا۔ مرشد وسط ایک شبانہ روز میں طالب کو اللہ تعالیٰ سے ملا دیتا ہے اور مرشد اَدنےٰ ایک ہفتہ کے مابین طالب کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں پہنچا دیتا ہے۔

باطنی راستہ

فقر ہدایت اور معرفت کا یہ باطنی راستہ محض قصہ خوانی اور افسانہ دانی قیل و قال کا نہیں بلکہ حضرت ایزدِ متعال کے لازوال حضوری اور مشاہدے سے واقفِ احوال ہونے کا ہے کہ یہ فیض محض روزِ ازل سے ہے۔

جملہ فیض کی بنیاد

جاننا چاہیئے کہ رؤیت اور دیدار تین طریق پر موافق نص و حدیث روا ہے:
اوّل دیدار اور رویت خداوندی خواب میں روا ہے وہ خواب کہ جو محبوبِ حقیقی کے لیے خلوت خانہ اور دیکھنے والا بے حجاب ہے اسے نوری خواب کہتے ہیں۔

دوم۔ دیدار کا دیکھنا مراقبے میں جائز ہے۔ وہ مراقبہ جو موت کی طرح حضورِ مولیٰ میں پہنچا دے۔

سوم۔ دیدار کرنا روا ہے باعیان کہ دیکھنے والے کا جسم اس جہاں میں ہو اور جان لاہوت لامکان میں ہو۔

رؤیت اور دیدار کے یہ جملہ فیض فضل کے مراتب عظیم مرشد کامل سے حاصل ہوتے ہیں۔

جھوٹے اور سچے کی پہچان

میں مرشدی اور طالبی کے ہر دو کاذب اہلِ تقلید اور صادق اہلِ توحید مراتبین کی تحقیقات اور چھان بین کر لیتا ہوں۔ اور ہر ایک کی ناپ تول دل کے ترازوں میں کر لیتا ہوں اور میری باطنی نظر فوراً جھوٹے اور سچّے مرشد اور طالب کو اس طرح پہچان لیتی ہے جس طرح صراف سونے کو معلوم کر لیتا ہے۔

امن اور سلامتی کا راستہ

باطن میں چودہ قسم کی تجلّی، چودہ الہام، چودہ ذکر مذکور، چودہ قرب نور چودہ حکمتِ ضرور اور چودہ علومِ باطن معمور ہیں۔ یہ سب چیزیں پہلے مرشد طالب کو زبانی طور پر بتا دیتا ہے اور اس کے بعد ظاہر طور پر۔ ان سب مقامات اور منازل کا مشاہدہ اور سیر کرا دیتا ہے تاکہ طالب صاحبِ یقین اور صاحبِ اعتبار ہو۔ ان باطنی راستوں میں بہت سی آفتیں ہیں۔ صرف تصوّر اسم ذات الٰہی کا راستہ ہی امن و سلامتی کا راستہ ہے جس سے طالب سلامتی سے منزلِ مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔

Marfat.com

آفاتِ شیطانی اور بلیّاتِ نفسانی سے حفاظت

مرشد کو چاہیئے کہ راہِ تصوّرِ حضوری سے واقف ہو ورنہ باطن میں بعض تجلیات صفات نوری۔ بعض تجلیات ناری اور بعض تجلیات شرک کفر زناری طالب کی راہ مار لیتی ہیں۔ صرف تصوّرِ اسمِ ذات سے وجود میں تجلیات الٰہی اور انوار دید نمودار ہوتے ہیں جس کے ذریعے طالب جملہ آفاتِ شیطانی اور بلیاتِ نفسانی سے محفوظ ہو کر قرب حق میں پہنچ جاتا ہے اور ہمیشہ فنا فی اللہ ہو کر غرق انوار ذوالجلال اور مشرف وصال رہتا ہے۔

نوری تحریر کا حصول

تصور اسم ذات الٰہی سے طالب کے ہفت اندام پاک وجود مغفور واقفِ احوالِ ایزدِ متعال ہوتا ہے اور قیل و قال سے گزر کر مشاہدۂ جمال میں محو ہوتا ہے تصوّرِ اسمِ ذاتِ الٰہی اور مشق وجودیہ سے اسم الٰہی کی نوری تحریر طالب کے سر سے لے کر قدم تک ہفت اندام میں اس طرح سرایت کر جاتی ہے جس طرح عشق پیچہ درخت پر چھا جاتا ہے اور اُس کے ہر اندام پر اسم اللہ ذات تحریر اور نقش ہو جاتا ہے اور اُس کے وجود کا ہر بال جوش میں آکر اَللّٰہُ اَللّٰہُ پکارنے لگ جاتا ہے۔ لطیفہ قلب سِرّ ھُوْ سِرّ ھُوْ کا شور مچا دیتا ہے اور رُوح فریاد کرتی ہے ھُوَ الْحَقّ ھُوَ الْحَقّ اور نفس شب و روز رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا کا ورد جاری رکھتا ہے۔ صاحبِ مشق وجودیہ معشوق بے مشقت ہوتا ہے کہ نہ اسے احتیاج خواب ہے اور نہ حاجتِ مراقبہ۔ بلکہ جس اَمر کے لیے اللہ تعالیٰ کے قرب و حضور اور مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پُر نور کی طرف متوجہ ہوتا ہے اُسے جواب باصواب سے آگاہی

ہو جاتی ہے اور اُس کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے۔

ناخن کی پشت پر تماشۂ جہان کرنا

تصوّرِ اسمِ ذاتِ الٰہی سے بعض لوگوں کو مطالعۂ لوحِ محفوظ حاصل ہو جاتا ہے بعض کے دل کو بذریعہ دلیل منجانب قربِ ربِ جلیل آگاہی ملتی ہے۔ بعض کو حاضرا ناظرات کا مرتبہ مل جاتا ہے اُس وقت وہ دونوں جہان کا تماشہ ناخن کے پشت پر دیکھتے ہیں۔ بعض کو علم ارادت سے مقامِ وحدانیت میں وہم پیدا ہو جاتا ہے اور اس پر جملہ مقصود بذریعہ غیب الغیب ورود کھلتے ہیں اور ظاہر ہوتے ہیں۔ بعض کی نظر اور نگاہ عیاں طور پر لاہوت لامکان میں پہنچ جاتی ہے۔ بعض کو موکلات کے ذریعے پیغام اور الہام پہنچتا رہتا ہے۔ اگر راہِ باطن میں اس طرح کے مرتبے، منصب پر منصب اور قرب پر قرب، حضور پر حضور اور جمعیت پر جمعیت اور عین بعین اس طرح کی بخششیں، فیوضات آثار اور انوارِ تجلیات پروردگار طالبوں کو حاصل نہ ہوتیں تو جملہ راہرو ان اور سالکان راہِ باطنی سے گمراہ ہو کر راستہ چلنے سے رہ جاتے۔

حجاب کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے راستے میں دید، طاعت و ثواب و مراتب سب حجاب ہیں۔ چنانچہ علم حجاب، ذکر، فکر، باب، ورد و وظائف حجاب، لوحِ محفوظ کے مطالعہ سے نیک و بد طالع دیکھنا حجاب، عرش و کرسی پر نماز ادا کرنا حجاب، دونوں جہان کی حقیقتِ حال کا دن رات مطالعہ کرنا حجاب، اپنے آپ کو غوث قطب دیکھنا حجاب، کشف و کرامات حجاب، جملہ مقامات حجاب،

درجات حجاب، خلق، نفس، شیطان حجاب اور دنیا، ازل، ابد وعقبیٰ حجاب، اگرچہ یہ جملہ اشیاء موجب خیر وبرکت ہیں لیکن جو چیز بھی سالک کو اللہ تعالیٰ سے روک رکھے وہ حجاب ہے اور حجاب ثواب میں نفس غرہ ہو کر انانیت میں آجاتا ہے اور انانیت طالب کے لیے موجب صد خرابی و ہلاکت ہے پس بے حجاب علم اور بے حجاب راستہ اور فقر و ہدایت و معرفت کا منتہیٰ بے حجاب مرتبہ اور قربِ حق کا نوری حضوری بے حجاب مقام اس دائرہ اسمِ ذاتِ الٰہی میں کل وجز تمام مندرج ہے۔ جو فقیر اس دائرۂ اسم ذات الٰہی سے بے حجاب ہو کر حضور میں پہنچنے کا راستہ نہیں پاتا وہ محض اندھا ہے اور معرفت خداوندی سے کوئی واقف نہیں ہے۔ جو فقیر نہ صاحب مرتبہ آگاہ ہے اور نہ اہل نگاہ ہے اس سے تلقین کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

مستی

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "مستی" کے بارے میں اپنی تصنیف لطیف "حق نمائے" میں فرماتے ہیں:۔

مستی کئی اقسام پر منقسم ہے:۔

اوّل مستی نفسانی، نفس کی ہستی کی۔

دوم مستی قلبی، خداپرستی کی۔

سوم مستی روحانی، شرف دیدار از فیض فضلِ ربی روز الستی کی۔

عالم جاننے والا صاحبِ شنید ہوتا ہے اور مست اہل دید۔ لیکن فقیر صاحب یافت ورسید ہوتا ہے۔

جو لوگ معرفت الٰہی سے واقف نہیں وہ بیوقوف اور حیوان ہیں۔ جنہوں نے اُسے پہچانا ذکر مذکور اور عقل کل شعور سے اُسے آخر پا ہی لیا۔

مردود کون؟

یہ عطا اللہ فیض فضل اللہ مرشدِ کامل محبوب سے حاصل ہوتا ہے۔ طالب نماف

Marfat.com

شرع مجذوب آخر مردود ہو جاتا ہے۔ خلافِ شرع کسی منزلِ مقصود کو نہیں پہنچ سکتا۔ اگر دعویٰ کرے تو یہ سب لاف زنی ہو گی۔

فقراء کی اقسام

بعض فقیر مست اہل توحید ہوتے ہیں۔ بعض مست اہل تقلید۔

مست فقیر کامل جس طالب کو نظر اور توجہ سے مجلسِ حضور میں پہنچا دیتا ہے اس وقت طالب مست فقیر ایسا روشن ضمیر ہو جاتا ہے کہ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں رہتی۔ ایسا طالب مست حضور سے تین قسم کے علوم کا سبق حاصل کرتا ہے:

اوّل سبق علمِ مطالعہ موت۔ ارشاد باری تعالیٰ۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔

دوم سبق علم مطالعہ معرفت کہ عالم باللہ صاحبِ معرفت خلاف وعدہ الست نہیں ہوتا۔ ارشاد باری تعالیٰ۔ أَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ۔

سوم سبق علم مشاہدہ حضور انوار قولہٗ تعالیٰ۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

بعض عارفین کی معرفت اور محبت سے مشاہدہ انوار دید خواب میں کھل جاتا ہے اور عین بعین دیکھتا ہے۔ ایسے شخص کا خواب ہزار بیداریوں سے بہتر ہے۔ اسے چاہیئے کہ شب و روز نیند میں رہے کیونکہ اس کا سونا عین عبادت اور عین ثواب ہے۔ ایسا نوم العروس خواب غفلت بردار اور دور کنندۂ صد پردۂ غفلت و حجاب ہے۔

مراقبے میں راز الٰہی ہے

بعض عارف کا تصوّر اسمِ ذاتِ الٰہی سے معرفت اور محبت میں مشاہدہ

Marfat.com

انوار دیدِ مراقبے کے اندر کھُل جاتا ہے۔ ایسا مراقبہ ظاہر چشم پوشی اور باطن میں عشق الٰہی سے خونِ جگر نوشی ہوتی ہے۔ ایسے صاحبِ مراقبہ کو چاہیئے کہ ہمیشہ سر مراقبے سے نہ اُٹھائے کہ اس کا مراقبہ محرمِ اسرارِ الٰہی ہے کہ بایقین و با اعتبار ہے۔

دنیا و عقبیٰ کی اہمیّت

بعض عارفین کو مشاہدہ معرفت و محبت و دیدار پُرانوار ظاہر طور پر ہوتا ہے ایسا عارف ساکنِ لاہوت لامکان صاحبِ توفیق بالتحقیق غواص و غریق بحر انوار ہوتا ہے۔ ایسا عارف خاص اللہ تعالیٰ کا محرم راز اور دنیا و آخرت میں لایحتاج و بے نیاز ہوتا ہے۔

مست کی اقسام

مست کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ بعض مست صاحبِ توفیق۔ بعض مست باطن صاحبِ تحقیق۔ بعض مست اہلِ زندیق۔

مست اہلِ توفیق زندہ دل روشنضمیر شیشہ کی طرح صاف۔

مست صاحب تحقیق اہل رُوح رحمۃ اللہ ریح ہر بال ذاکر ذکر تبلیح و مشرف دیدار صحیح۔

مست نفسانی شیطانی اہل ہوا مستی اور قربِ حق سے محروم و جدا۔

مست ہوشیار، مست دیدار، مست طالبِ دنیا مردار۔ مست نظار، مست غرق توحید فنا فی اللہ پروردگار۔ مست اہل ریا مثل کفار اہل زنّار۔ مست مثلِ گاوِ عصار و مست زیاں کار۔ لاکھوں میں سے کوئی ایک صادق صحیح مست ہوتا ہے۔

حقیقی مستی کیا ہے؟

حقیقی مستی کو پہچاننا بہت دشوار ہے۔ حقیقی مستی تصوّر اسم اللہ ذات سے بایقین و با اعتبار حاصل ہوتی ہے۔ مست اہل الست کو ورد وظائف، ذکر و فکر مراقبہ وغیرہ سے کیا کام۔ مست کے سر سے لے کر قدم تک ہفت اندام سراسر نور ہو جاتے ہیں اور مست کی ہر بات جواب سوال اللہ کی طرف سے مثلِ القا ہوتی ہے۔

مُرشد و طالب کے فرائض

طالب کیلئے فرائضِ منصبی

طالب پر فرضِ عین ہے کہ جو کچھ مرشد فرمائے اُس سے کسی قسم کی بھی خلاف ورزی نہ کرے اور مرشد کے سامنے کسی قسم کا دم نہ مارے۔

مرشد کے لیے فرائضِ منصبی

مرشد پر فرضِ عین ہے کہ جو کچھ طالب مرشد سے طلب کرے مرشد اُسے مرحمت فرمائے۔ اگر مرشد بے توفیق ہے ثانی شیطان طالبوں کا راہزن قاطع الطریق ہے کہ طالبان حق کی عمر برباد کرتا ہے۔ طالب کو راہ حق سے روکنے والی چیز محض حبِ دنیا ہے۔ کیونکہ مرشد طالب کا امتحان طلب مال و جان سے کرتا ہے۔ اکثر طالب بے یقین تابع نفس جہت دنیا کے سبب مرشد سے روگردان ہو جاتے ہیں۔ ایسے طالب تمام عمر مرشد کے عیوب کے جاسوس اور اس کے لیے موجب وسوسہ ہوتے ہیں اور معرفت سے محروم رہتے

ہیں۔ مرشد طالب سے متاعِ معرفت کے بدلے جان عزیز کی نقدی طلب کرتا ہے جو طالب راہِ مولیٰ میں سر نہیں دیتا وہ معرفت حق سے محروم رہتا ہے۔

طالب مرد کون؟

طالب مرد وہ ہے جو راہِ حق میں جان کی قربانی دے اور پیچھے نہ ہٹے۔ ایسا طالب روشن ضمیر باشعور لائق حضور ہوتا ہے۔

مرشد اور طالب کی حقیقت

جاننا چاہیئے کہ مرشد اور طالب مدعی اور مدعا علیہ کی مانند ہوتے ہیں اور ان کا معاملہ بارگاہِ خداوندی میں پیش ہوتا ہے اور نفس و روح کے حق و باطل کی تحقیقات شرعی مجلسِ محمدی میں پہنچ کر ہوتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے دو گواہ درکار ہیں:۔

۱۔ ایک علمِ تصدیق۔

۲۔ دوم علمِ اقراریہ

عالم و جاہل برابر ہیں

مرشد اور طالب کے اسرار۔ مرشد کامل کے لیے طالب علم اور جاہل برابر ہیں کیونکہ مرشد عامل اور عالم باللہ کو علم ظاہری و باطنی یعنی علم رسم و رسوم اور علم حیّ و قیوم ہر دو بے واسطہ حاصل ہوتے ہیں اور مرشد عارف باللہ کے آگے طالب بانصیب اور بے نصیب بھی برابر ہیں کہ عارف کامل بے نصیب کو مجلس محمدی سے ہر نصیب دلا دیتا ہے لیکن مجلس محمدی محک

Marfat.com

اور کسوٹی کی طرح ہے۔ صادق طالب وہاں بمقتضائے فطرت ازلی جمالی طالب معرفت و مشاہدہ دیدار ہوتا ہے لیکن طالب کاذب مجلس نبوی سے بموجب جبلی جلالیت طلب گار کشف کراماتِ عزّو جاہِ دنیا مردار ہوتا ہے۔

راہِ معرفت سے کور چشمی ہونا

اگر مرشد کامل طالب کور مادر زاد ازلی کو آفتاب ذات کی تجلی شہ رگ سے نزدیک بھی دکھا دے تو طالب کور چشم اسے پسند اور اختیار نہیں کرتا اور اگر مرشد خود راہِ معرفت سے اندھا کور ہے اس کا طالب بھی اسی طرح خلوت اور چلوں میں پریشان خاطر طالبِ عزّ و جاہ و رجوعات خلق اہل شر و شور ہے۔

شر و شور سے نجات

مرشد کامل وہ ہے کہ طالب صادق کو خوف سوء خاتمہ شر و شور سے گزار کر صاحب خاتمہ بالخیر بنا دے۔

تین علوم کا درس دینا

مرشد عارف ولی اللہ طالبِ صادق کو تین علوم کا درس دیتا ہے:۔

علم الف سے بذریعہ اسم اللہ مقام الفت طے کرا دیتا ہے اور جملہ علوم سلف اہل سلف سے باطنی طور پر سکھا دیتا ہے اور جملہ علوم خلف بھی باتوفیق عطا کر دیتا ہے اور طالب اسے سیکھ کر بھلا دیتا ہے۔ اس کے بعد طالب کا وجود سراسر نور ہو جاتا ہے اور وہ دوام صاحب مشاہدہ قرب اللہ

Marfat.com

اہل حضور ہو جاتا ہے۔ مقامِ الست میں جا پہنچتا ہے اور روحی زبان سے انبیاء و اولیاء کی صف میں کھڑے ہو کر لفظ بَلیٰ پکارتا ہے اسے حقیقی مسلم کہتے ہیں۔ جو طالب مرشد کی تلقین سے اس مرتبہ مسلمانی کو نہ پہنچے اور صف ازل میں اپنی روح کا منصب معلوم نہ کرلے مرشد نادان اور طالب حیوان ہے۔

نظر اور توجہ کا کمال

اے طالب عالم باللہ اور طالب عارف ولی اللہ! اگر تو دانا آدمی ہے تو قربِ خداوندی کے مشاہدے کا مرتبہ حاصل کر لے تاکہ تو دونوں جہان کا تماشہ ایک ملک میں دیکھے لیکن پہلے مرشد سے علم کی طلب کر کیونکہ بے علم خدا کو نہیں پہچانتا وہ علم کیا ہے علم توحید عنایت؟ علم معرفت ہدایت۔ علم ولایت اور علم غنایت مرشد کامل یہ جملہ علوم طالب صادق کو بذریعہ توجہ اور نظر سکھا دیتا ہے جس سے طالب ایک ساعت میں عالم فاضل صاحبِ تحصیل ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ علم قرب اللہ نور حضور مشاہدۂ حضور، محبت حضور طلب حضور لاہوت لامکاں، حضور علم توفیق تحقیق حضور۔ ذکر فکر الہام مذکور حضور اور معراج مجلس محمدی حضور حاصل کرا دیتا ہے۔ جس شخص کا ان جملہ علوم حضور اور قوت علم نور سے وجود سراسر نور ہو جاتا ہے وہ علم نور حضور سے بے کام و بے زبان جب ایک دفعہ اسم اللہ پڑھ لیتا ہے اسے تمام عمر ریاضت اور مجاہدے کی حاجت نہیں رہتی۔ اول مرشد کامل ان جملہ علومِ حضوریات سے طالب کو تعلیم دیتا ہے بعد ازاں اسے تلقین و ارشاد فرماتا ہے اور اس کے بعد طالب غلطی اور غضب کے راستے پر چلنے نہیں پاتا اور غالب الاولیاء ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

کامل کون؟

کامل وہ ہے کہ راہ مجاہدہ علم مشاہدہ میں طے کرا دے اور راہ ریاضت علم مشاہدہ میں طے کرا دے اور راہ ریاضت علم راز میں دکھا دے اور مجاہدہ مشاہدے میں اور ریاضت راز میں اس طرح آجاتا ہے جس طرح نمک طعام میں یا انگارہ آگ میں یا سونا بوتے میں اور سانس جسم و جان میں آجاتا ہے جس شخص نے مراتب معرفت، توحید، قرب اور مقام فنا فی اللہ و مرتبہ ہدایت پایا علم نور حضور سے پایا اور اسی علم کو وسیلۂ پیشوا، رفیق، رہبر با توفیق بنایا کیونکہ کوئی اہلِ بدعت کافر خلاف شرع محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچان سکتا۔

شیطان کا مرید ہونا

جو طالب مرشد سے معرفت و قرب توحید طلب کرتا ہے وہ اسعد سعید ہے اور وہ صاحبِ مرتبہ حضرت بایزید ہے۔ اور بے پیر و بے مرشد گویا شیطان کا مرید ہے۔

سر تا پا نور کر دینا

کامل مرشد کی نشانی یہ ہے کہ نظر اسم اللہ ذات سے طالب صادق کو سر سے لے کر پاؤں تک تمام وجود نور کر دیتا ہے اور توجہ سے داخلِ حضور کر دیتا ہے۔

ناقص پیر کی نشانی

جس پیر سے مرتبۂ مشاہدہ اور حضوری حاصل نہ ہو وہ ناقص ہے اس سے تلقین اور ارشاد جاری نہیں ہوسکتی۔

حضوری مشاہدہ کی اقسام

حضوری مشاہدہ کئی اقسام پر منقسم ہے:۔

۱۔ حضوری مشاہدہ ذکر فکر۔

۲۔ حضوری مشاہدہ قرب اللہ الہام پیغام۔

۳۔ حضوری مشاہدہ فنا و بقا و لقا۔

۴۔ حضوری مشاہدہ مجلس حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

فقیر کامل طالب کو بذریعہ حاضرات اسم اللہ ذات ان جملہ مشاہدات حضوری سے سرفراز فرما دیتا ہے۔

ہر حرف سے تجلی کا پیدا ہونا

طالب کے وجود میں اسم اللہ ذات کے ہر حرف سے مختلف تجلیات پیدا ہوتی ہیں اور ان سے مذکورہ بالا جملہ مراتب مکشوف ہو جاتے ہیں اور جملہ حاجات سے غنی اور لا یحتاج ہو جاتا ہے۔

کیمیا گر ہونا

مرتبہ غنایت اکسیر سے فقیر عامل کیمیا گر اور مرتبہ ہدایت اکسیر کیمیا نظر سے

Marfat.com

ولی اللہ صاحب بحر و بر ہو جاتا ہے۔

طالب کی اقسام

مرشد کامل کو چاہیئے کہ ہر دو مراتب طالب صادق کو عطا کر دے۔ طالب دو اقسام میں منقسم ہے:

۱۔ اوّل طالب مثل بچۂ شہباز طالب دیدار کہ اس کی غذا دیدار ہے اور مرشد کامل دیدار بخش ہوتا ہے

۲۔ دوم مثل بچۂ غلیواز طالب مُردار جس کی غذا جیفۂ دنیا مردار ہے اور مرشد ناقص مردار بخش ہوتا ہے۔

نامرد کون؟

جاننا چاہیئے کہ جو شخص نفس کا گلہ و شکایت کرتا ہے وہ نامرد ہے کیونکہ نفس مطمئنہ سراسر نور ہے اور نفس کے طفیل ہی انسان کو ہر عزت، شرف، جمعیت، معرفت، لقا اور مشاہدہ حضور ہوتا ہے۔

نفس کی اقسام

نفس چار اقسام پر منقسم ہے:

۱۔ کافر آدمی کا نفس کافر

۲۔ منافق آدمی کا نفس منافق

۳۔ مسلم آدمی کا نفس مسلم۔

۴۔ مومن آدمی کا نفس مسلم۔

حقیقی فرمانبرداری

جب نفس ایک دفعہ مشرف دیدار الٰہی ہو جاتا ہے تو ساری عمر لذاتِ دنیا اور لذاتِ حور و قصور بہشت عقبیٰ سے بیزار ہو جاتا ہے اور حقیقی طور پر تابع اور فرمانبردار ہو جاتا ہے۔

فقیر عارف کے مراتب

جو شخص باطنی قوت سے معرفت، قرب، حضور اور دیدار کا راستہ جان لے وہ طالبوں کو ایک دم میں اور ایک ہی قدم پر اس مقام پر پہنچا دیتا ہے ایسا مرشد لباس بیگانہ اور دل حق سے یکتا و یگانہ رکھتا ہے۔ چنانچہ شریعت کے اندر گاہے طرح طرح کے لذیذ طعام کھاتا ہے اور شیریں شربت پیتا ہے اور نفیس اطلس اور زرّیں زربفتی لباس پہنتا ہے اور کبھی مفلس گداگر کی طرح دروازوں پر بھیک مانگتا پھرتا ہے۔

ایک عجیب تصوّر

فقرا کے دم قدم کی برکت سے جملہ مخلوق ہر مصیبت و آفت سے محفوظ رہتی ہے اس لیے ہر خاص و عام اور جملہ خلائق پر ان فقیروں کا حق ہے اور ان کی خدمت ضروری ہے۔ نہ ہر وجود انسان لائق قرب حضوری وصال ہے۔ نہ ہر پتھر کے اندر بیش بہا سرخ لال ہے نہ ہر زبان قابل قرآن و حدیث تفسیر ہے نہ ہر جڑی بوٹی لائق کیمیا اکسیر ہے۔ نہ ہر فقیر صاحب سخن مشاہدہ بین ہے نہ ہر جاہل مثل ابوجہل لعین ہے نہ ہر درویش صاحب ولایت نظر ہے اور نہ ہر شخص لائق

Marfat.com

صحبت خضر ہے۔ ہزاروں لاکھوں میں کوئی فقیر صاحبِ تصرف سیم وزر ہے اور نہ ہر شخص سر لائق بادشاہی ہے اور نہ ہر دل میں گنج اسرار الٰہی ہے۔ نہ ہر ایک کا مرتبہ فقیر ہے نہ ہر شخص نفس پر امیر ہے اور نہ ہر دل روشن ضمیر ہے۔

علمِ عین کو رفیق بنانا

تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے طالب سالک عرش کو قدم کے فرش بنا لیتا ہے اور لاہوت لامکان میں ساکن ہو کر مشاہدہ انوار دیدار باعیان کرتا ہے۔ روزِ اول دولتِ عظمیٰ مجلس حضرت محمد مصطفٰےؐ اور شرفِ دیدار لقا حاصل کر لیتا ہے۔

عین دیکھنا عین سننا

تصوّر اسم اللہ ذات مشتق وجودیہ سے طالب عاشق معشوق۔ عارف معبود قاتل نفس یہود، کاتب اجسام الکتاب، عارف بے حجاب، شب و روز جان کباب ہوتا ہے۔ جو شخص اس طرح عین العلم حیّ و قیوم کا مطالعہ کرتا ہے جملہ علوم رسم رسوم کو فراموش کرتا دیتا ہے۔ اور دونوں جہان کی آرزوؤں سے بیزار ہو جاتا ہے۔ عین دیکھتا ہے، عین سنتا ہے اور عین پاتا ہے۔ جس شخص نے عین پایا۔ علم عین کو اپنا رفیق اور پیشوا بنایا۔

توفیق کیا ہے؟

توفیق قدرتِ الٰہیہ کا ایک نور ہے۔ اس توفیق سے طالب اپنے وجود کے اندر صورت نفس، صورتِ قلب، صورتِ روح، اور صورتِ سرّ

چاروں صورتوں کو شناخت کر لیتا ہے اور یہ صورتیں اہل توفیق کے ساتھ ہم سخن ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد اہل توفیق حق لے لیتا ہے اور باطل کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو شخص ان مراتب کو پہنچے اسے طے الفقر وحی الوجود۔ صاحب معرفت یحی القلوب و ممیت النفس کہتے ہیں اس کے لیے زندگی اور موت ایک۔ خواب و بیداری ایک، مستی و ہوشیاری ایک، بھوک اور اسیری ایک، پڑھنا نہ پڑھنا ایک، مشاہدہ و مجاہدہ ایک، قال و سکوت ایک، خاک اور سونا چاندی ایک ہو جاتے ہیں۔

اقسامِ مرشد

مرشد کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:۔

۱۔ مرشدِ نام۔ ۲۔ مرشدِ نان۔
۳۔ مرشدِ زبان۔ ۴۔ مرشدِ قصّہ خوان۔
۵۔ مرشدِ لاف زن اہل زبان ۶۔ مرشد پریشان۔
۷۔ مرشدِ حیوان۔

مرشد کامل اور طالب بے اعتقاد

اگر مرشد کامل ہے تو طالب صادق کے لیے دونوں جہان بار بردار حامل ہے۔ طالب بے اعتقاد دشمنِ جان ہے۔ وہ شیطان سے بھی بڑا ہے جو کہ غائب دشمن ایمان ہے۔ نافرمان اور بے حیا طالب سے ایک رفیق و آشنا کتا بہتر ہے۔

Marfat.com

مقامِ عاشق و معشوق

عاشق و معشوق میں امتیاز

جاننا چاہیئے کہ فقیر کامل مکمل عاشق اور فقیر اکمل جامع معشوق الٰہی ہوتا ہے اور فقیر عاشق کی ابتدا، متوسط اور انتہائی مرتبہ شرفِ دیدار ہے

جو فقیر عاشقِ الٰہی ہے وہ معشوق مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء اور عاشق حضرت محمد مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء معشوق اللہ ہے۔ ایسے عاشقِ جانی اور محبوبِ ربانی کے قلب کو زندگی نورِ دیدار سے حاصل ہوتی ہے۔

حدیث قدسی ہے کہ:۔

"جس نے مجھے طلب کیا اُس نے مجھے پالیا۔ جس نے مجھے پالیا اُس نے میری معرفت حاصل کر لی۔ جس نے میری معرفت حاصل کر لی وہ میرا محبّ بن گیا۔ جو میرا محبّ بن گیا وہ میرا عاشق ہو گیا جو میرا عاشق ہو جاتا ہے میں اُسے قتل کر دیتا ہوں۔ اور میں جسے قتل کرتا ہوں اُس کی دیت یعنی خون بہا مجھ پر لازم ہو جاتا ہے اور میں وہ دیت اس طرح ادا کرتا ہوں کہ میں اُس کا خود ہو جاتا ہوں۔"

عاشق کی اقسام

عاشق پانچ اقسام میں منقسم ہے:۔

۱۔ اوّل عاشق نظارہ مشرفِ دیدار کہ سوائے ذاتِ باری تعالیٰ کے دنیا و عقبیٰ ہر دو اُس کی نظر میں ہیچ اور خوار ہوتے ہیں۔

۲۔ دوم عاشق ہوشیار۔

۳۔ سوم عاشق دیدہ بیدار اور صاحب توجہ پردہ بردار۔

۴۔ چہارم عاشق جانِ فدا بے اختیار۔

۵۔ پنجم عاشق ہمیشہ صاحبِ انتظار عاشق کے لیے عشق کی بہا ترکِ نفس دھوا ہے۔

دو گواہوں کی طلبی

قاضیِ عشق عاشقِ حقیقی اہلِ دیدار سے دو گواہ طلب کرتا ہے۔ ایک یہ کہ اگر عاشق اہلِ دیدار ہے تو جیفہ دنیا مردار سے بیزار ہو۔

دوم یہ کہ شرک، کفر، بدعت جملہ نامشروعات سے مطلق دست بردار ہو۔

ان دو مراتب سے وہ دو مراتب حاصل کرتا ہے:۔

ایک ذوق لازوال۔

دوم شوق باوصال۔

Marfat.com

فقراء کا خواب

زندہ دل اور روشنضمیر فقیر جو کچھ خواب میں دیکھتا ہے اُسے صحیح اور درست پاتا ہے لیکن مردہ دل نفسانی خواب میں اپنے نفس کے اطوارِ بد اور مثالی صورتیں حیوانوں اور درندوں کی شکل میں دیکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص خواب میں گھوڑے، اُونٹ اور شہباز دیکھے یا اپنے آپ کو ایک بلند عالی شان مکان پر دیکھے تو ترقی بخت اور بلندی اقبال کی علامت ہے اور اگر خواب میں گلشن گل بہار اور لبِ جُو دریا یا سبزہ زار نظر آئے یا کشتی پر سوار ہو کر اپنے آپ کو دریا سے پار ہوتا دیکھے یا خواب میں بہشت دیکھے اور حوران بہشت سے مجامعت کرتے ہوئے لذتِ مباشرت پائے لیکن ظاہر طور پر احتلام نہ ہو اور مادہ خارج نہ ہو تو یہ تقویتِ تقوی، توفیق ازلی اور ایمان کی سلامتی کی علامت ہے۔ سو یہ فیض اور فضل کا مرتبہ مومن مسلم حقیقی باطن آباد کو مبارک ہو۔

غیر مجالس کا خواب

اگر کوئی فقیر راہِ سلوک میں خواب کے اندر مجلس اہل کفار یا مجلس جوگی سنیاسی

بے نماز بدعتی، شرابی یا دروغ گو منافق لوگوں کی مجلس دیکھے تو سمجھ لے کہ وہ قرب حق تک پہنچ گیا ہے اس لیے کہ عزازیل ہر رات صحبت مخالف غیر سے اس کی راہ مارتا ہے تاکہ راہِ باطن سے اس کا دل سرد ہو جائے اور راہ سلوک سے رہ جائے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ روز و شب تصور اسم الٰہی اور تصور اسم نبوت اور تصور شیخ کامل میں اس طرح محو ہو جائے کہ ہر ایک تصوّر طالب کو شیطانی خطرات سے چھڑا کر اللہ کے حضور میں پہنچا دے اور باطل یاد نہ رہے۔

الہام کیا ہے؟

الہام کی اقسام

الہام کی بہت سی اقسام ہیں۔ اور یہ کئی طرح کا ہوتا ہے۔ ہر ایک الہام حق اور باطل کو اس کے آثار سے معلوم کرنا چاہیئے۔

الہام ایک قسم ہے پیغام ہے جو قرب الٰہی اور حضور سے پہنچتا ہے اور خاص الہام جو تصوّر اسم ذات الٰہی سے وارد ہوتا ہے وہ الہام غیر مخلوق ہوتا ہے۔ اس الہام میں آواز نہیں ہوتی بلکہ الہام کا ایک غیر مخلوق نور دل کے اندر داخل ہو جاتا ہے اور صاحب الہام کے دل سے عبارت اور الفاظ

کی صورت میں زبان پر جاری ہو جاتا ہے اس قسم کا پیغام اور الہام محض عارف باللہ کو مقام لِی مَعَ اللہ میں ایک قسم کا خاص اعلام العلام ہوتا ہے۔ یہ محض فقراء ذاتی کے لیے ایک خاص خلوت کا مقام ہوتا ہے جسے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یا فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ ایسا فقیر اللہ تعالیٰ سے رُوبرو، حضور بحضور، دوبدو جواب باصواب بے کام وزبان ہم سخن وہم کلام ہوتا ہے۔ یہ مرتبہ الہام خاص الخاص کامل فقیر فنا فی اللہ، باقی باللہ، عاشق معشوق اور محبوب ومرغوب کا ہے۔ اور جو الہام آواز مخلوق کے ذریعے انبیاء و اولیاء اللہ یا شہداء کی جانب سے ہو وہ الہام سامنے سے یا دائیں جانب سے ہوا کرتا ہے اور اس میں روحانی خوشبو ملی ہوئی ہوتی ہے اور فرشتوں کی طرف سے الہام بھی اسی قبیل کا ہوتا ہے اور جو الہام بائیں پشت سے یا پشت کی طرف سے ہو اور اس میں بدبو آمیختہ ہو تو جانئے کہ یہ الہام جنات اور شیاطین کی جانب سے ہے اور جس الہام سے وجود میں حرص وطمع وغیرہ پیدا ہو وہ الہام آوازِ دنیا ہے اور جس الہام اور آواز سے وجود میں شہوت اور ہوائے نفسانی کا جذبہ پیدا ہو اور طبیعت اس سے بے قرار ہو تو یہ الہام نفس کا ہے اور جس الہام اور آواز سے وجود میں فرحت ترک وتوکل، تجرید وتفرید اور توحید پیدا ہو وہ الہام اور آواز ارواحِ مقدسہ کی طرف سے ہے اور جس الہام اور آواز سے صفائی دل پیدا ہو اور سوداسویدا میں نور ہویدا ہو وہ الہام اور آواز قلب کی ہے اور جس الہام اور آواز سے روشن انوار وسیلہ معرفت دیدارِ الٰہی ہوں اور مشرق سے مغرب تک تمام کائنات کی تسخیر حاصل ہو یعنی ہر دو مرتبہ غنایت وہدایت بدرجہ اتم حاصل ہو۔ یہ آواز اور الہام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانب سے ہے۔

Marfat.com

ناقص کلام کی پہچان

یاد رہے کہ صاحب الہام کامل جو قرب الٰہی کے قرب و حضور سے بات کرتا ہے اور جو ناقص ریاکار باتیں کہتا ہے ان کی تمیز کیسے کرنی چاہیئے جو ناقص کلام کرتا ہے محض تقلید سے کرتا ہے اس میں کچھ لذت اور تاثیر نہیں ہوتی۔

حقیقتِ موت

جاننا چاہیئے کہ بوقت نزع جب حضرت عزرائیل علیہ السلام سر سے پاؤں تک وجود کے ذرّے ذرّے سے رُوح حیات کو ہاتھ ڈال کر اس طرح ہلاتا ہے جس طرح دُودھ سے مکھن علیحدہ کیا جاتا ہے بعینہٖ اُسی طرح آدمی کی رُوح کو حضرت عزرائیل علیہ السلام انسانی دماغ کے استخوان الابیض میں جمع کرتا ہے۔ یہ مقام استخوان الابیض زمین و آسمان سے بھی زیادہ وسیع مقام ہے۔ اس مقام میں رُوح کو فرشتہ اپنی خاص عملی اور روحانی مشکل میں کھڑا کر لیتا ہے۔ اس مقام میں روح سے تین سو ستر سوال دریافت کیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد غسل، تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ کی باری آتی ہے۔ غرض قبر اور لحد میں اُتارنے سے پہلے ان تین سو ستر سوالوں کے حل باطنی پرچوں پر لیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد قبر اور لحد میں داخل کیا جاتا ہے وہاں اس سے منکر نکیر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے، تیرا دین کیا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت مبارک دکھا کر پوچھا جاتا ہے کہ اس شخص کے حق میں تو کیا کہتا ہے۔ غرض جب روحانی کہتا ہے کہ میرا

Marfat.com

رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرا دین اسلام ہے اور یہ اللہ کے محبوب محمد رسول اللہ ہیں تو منکر نکیر کے سوالات سے چھٹکارا پا لیتا ہے۔ اس کے بعد روحانی کو ایک اور فرشتہ جس کا نام امان نامی قبر میں بیدار کر کے کھڑا کر دیتا ہے اس کی اپنی انگلی کو بطور قلم اور لعابِ دہن کو بطور سیاہی اور کفن کو کاغذ بنا کر اس کے اعمال میں لکھ کر بطور تعویذ اس کے گلے میں ڈال کر چلا جاتا ہے۔ اگر روحانی نیک ہے تو مقام علیین میں اور اگر طالع بخت ہے تو مقام سجین میں داخل کیا جاتا ہے۔ پھر تین دن کے بعد روحانی قبر میں آتا ہے اور اپنے جسم عنصری کو دیکھتا ہے کہ گندہ و بدبودار ہو چکا ہے اور کیڑے اُسے کھا رہے ہیں تو اسے اس حالت پر سخت افسوس ہوتا ہے اور نہایت غمگین و اداس رہتا ہے۔ بارہ سال تک روحانی اپنی قبر پر اپنے جسے کی حالت دیکھنے کے لیے وقتاً فوقتاً حاضر ہوتا ہے۔

قبر میں سلامتی

تین اشخاص کا جسم قبر میں سلامت رہتا ہے:۔

۱۔ عالم صاحب عمل۔

۲۔ فقیر کامل صاحب عمل۔

۳۔ شہید اکمل و مکمل۔

جو کہ بعد از ممات بھی عالم حیات میں آ کر لوگوں سے ہم کلام اور ہم سخن ہوتے ہیں۔

Marfat.com

زندگی اور موت برابر ہونا

طالب طریقہ سروری قادری کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب وہ مر جاتا ہے تو موت کے وقت اس کا دل ذکر سے جنبش میں آجاتا ہے اور آواز بلند سے اَللّٰہُ۔ اَللّٰہُ۔ اَللّٰہُ سے گویا ہو جاتا ہے۔ ایسا ذاکر اللہ تعالیٰ کے مشاہدے میں ایسا محو ہو جاتا ہے کہ نہ اُسے فرشتے کی خبر ہوتی ہے اور نہ قبر اور لحد کی زمین کے اندر فی امان اللہ مقام فنا فی اللہ میں غرق ہو جاتا ہے اور قیامت کے دن بلا حساب و عذاب بہشت میں داخل ہو کر مشرف دیدار ہو جاتا ہے بلکہ اُسے حور و قصور اور بہشت بہار بھی یاد نہیں رہتے۔ ایسے مرید قادری سروری کے لیے زندگی اور موت برابر ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

رسائل باہو رحمۃ اللہ علیہ

DATA ENTERED

- مجالسۃ النبی
- رسالہ روحی
- تصورات
- فالنامہ سلطانیہ
- انکشافات
- رشحات
- ملفوظات
- مکاشفات

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تہذیب

ابو الطیب محمد شریف عارف نوری نقشبندی (میٹروالی)

نذیر سنز پبلشرز

۴۰-اے اردو بازار ○ لاہور